TIGHT BINDING BOOK

brown book

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222640
UNIVERSAL
LIBRARY

ع ١٣١٤ ١٨٩٦

هدا / عبد الغني أحمد)

OUP—43—30-1-71—5,000

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. [illegible] Accession No. [illegible]

Author [illegible]

Title [illegible]

This book should be returned on or before the date last marked below.

صنائع قوم کا فضل خلائق وزن
پھون علمین ن ول ق بسن ما

[illegible]

موسوم بہ اسم تاریخی

[illegible] گلستان

مطبع نامی منشی نولکشور میں طبع ہو کر مشتہر جہان ہوا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مفصل ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہو جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہو اس کتاب کے تیس پیچ کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب کلیات و دواوین اردو درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب کلیات و دواوین اردو

کلیات انشاء اللہ خان - یہ تصنیف شاعر نامی بذلہ سنج میر انشاء اللہ خان انشا کی ہو عہد نواب سعادت خان مین بڑے ظریف حاضر جواب تھے -

کلیات نساخ - جسمین کلیات کے علاوہ نادر رسائل شامل ہین - ۱- شاہد عشرت ۲- سخن شعرا ۳- ارمغان ۴- مرغوب دل ۵- دفتر بے مثال ۶- گنج تواریخ ۷- چشمہ فیض ۸- قند پارسی ۹- [illegible] ۱۰- قطعہ منتخب از نتیجہ گرامی [illegible] ابو القاسم عبد الغفور خان بہادر -

کلیات سودا - قصائد و مثنویات و دیوانہا و رباعیات از کلام تاج الشعرا مرزا رفیع سودا مستند الکلام -

کلیات نظیر - اکبرآبادی -

کلیات تراب - مجموعہ جسمین چند کتاب ہین - ۱- دیوان ۲- مثنوی عاشق صنم ۳- [illegible] شجرہ قادریہ -

کلیات صنعت - کلام شاعر مستند میان کریم الدین صنعت -

کلیات ناسخ - دو دیوان صفحہ و حاشیہ پر نتیجہ بلندی فکر شیخ امام بخش ناسخ شاعر مستند لکھنوی -

کلیات آتش - طبعزاد سخنور نامی خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی معاصر ناسخ -

کلیات نظام - کلام سخنور خوش فکر نواب محمد مردانعلیخان بہادر -

کلیات تسلیم - جسکا نام تاریخی نظم ارجمند ہی نتیجہ خوش فکری زبان آور بلند خیال منشی امیر اللہ تسلیم شاگرد حضرت نسیم دہلوی -

[illegible]

[illegible]

موسوم بہ اسم تاریخی

[illegible] گلفشان

مطبع نامی منشی نولکشور میں طبع [illegible]

U 820
CHECKED 1965
E 44 D

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یارب ترے فضل کا نہین ہے پایان	کیا کیا نہین عاجزون پہ تیرے احسان
آسان کرے ہے کارہاے دشوار	یا ارحم و راحم و رحیم و رحمان

بعد تحمید و تمجید و تسبیح و تہلیل و درود و سلام و دعا و مناجات کے کہ جو کلمات زینت آیات برا
در رونق کلام و زیور و دیباچۂ اہل کلام کے موضوع و مخصوص ہین خدمت مین صاحبان سخن فہم
اور قدردان کے کچھ مختصر حالات و منتخب واقعات اپنا بعبارت شستہ و صاف و زبان بے لاگ
و گزارش کرتا ہون واضح رہے کہ یہ دیباچہ ہے دفتر غمنامہ دیوان ثانی
راقم الحروف کا جس نسخے نے بعون عنایت الٰہی و رفیع الاصورت تدوین کی پائی ہے ابیات

ساقی بنور بادہ برافروز جام ما	مطرب بگو کہ کام جہان شد بکام ما
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق	ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما

ازآنجاکہ پیش ازین میرے ہمنام وہم تخلص اور صاحب بھی سخن سرا گذرے ہین اور
اب بھی کوئی ہو یا بزمانہ آیندہ پیدا ہون لہذا پہلے مجکو آغاز اس خطبہ دیوان مین
نشان وپتہ صحیح اپنا بیان کرنا ضرور تر ہوا کہ جس سے گروہ والاشکوہ تذکرہ نویسان
شعرا ہند زمانہ حال و استقبال کو میرے نام وکلام و نام دیگر صاحبان ہمنام
مین کچھ شک وشبہ کسی نہج کا باقی نرہے معلوم کرنا چاہیے کہ میرا نام محمد عبد الغنی
عرف فدا حسین فدا تخلص در ہندی وبزبان فارسی غریق ہو عفی اللہ عنہ
اور والد ماجد مرحوم کا اسم شریف شیخ محمد کریم اللہ ہو غفر اللہ لہ وطن میرا د بائی
ضلع بلند شہر ہو مگر مین اب عرصہ قریب بست سال سے بحیلہ معاش عمدہ وکالت عدالت
دیوانی ضلع علی گڈہ نام سرزمین اقلیم ہند شہر کویل محلہ شیخی کٹھرکی پیوستہ محلہ بامون
بھائیہ دروازہ قریب خانہ قبلہ رد مین رہتا ہون دعا اللہم انی اسالک العفو والعافیہ
فی دینی ودنیای واہلی ومالی آمین نہ توسن تیز گام عمر روان رہی نے وادی منازل
پنجاہ سال کو طی کیا ہو آسمان نے میری رخش جہان پیماے تا رب اقصی کو قطعاً
زمین پر ڈکیا ہو بقول شاعر شعر گئے دونون جہان کے لطف سے ہم نہ ادھر کے ہوے
نہ اودھر کے ہوے * نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ اودھر کے ہوئے
دعا اللہم اغفر لی وارحمنی وعافیتی واہدنی وارزقنی واجبرنی وارفعنی انی لما انزلت
الی من خیر فقیر نہ بہ نیرنگی تائید یزدانی فارسی مین مجکو بہرہ وافی حاصل ہو سہل ترین
میرے نزدیک کل کلام میرزا بیدل ہو قسام ازل نے اتنا ملکہ معنی آفرینی دیا ہو
کر جسقدر نظم ونثر اردو وفارسی لکھنے پر ہر وقت قادر کیا ہو زبان استعداد کو ایسا
مذاق معانی نصیب ہو کہ بمجرد دیدن یا شنیدن فی الفور نمک وشکر کلام قائل

جان جاتا ہون اور جز و نمونہ سے کل کیفیت جنس خالص و ناقص پہچان جاتا ہون اس علادے بے بہا کا حق سبحانہ تعالی نے مجھکو مصدر پیدا کیا ہی اور ملکہ کو میرے محک کا مرتبہ دیا ہی بدولت اس معرفت علمی کے دولت دنیا میری نظر مین ناچیز ہی اور ثروت گیتی میرے حریم ہمت کے باب الغنا کی ادنی کنیز ہی خدا کا محتاج ہون خلائق سے بی احتیاج ہون کفاف و بنا کیطرف سے بے پروا ہون توکل علی اللہ فہو حسبہ مرتبہ مستغنی المعاش پائے ہوئے ہون اور محض بخاوندی خداوند کریم بدولت سیر چشمی و غنائے علمی زر و نقرہ و فراخ دستی دست پاک مین وبائے ہوئے ہون بیت

از دست و زبان کہ برآید ٭ کز عہدہ شکرش بدر آید

اس دیوان ثانی خدا کا بیاض گلفشان تاریخی نام ہی سن بارہ سو چورانوے ہجری مین مرتب ہوگیا تھا مگر بسبب موانعات روزگار ناہنجار رونق انطباع سے فروغ یاب نہوا تھا خداوند کریم سے امید ہی کہ اب شتاب بفضلہ چھپ جاوے اور واسطے یادگار رفقای نام گمنام زر یافت حال ستی ناپیدا نشان مستہام کے کام آئے شعر من نوشتم صرف کردم روزگار ٭ من نمانم این بماند یادگار حضورات انصاف شعار جو کوئی شعر شاذ پسند فرمائین وہ ملا سے خیر سے دعا گو کو یاد فرمائین اور جو سہو و خطا پائین عفو یا تصحیح فرمائین کہ زبان پہ نہ لائین یا رب کلام فضول میں فراوان قبول خواطر ارباب فطانت باد بحرمتہ النبی وآلہ الامجاد بیت یا الہی

ترے فضل سے انجام بخیر ٭ پورا ہو جہان مین مرا ہر کام بخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ بندون کو ہے سب بخشا ہوا ناز و نعم تیرا ۔ خداوندا ہے کیا کیا ہم غریبون پر کرم تیرا
مذاق جان سے شیرین تر ہے سوہان الم تیرا ۔ غذائے روح پرور ہے پئے عشاق غم تیرا
حدوث کن ہے عکس جلوۂ نور قدم تیرا ۔ عیان ہے عالم امکان سے اعزاز و حشم تیرا
نشان ہر کوہ و صحرا سے تری ہی عظمت کا ہے ۔ نصب تنہا نہین ہے بام کعبہ پر علم تیرا
وہی کچھ لیگیا ہے آبروے آفرینش کو ۔ جو دنیا سے گیا غمدیدہ با چشم نم تیرا
انا ہے پردۂ غفلت وگرنہ ذات انسان مین ۔ جسد تیرا ہے جان تیری ہے دل تیرا ہے دم تیرا
ہمہ عالم بحال خویشتن ہے خرم و شادان ۔ جہان مین کسقدر بندون پہ ہے لطف اتم تیرا
مزا اس تلخکامی مین ہے میرے نان و حلوا کا ۔ نہین ہے شور غم مجکو من و سلوی سے کم تیرا
نہ فہم عقل کل مین سال و فر کن فکان آیا ۔ بہت دیکھا حساب ابجد لوح و قلم تیرا
اسی تشویش مین سب مر گئے جوگی لٹا دھاری ۔ کسی نے بھی نپایا آجتک اے سائین بھرم تیرا
خلا مین اور ملا مین کوئی جا تجھسے نہین خالی ۔ مجرد کسطرح سمجھون مقر کاخ حرم تیرا

۲
تاں اسکا یہی ہو اے فدا انجام حسن ہو
زیادہ حد سے گذرا ہی جہان مین رنج و غم تیرا

حرز بازوی بنی آدم ہی نام اللہ کا
ہر بشر پر ظل احسان ہی مدام اللہ کا

فضل ہر گونہ ہی بندہ پر دوام اللہ کا
حیف ہو سکتا نہین کچھ ہمسے کام اللہ کا

بتکدہ کیا کعبہ کیا گلزار کیا اور دشت کیا
جا بجا ہی جلوہ گر جلوہ تمام اللہ کا

خواب انکا یقظۂ روح القدس کا ہی جواب
پڑھتے پڑھتے سو گئے ہین جو کلام اللہ کا

مین بھی مجرائی ہون اسکے خادمان باب کا
ہی ازل سے تا ابد جسپر سلام اللہ کا

کیا خبر ہی تجھکو رطب و یابس ایام کی
خالی از حکمت نہین ہی کوئی کام اللہ کا

ہی غلط فہمی تری نسبت بذات خویشتن
کار انسان مین ہی جملہ اہتمام اللہ کا

سب ظہور قدرت حق ہی جلوس کائنات
ذرہ ذرہ سے عیان ہی احتشام اللہ کا

گو عیان ہی پر نہان ہی اور نہین پوشیدہ بھی
جا بجا ہی اور نہین کوئی مقام اللہ کا

ہر رفیق ذکر الٰہی ہو مگر آفاق مین
ہی جو کچھ چرچا جہان مین صبح و شام اللہ کا

غفلت از دنیا ہی قرب ساقی روز ازل
عشق کامل ہی مگر مینا و جام اللہ کا

فکر کچھ مجھکو تردد گاہ دنیا مین نہین
ہی مرے کامون مین شامل انتظام اللہ کا

حادثات دہر سے ہی امن نا ممکن ورلے
فضل ہی ہمراہ بندہ کے مدام اللہ کا

کیا عجب ہی جو حساب حشر سے آزاد ہو
خادم احمد فدا ہی اور غلام اللہ کا

بیت

کیا کیجیے وصف روے منور کی تاب کا
تار شعاع مہر ہی رشتہ نقاب کا

آزاد ہی مواخذہ دار و گیر سے
بندہ ہی جو مطیع رسالت مآب کا

آسان نہین دخول دیار رسول پاک
دشوار ہی مقام مدینہ کی داب کا

تفضیح این و آن سے بری ہون ساقیا
قطرہ کوئی ملے مجھے ایسی شراب کا

ممدوح ذات حق کی ستایش محال ہی
ممکن نہین جواب خدا کی کتاب کا

کیا لکھون خال روے مبارک کی خوبیان
نقطہ بیاض حسن مین ہی انتخاب کا

ہی نظم تیری قابل انعام ذوالجلال
تو مدح خوان فدا ہی جو ایسی جناب کا

سلسلہ ہی سبحہ میری عمر کے ایام کا
رات دن مجھکو وظیفہ ہی خدا کے نام کا

ورد ہی ہر وقت جو مجھکو خدا کے نام کا
کام حاصل ہی زبان و لب سے گویا کام کا

اے جنون عریانی اپنی جامۂ احرام ہی
رتبہ ہی صحرا نوردی کو مرے احرام کا

اسقدر ڈوبا ہوا ہون نشۂ توحید مین
ایک قطرہ ہی دو عالم گویا میرے جام کا

میزبان ہی جان اگر اندوہ تسکین ہنوز کی
دل مرا مہمان سرا ہی درد خون آشام کا

طاقت پیر و جوانی کو نہ بیجا صرف کر
روشنی کلبہ ہی روغن چراغ شام کا

ہجر مین تیرے قیامت ہی مجھے جوش بہار
خندۂ غنچہ نگہ ہنگامہ ہی کہرام کا

خرق عادت سے نہ کچھ کم چاک چاک خرقہ ہی
مرتبہ دیوانگی کو ہی مرے الہام کا

کیا مجھے دروازۂ حکام دنیا سے غرض
اے فدا بندہ ہی تو احکم الحکام کا

ماجرا مت پوچھ دنیا مین مرے آرام کا
مین ہون مرغ آشیان گم کردہ وقت شام کا

سخت حرمان مین مری گذری ہی عمر مستعار
کام کب حاصل ہوا دنیا مین مجھ ناکام کا

حسن نورانی ہی تیرا اے فروغ آفتاب
غیرت خاور اگر عالم ہی تیرے بام کا

رشک صد شام غریبی ہی مری صبح وطن
ماجرا کچھ پوچھ غربت مین نہ میری شام کا

اے پری رو غیر کو تیرا مبارک ہو سنگار
آرسی لینا مجھے دکھلانا ہی ابہام کا

گذرا اگو آشوب حرمان مین مرا دور شباب
داغ حسرت ہی عبث پیری مین اس ایام کا

خوب کو ناخوب اور ناخوب کو وہ کردے خوب
کیا کوئی جانے نتیجہ کیا ہی اسکے کام کا

ہی عبث مجھکو جواب خط کی جانان سے امید
کب کوئی ہرکارہ لایا نامہ میرے نام کا

٦
عمر بھر ہونٹ اپنے حسرت مین چبائے ہین فدا
کب بھلا مجھکو ملا بوسہ لب گلفام کا

شاعری سے شہرہ ہی عالم مین میرے نام کا
ہی نتیجہ نیک تر دنیا مین اچھے کام کا

راست گوئی سے ملا درجہ مجھے الہام کا
اٹھ گیا آگے سے میرے سب حجاب ابہام کا

نیر اعظم ہی تو حسن جہان افروز سے
خاورستان نام ہو کیونکر نہ تیرے بام کا

محض ناقص تر ہی دنیا مین مری فکر معاش
ایک بھی رشتہ نہین مضبوط میرے دام کا

خار داماں روا ہو جائے میرا جسم زار
میرے کوچہ سے گذرنا شوار ہی اصنام کا

ہی جو کچھ شوق سخن جان و جگر کو بھون لے
خاصہ ہی بوسے بد دنیا پیاز خام کا

غیر حاسد بھی سخنور ہی تری دانست مین
تو نہین صراف جو کھوٹے کرارے دام کا

ہی جلانے سے تفکر شعر مین معذور ہون
لکھ گیا روز ازل پروانہ میرے نام کا

٧
عمر تو گذری فدا اب زشتی اعمال مین
اب سوال اللہ سے ہی نیکی انجام کا

اک آن مین رتبہ دے گدا کو کے جم کا
کیا حوصلہ حق نے مجھے دنیا مین دیا ہی
شاہا نہین پایان ترے الطاف و کرم کا
شادی کی نہ شادی ہی نہ غم ہی مجھے غم کا

میں شاکر مقسوم ہوں روزی میں جاہل
کچھ لطف زیادہ میں نہ کچھ رنج ہے کم کا

جان کھونیکو فرہاد نہ کیوں سہل سمجھتا
مشکل ہے سرانجام مگر کار اہم کا

کیا اک شب ہجران کی مصیبت کا ہے قضیہ
قصہ ہے بہت طول مرے رنج و الم کا

پیری میں تو اے چرخ خدا کے لیے باز آ
شاکی ہے زمانہ ترے انداز ستم کا

نزدیک بہت آگیا ہے حج کا زمانہ
فرمائیے کب تک ہے فدا قصد حرم کا

۵

دام میں میرے ہما پھنسا تھا طالع بد نے رہا کیا
کچھ جینے کا تو نہ لطف رہا بے شرمی سے میں جیا کیا

اے بت ترا شکوہ بیجا ہے کہ مرے حق میں تیر انھوں نہیں
دل میرا میرا دشمن ہے جو درد کے صدمے دیا کیا

گو لیتے ہیں ان مخلوق جہان لیکن اٹھ الا دنیا سے
میرے لیے اک عالم وحشت حق نے پیدا جدا کیا

غیر اگر گالی بھی دے تو انکو دعا کے برابر ہے
مجرا یا تسلیم و تواضع میں نے کیا سو برا کیا

عشق کے ایسے طریقے ہیں انسان کیوں ناکام رہے
جبتک انکا در در رہا میں تب تک انسے ڈرا کیا

نام خدا سے ایسی محبت تجھکو رہی پیوستہ فدا
عہد صبا سے پیری تک میں خالق باری پڑھا کیا

۲

قاتل کو کچھ جو شوق تماشا لگا رہا
لاشہ پہ میرے خلق کا میلا لگا رہا

جب تک کہ انکو غیر سے لگا لگا رہا
پوشاک ننگ یار میں دھبا لگا رہا

اے آفرین بدست حنا بستہ قاتلا
مارا وہ ہاتھ جس سے نہ تسما لگا رہا

خون جگر بلا کیا مجھکو بڑی خوراک
جب تک کہ اس صنم سے علاقا لگا رہا

کیا پڑ گیا تھا جلوہ قاتل کبھی نگاہ
برسوں مرے کلیجے کو دھڑکا لگا رہا

گردوں نے مجھکو بہرہ ور دید کیا کیا
ناحق پھر انکا شوق نظارا لگا رہا

مدت مین تو نے مجھکو جواب اے فلک دیا
کمبخت آج تک تو بھروسا لگا رہا

در گذرے میرے باب مین انصاف سے جو حکم
میرا بھی دادگاہ مین دعوا لگا رہا

کب کرتا بندگی مین تری یا خدائے پاک
مجھکو ہمیشہ در در تبون کا لگا رہا

کیون کالے کوس ہو گئی شب مجھکو شک نہین
سینے سے کسکے وہ بت رعنا لگا رہا

مرنے کے بعد پایا کچھ آرام گور مین
دنیا مین سو طرح کا بکھیڑا لگا رہا

کیا خاک کی معاش زبان معاش مین
ہر دانے دانے پر مجھے پھندا لگا رہا

دنیا مین عمر کی تو بسر پر مجھے مدام
بد طینتان دہر کا کھٹکا لگا رہا

عطر حنا کی بو ہے جو قرآت مین اے امام
کس بت کا رات منہ سے پسینا لگا رہا

مانند نرخ عمر گئی ہجر یار مین
کیا حسرت وصال کا کھترا لگا رہا

ارباب فیض بھی یہان آرام سے نہین
کب نخل بارور کو نہ کھٹکا لگا رہا

چھوٹا جو غم تبون کا خدا کا لگا فدا
دنیا مین مجھ غریب کا ٹکڑا لگا رہا

آیا ہے جو یہان وہ یہان سے گذر گیا
کوئی خوشی مین اور کوئی غم مین مر گیا

کیا کیا فتور ضعف سے خواب خورش مین تھا
کھچڑی ہی جو کھائی مین نے تو پہونچا اتر گیا

مرنا مگر مرے لیے روز وصال تھا
مین عالم خراب سے خورسند تر گیا

نادان ہو جا سے شکر نہ کر حرص شیرمال
نان جوین سے یان جو ترا پیٹ بھر گیا

کب انکے قتل عام سے پائی امان فدا
ہر چند کوئی باندھ کے تیغ اور سپر گیا

عادی جو یہان تو ہوا ہے بغض و حسد کا
کچھ بھی تجھے اندیشہ نہ کر مان حسد کا

کام آیا نہ کچھ یوسف و یعقوب کا اعجاز
محتاج ہے ہر پیر و جوان تیری مدد کا

کیا خوف کرین مرگ کا ارباب معانی
پاس اُنکے وثیقہ ہے مگر عمر ابد کا

طغیان جنون موسم گل مین ہے کچھ ایسا
حافظ ہے خدا محمل ناموس خرد کا

ماتم کا محل ہے کہ رضا نامۂ مالک
ہے نام فداکار وکالت کی سند کا

مطلع

دیکھا نتیجہ اوس بت بیدین کی دید کا
ڈیرا ہے آج دہر مین شیخ اور مرید کا

باز آیا مین نظارۂ جانان سے دوستو
دکھلائے منہ خدا نہ رقیب پلید کا

کیا فیض عام جلوۂ حسن نگار ہے
یکسان ہے درجہ دید قریب و بعید کا

افطار صوم مین ہین جو فاقے کی سختیان
شور فغان ہے نغمہ مرے جشن عید کا

پیوستہ تشنہ رکھا زلال مرام سے
دکھلایا مجھکو ظلم فلک نے یزید کا

مکتب مین مجھکو ضعف نے جانے دیا تھا کب
پڑھتا سبق جو رفت و خرام و دوید کا

دنیا بھی ہے نمونہ احوال آخرت
موجود ہے مآل شقی و سعید کا

ارزان ہے اس نگر مین بہت جنس عافیت
لے لے جو کچھ ہے تجھکو سلیقہ خرید کا

سمجھا جو ہیچ کل کو ورائے خدائے پاک
بہرہ اسے نصیب ہے رائے سدید کا

کیونکر وہ بھولے حق کو نہ ناحق کے روبرو
واقف ہے جو معانی ہل من مزید کا

پندار ماسوا سے بری کر قیاس کو
موزون لقب جو تجھکو ہو عبد الوحید کا

درکار اب یہان ہے مخاطب کا حوصلہ
مضمون کچھ اور ہے مری گفت و شنید کا

غافل ہے برق خرمن انجام کار سے
دہقان فریفتہ ہے بہار خوید کا

وارونہ مجھکو چاہ مین لٹکایا رشک نے
کھانے جو تم وہان گئے توشہ فرید کا

جلوہ بنا لے نور کا خاک نہاد کو
کچھ فہم ہو جو معنی حبل الورید کا

ہو خلعت حبیب خدا میری جان پاک
کیا خوف مجھکو سختی مرگ شدید کا

رنگ حنا ہو ناخن سفاک پر فدا
یا جلوہ ریز رنگ ہو خون شہید کا

۱۳

ہر چند خاک مین بھی پس از مرگ مل گیا
لیکن نہ دل سے میرے مراد دل گیا

کیا اب تمھاری سیر چمن سے مجھے حصول
غنچہ جو کھلنے والا تھا یہان وہ کھل گیا

کپڑے جو تم نے بدلے دو چند اضطراب ہے
پوشاک نو سے اور مرا زخم چھل گیا

قابو مین غیر کے ہو جو زلف سیہ تری
ہر [illegible] کے منتروں سے ملکر سانپ نکل گیا

ہر چند کارگر تھی فدا سوزن مسیح
کب چاک میری جیب دریدہ کا سل گیا

۱۴

تیر نگہ وہ دل مین مرے کام کر گیا
مین ناگہان بغیر اجل گویا مر گیا

ملک عدم بھی ہو کوئی دیوار قہقہا
آیا نہ پھر ادھر جو مسافر ادھر گیا

باقی بگڑنے مین نہ دقیقہ رہا کوئی
فضل خدا سے کام مرا پھر سنور گیا

انکی طرف سے آج ہوئے طالب جواب
بدلے جواب خط کے کبوتر کا پر گیا

اللہ رے نصیب عدو انکے گھر سے آج
آیا بوقت شام تھا وقت سحر گیا

ہرگز رہی کسیکی نہ کچھ اطلاع حال
مین ایسا سوئے ملک عدم بیخبر گیا

کس چشم سبزہ رنگ کا مین تھا فریفتہ
آکر ہرن جو سبزۂ تربت بھی چر گیا

ہر چند ہم یہان سے عدم کو چلے گئے
لیکن نہ اس صنم کا خیال کمر گیا

کیا شک تھا ڈوبنے مین مری ناو کے فدا

بارے محیط غم سے مین جون تون اوتر گیا

۱۵

غنچہ ہی داغ دل مرے گلزار بخت کا
حرمان و یاس بار ہی میرے درخت کا

کیا شور رہزنان سفر آخرت مین ہی
فضل خدا ہی بدرقہ اس راہ سخت کا

نااہل بیٹھے بولنے کے کب ہین آشنا
کوڑا کمینون کو ہی کلام کرخت کا

ہر مور تیرے در کا ہی سرتاج عرشیان
پایہ بلند کیا ہی سلیمان کے تخت کا

کیا نار شوق گرم ہی بیہ و بلوغ مین
حافظ خدا ہی تیری جوانی کے رخت کا

ہان پارۂ جگر جو فدا نام شعر ہی
مصرعہ بھی ہی خطاب مرے دل کے لخت کا

۱۶

چھوڑو نہ میرے ساتھ طریقہ سلوک کا
کردو عفو قصور مری بھول چوک کا

پھیلا دے خوان نعمت بوس و کنار کا
کھانا بہت ہی پاس ترے میری بھوک کا

مخفی نہین ہی مجھسے کوئی راز معرفت
واقف ہون مین دقیقہ جذب اور سلوک کا

مین نامراد اور کسی بت سے واسطہ
حافظ خدا اگر ہی تمھارے شکوک کا

ایسے جو بل نکالے مرے چرخ پیر نے
عالم تھا مجھ مین کیا کسی بڈھیا کے دوک کا

لعنت خدا کی پڑنے لگی نابکار پر
غیر اوسسے مرتکب جو ہوا روک ٹوک کا

غیر پلید کا نہ مرے گھر مین نام ہو
کیا کام جائے پاک مین ہمزاد خوک کا

آسان نہین ہی دقت دربار اے فدا
دشوار تر ہی کام حضور ملوک کا

۱۷

ہی مدعی سفینہ جو بخت نژند کا
کیا پست حوصلہ ہی سپہر بلند کا

بدلا ہی رنگ سایۂ زلف سیاہ سے
شبدیز نام کیون نہو تیرے سمند کا

مجھ پہ ہے سوز میرا ترے حسن کے لیے
مانوس جو رہا ہوں میں زلف سیاہ سے
کیونکر رسا سے سایۂ سدرہ نصیب ہے
جی بھی لگایا ہے تو خدا سے لگایا ہے

ہر دانہ سرشک ہے دانہ سپند کا
یاران دشت سے نہیں کھٹکا گزند کا
سر بام آسمان پہ ہے میری کمند کا
کیا حوصلہ ہے ہمت دقت پسند کا

تنگ شکر غزل کو نہ کیونکر لکھوں فدا
جو شعر ہے مرا وہ ہے کوزہ ہے قند کا

١٨

کیونکر نہ فلک کو ہو گوارا
حرمان کے خمیر سے بنا ہوں
میں آتش عشق ہوں مجسم
عیبوں کا کبھی کچھ امتحاں ہو
اک زمین میں ہیں کیا ہزار سوراخ
قاتل جو رہا میں نیم بسمل
یہ پاؤں سے اور تیرا گوچہ
معمور ہے قدرت الٰہی

میں غمزدہ اور وصل تیرا
حسرت کا ہے میری جان ہیولا
تو شعلۂ حسن ہے سراپا
کب تک میں سہوں یہ ناز بیجا
زنبور کا دانہ ہے کلیجا
کیوں ہاتھ لگا ہے میرے اوچھا
دامن ترا اور ہاتھ میرا
کچھ رنگ بدل گیا فلک کا

اوڑ جاتا ہے جس سے اے فدا خواب
افسانہ ہے میرے غم کا ایسا

١٩

اے بت یہ ترا حسن تو جلوہ ہے خدا کا
سب عمر ہی کٹ گئی ارمان و الم میں
[illegible]

سایہ ہے تری زلف مگر بال ہما کا
قصہ ہے بہت طول مرے رنج و عنا کا
[illegible] ہے اور یہ ترے غم عنا کا

پیری مین جوانی سے مری حرص ہو افزون
حافظ ہو خدا آبروے پشت دوتا کا

آمادہ پرواز مرا طائر جان ہو
شوریدہ ہون قاتل مین تری رنگ حنا کا

ہو جوش جنون سے جو گریبان مرا پارہ
صدچاک ہو گویا ترا دامان حیا کا

خورشید قیامت کا نمونہ ہو مرا داغ
نقشہ ہو مری عمر روان روز جزا کا

چشم فلک پیر کی گویا ہو سلائی
وہ رتبہ **فدا** ہو تری پیری کے عصا کا

انبار سر پہ ہو مرے عصیان کے بار کا
پایان نہین مرے گنہ بے شمار کا

کیا ہو عجب جو بخش دے مجھ روسیاہ کو
غفار نام ہو مرے پروردگار کا

پابند امر حق ہو ہر آسیب سے بری
حصن حصین خط ہو عمل کے حصار کا

ممکن نہین جو وصل بتان ہو مجھے نصیب
خال سیاہ نحس ہو میرے کنار کا

کیا جانے بعد مرگ کے کیا رویداد ہو
دیکھا ہو کس نے حال سمندر کے پار کا

اتبک کھلا نہین ہو نسیم شباب سے
اس گل کے باغ مین ہو جو غنچہ انار کا

ڈرتا ہون مین عبث ترے جوبن اپر پری
گلچین ہو غیر تیرے چمن کی بہار کا

اے عشق ناؤ یارون کی منجدھار مین رہی
ایسا برا ہو پاٹ تری جویبار کا

ازرنگ سبز فروغ ہو دیوان کے روبرو
مانی ہو محو تیرے قلم کی نگار کا

افسوس اس غریب کے ہرگز نہ دن پھرے
شاکی رہا ہمیشہ **فدا** روزگار کا

مجھسے ایسا فلک پیر نے منھ پھیر لیا
میرے سر نالے نے تاثیر سے منھ پھیر لیا

مرگ بھی مجھسے نکر پاؤن دبا کر بھاگی
محفل مقتل مین شمشیر نے منھ موڑ لیا

غیر کے ساتھ جو ہنستا ہوا دیکھا اسکو
آئنہ مین مری تصویر نے منھ پھیر لیا

ذبح کرکے بھی نہ اس سے تری تیوری بل
تجھسے آخر ترے نخچیر نے منھ پھیر لیا

کوئی تدبیر فدا راست نہ آئی میری
ایسا کمبخت سے تقدیر نے منھ پھیر لیا

پڑا اک مرثیہ ہے میرے حال نوجوانی کا
غم عاشورہ نوحہ ہے زمان زندگانی کا

ہم یاران صحبت چل بسے خود رہ گئے تنہا
مزا کیا خضر نے پایا حیات جاودانی کا

سراپا ناز ہے تو اور ہمہ حسن و کرشمہ ہے
تری تصویر جو کھینچے نہین یارا یہ مانی کا

گمان ہے مردم آبی کا ہر انسان خاکی پر
مرے گریہ سے عالم مین مگر عالم ہے پانی کا

بناتے ہی ارم کے گذرا جو شداد پر گذرا
ہوا ہے کون یان گلچین بہار کامرانی کا

نہین آسان ہے فکر شعر گویا علم باطن ہے
خدا کے ساتھ ہے اک راز ارباب معانی کا

غضب ہے چشم بد دور اہے بت گلپیرہن تیرا
یہ مخمل کا انگرکھا اور کرتہ جامدانی کا

پیا خون جگر پیوستہ رنج تلخکامی مین
مزا کب مین نے چکھا ہے شراب ارغوانی کا

کیا پایاب بندون کے لیے دریاے مشکل کو
فدا پایان نہین ہے کچھ خدا کی مہربانی کا

فدا تو کوہکن ہے ہو بے فیض نکتہ دانی کا
جہان مین کیون نہو شہرہ تری شیرین بیانی کا

عذاب گور افسانہ ہے جو سوز نہانی کا
حساب حشر قصہ ہے مرے غم کی کہانی کا

بھروسا دار فانی مین نہین کچھ زندگانی کا
زلیخا کو ہے ناحق ذوق پیری مین جوانی کا

فلک اقبال مندون سے بھی بامساک پیش آیا
سکندر کو نہ حیوان مین دیا اک قطرہ پانی کا

فشان مہر شہا خیال سے جو تمہارے دوری مین
مگر موجد ابتک ہے ترا چھلا نشانی کا

خدا کی شان مجھکو تو یہی ہو حرص گلچینی
دہان مشاطہ کو بخشا ہی منصب باغبانی کا

خدا کو علم ہو اہو جت تری تدبیر لگنے مین
ہوا ہو حوصلہ سب پست میری کاردانی کا

جو تنہائی ملی ہو صحبت ارباب دنیا سے
مراتب خضر نے پایا ہو عمر جاودانی کا

فدا تو نکتہ فہمی مین تو ممتاز یگانہ ہو
ہر ائینہ ہو ڈھب کم یا تجھکو شعر خوانی کا

قیس کچھ سوز محبت مین نہ تنہا جل گیا
مین بھی تو اس آتش غم مین سراپا جل گیا

ناصحا کیون تجکو میری سوختگی کا رنج ہو
ہان اسی آتش مین میرا پیر دانا جل گیا

وہ بت کافر نہ ہات آیا نہ بات آیا مگر
آہ سوزان سے مری کاخ کلیسا جل گیا

سوز حسرت سے نہ تنہا ہو دل بریان کباب
آتش غم مین مرا سارا کلیجا جل گیا

نور عرفان آہی بھی ہو نار مشتعل
جس سے عارف کا ہمہ اسباب دنیا جل گیا

مشت خاکستر حقیقت مین ہو میرا جسم زار
انی فدا سوز دروان سے مین سراپا جل گیا

گیا فدا سوز دروان سے دل ہمارا جل گیا
مین نحیف خستہ جان سارے کا سارا جل گیا

آگ تلوون سے لگی ہو فرقت اغیار مین
اوس پری کے زیر جامہ کا نخرا جل گیا

کسکی برق آہ نے یہ تجھکو شبہ کیا
ناگہان جو توشی خانے کا ٹپارا جل گیا

بعد مردن بھی ہو گیا تیشہ شرر افشان مزار
کیون مزار کوہکن کا سنگ خارا جل گیا

کیمیا ہو گویا جل جانا دل بیتاب کا
ہوگیا اکسیر جب آتش مین پارا جل گیا

شمع کے مانند میرا حال روشن ہی فدا
گویا مین سوز نہان سے آشکارا جل گیا

مین صدمہ خوردہ ہون کسی گھونگھٹ کی اوٹ کا — کچھ پوچھیے نہ حال مرے دلکی چوٹ کا
کافر تمام اب تہ وبالا جہان ہی — عالم ہی زلزلہ تری کرتی کی گوٹ کا

کیا ہی فدا رواج سخن مین مرے کلام
کاغذ مری بیاض کا پرچہ ہی نوٹ کا

۲۲
پڑا ہی تجھسے جو قاتل معاملہ میرا — اجل کے ساتھ ہی ہر دم مقابلہ میرا
مین وہ جنون زدہ ہون زمگاہ وحشت مین — رہا ہی قیس سے برسون مجادلہ میرا
کہان پتا ہی متاع وصال جانان کا — لٹا ہی وادی حرمان مین قافلہ میرا
نبے گا لالہ نعمان بہوتے ہر کانٹا — جو ٹوٹا کوئی بیابان مین آبلہ میرا

رہا مین وصل بتان سے جہانمین کیون محروم
فدا خدا سے ہی محشر مین یہ گلہ میرا

۲۳
ملک عدم کی راہ بھی طی گو مین کر گیا — لیکن نہ دل سے میرے خیال کمر گیا
تنہا نہ مین فلک زدہ ہجران مین مر گیا — عالم ترے فراق مین جان سے گذر گیا
رخصت ہوا ہی یار کہ رخصت ہوئی ہی جان — دنیا سے مین گیا ہون کہ وہ اپنے گھر گیا
کیونکر اس آشنا کا الٰہی پتا ملے — پیری مین میرا عہد جوانی کدھر گیا

قارون فدا بخیل تھا بدنام مر گیا
تحت الثریٰ کے واسطے سب گنج دھر گیا

۲۴
میری آنکھون سے دوآبہ چار آبہ ہوگیا — ہند کا معمورہ گریہ سے خرابہ ہوگیا
تمنے منہ دھونیکو منگوایا جو طاس زرنگار — آفتاب چرخ چارم آفتابہ ہوگیا

مست ہر نکتہ فہم ہی شعر یہ پڑھ کر اسے

۱۶ گویا دیوان فدا کا ترانہ ہوگیا

یہ وادی پرخار بھی دامن ہے ہمارا
ہر کانٹے سے محفوظ جو دامن ہے ہمارا

بخشی ہے خدا نے ہمین وہ ہمت پروا
ہر اک شاخ نشیمن ہے ہمارا

ظاہر ہے ہوئے پر بھی مری رفعت رتبہ
ہر برج فلک گنبد مدفن ہے ہمارا

دالان مرے گھر کا ہے بہتر ہے
ہر قیس کی نگاہ جو آنگن ہے ہمارا

ہر آہ حزین اپنی نسیم سحری ہے
ہر داغ دل تفتہ جو گلشن ہے ہمارا

سرمایۂ صد مرگ ہے جو زیست ہماری
حاصل ہے جو بجلی کا وہ خرمن ہے ہمارا

گویا ظرف فلاطون کو مرے ظرف
گویا خم حکمت ہے جو برتن ہے ہمارا

[illegible] سے معروف فدا ہین
[illegible] گویا لگین ہے ہمارا

۱۷ زندہ ہے جسکا خلق مین کچھ نام رہگیا
حاتم کا شہرہ کرم عام رہگیا

فرہاد و قیس بھی گئے دنیا سے نامراد
تنہا نہ مین جنون زدہ ناکام رہگیا

حسرت نے وہ فزا دیا بعد بلوغ مین
سر پیٹتا ہوا مین سر شام رہگیا

اکسیر کب ہوا مرا سیماب آگ سے
سو بار مین جلا ہون مگر خام رہگیا

کسکو نہ دور چرخ نے دی مے یہان مگر
خالی اس انجمن مین مرا جام رہگیا

عمر شباب جون توں کٹی ہجر مین ولے
حسرت کا میرے سینے مین کہرام رہگیا

کافر جہان ہے خال و خط و زلف کا تری
دنیا مین خال خال اب اسلام رہگیا

قاصد نے کھویا خط مرا اثنائے راہ مین
قسمت تو دیکھ نامہ سے پیغام رہگیا

گذری مین گویا نکہت عطر حنا بسی
شب گھر مرے جو وہ بت گلفام رہگیا

پھندے بہت ہین کاروکالت مین اُنہون
دانہ تو کم رہا ہی مگر دام رہگیا

جاکی ہر ذات مین تری نفس پید نے
کعبہ مین کیون شقی بد انجام رہگیا

دنیا سے بندگان خدا کوچ کرگئے
جو رہگیا وہ بندۂ اصنام رہگیا

دنیا مین کس صنم سے ہم آغوش مین ہوا
ناحق کو مجھپہ عشق کا الزام رہگیا

دل مین نے جو بتون کو دیا جان خدا کو دی
ذمہ مرے کسیکا نہ کچھ دام رہگیا

بخت عدو مین بوسہ لعل نگار ہو
میرے نصیب جو سر صمصام رہگیا

اک وہ ہین کامیاب وصال صنم ہوئے
اک ہم ہین یہان داغ عشق کا ابرام رہگیا

آسیمہ سر کچھ ایسا مین آیا جہان مین
ملک عدم مین سب مرا آرام رہگیا

دنیا مین اب کہان ہر فدا سے سخن سرا
باقی مگر کلام سے کچھ نام رہگیا

سوز فراق نے مری جان کو جلا دیا
حسرت نے سارا لطف جوانی مٹا دیا

مانند سایہ مجھکو زمین پر گرا دیا
کس بت نے اپنے چہرہ سے گھونگھٹ اٹھا دیا

جوش جنون نے خاک مین مجھکو ملا دیا
شکل غبار زار ہوا مین اڑا دیا

ای حسرت وصال کلیجا پکا دیا
ای سوز ہجر تو نے سراپا جلا دیا

ٹھوکر نے تیری شور قیامت مچا دیا
خوابیدگان خاک لحد کو جگا دیا

ہمدم نے میرا حال جو اُسکو سنا دیا
تھا دوست خام دشمن پختہ بنا دیا

زیر زمین بھی ہر کسی جلوہ کا کچھ ظہور
مردون کو جو عذاب زمین سے بچا دیا

مو بر بدن ہین راست مری زلف دیکھکر
طول شب فراق نے ایسا ڈرا دیا

گر اُس بت رسیدہ کو کہنا جو رام تھا
کیون غیر نے فدا کا فسانہ سنا دیا

۳۳
سلف سے شوق ہی اہل سخن کو نکتہ دانی کا
کنارا کس نے پایا ہی مگر بحر معانی کا

لڑکپن میرا ایام حوادث کے مقابل تھا
اگر روز قیامت ہی تو شعبہ ہی جوانی کا

مرے داغ درون اور رخنہائے دل کا تماشا ہی
تری جالی کی انگیا اور کرتا جامدانی کا

چھپائی اسقدر ہی آتش عشق تپان مین نے
خدا البتہ واقف ہی مرے سوز نہانی کا

فدا زندہ ہی تیری ذات سے نام سخن ورنہ
سلیقہ آج کل کم ہی جہان مین نکتہ دانی کا

۳۴
ایمان ہمارا وہ بت بے باک لیگیا
کیا پاک شیخ کو دشمن دین پاک لیگیا

جو لیگیا ہی داغ غم زلف عنبرین
ماران گور کے لیے تریاک لیگیا

اوڑتی ہی خاک کون نہا کر چلا گیا
دریا کی ساری آب وہ تیراک لیگیا

قارون بخیل مرگیا زر جوڑ جوڑ کر
کمبخت بد خزانے سے کیا خاک لیگیا

رشک رقیب صدمۂ فرقت غم وصال
کیا کیا یہان سے رنج مین غمناک لیگیا

توبہ جو مین نے توڑی تو نایاب ہی شراب
باغ جہان سے گویا کوئی تاک لیگیا

کب بہرہ ور ہوا مین حصول مرام سے
حسرت کو اپنے ساتھ تہ خاک لیگیا

آیا ہی جو عدم سے لباس وجود مین
کیا کیا نہ جور گردش افلاک لیگیا

آیا ہی جو عدم سے جہان خراب مین
جان رخنہ رخنہ سینہ پر از چاک لیگیا

اب تک تو دل مرا مرے سینے مین تھا فدا
کیا اوڑا کے جلد وہ چالاک لیگیا

۳۵
وا حسرتا کہ دور جوانی گذر گیا
وہ دن کہان گئے وہ زمانہ کدھر گیا

امید وصل یار مین زندہ رہا بہت
انجام کار مین غم ہجران مین مرگیا

شکر خدا کہ جی مین ہوا کچھ تو منفعل
جب روبروی یار مین با چشم تر گیا

اے جان ترے فراق مین بےچین ہون ہنوز
بعد از فنا بھی کب مرا درد جگر گیا

اک مین نحیف و ناتوان تنہا پڑا رہا
منزل سے ورنہ قافلہ سب کوچ کر گیا

ہرچند اتقا سے معالج رہا مدام
بیماری بتان کا نہ دل سے اثر گیا

سہراب سے مجادلہ رستم نے کیون کیا
ایسا سر پدر سے خیال پسر گیا

دھوکے مین آکے غیر کے بیگانہ وش بنا
کیسی ہوا مین وہ بت بےباک پھر گیا

دیکھ اسکی شان فضل و کریمی کو اے فدا
بگڑا ہوا جو کام ہمارا سنور گیا

۳۶

پیری مین میرا رنج جوانی نہین گیا
اس پشت خم سے درد نہانی نہین گیا

سودا ہے سر مین اور سر فکر ہے ہنوز
دیوانگی مین ذوق معانی نہین گیا

فاقے پہ فاقہ ہے ترے ایام ہجر مین
کیا دانہ میرے حلق مین پانی نہین گیا

پیری نے مضمحل کیا لیکن ابھی مرا
دعواے زور سحر بیانی نہین گیا

ماتم زدہ تھا ایسا فدائے حسین پاک
تا زیست شغل مرثیہ خوانی نہین گیا

۳۷

مین نامراد عین تمنا مین رہگیا
کعبہ کا عزم تھا پہ کلیسا مین رہگیا

ناکام مین کسی کے جو سودا مین رہگیا
داغ الم مرے دل شیدا مین رہگیا

کس بندے کا ہوا نہ یہان کام دل حصول
ناشاد و نامراد مین دنیا مین رہگیا

سب منزل مراد پہ جا پہونچا قافلہ
آوارہ جون بگولہ مین صحرا مین رہگیا

یاران ہم سفینہ ہوئے وارد کنار
مین نیم غرق ورطہ دریا مین رہگیا

کیا کیا نہ پیچ و تاب مین جان نزار رہی | دل میرا کسکی زلف چلیپا مین رہگیا

واحسرتا فدا تو بڑا کم نصیب ہی
بھوکا جو ایسے مطبخ نعما مین رہگیا

۳۸

مین زندہ کب تب غم ہجران مین رہگیا | البتہ داغ سینۂ سوزان مین رہگیا
سرچشمۂ مراد پہ جا پہونچا قافلہ | مین تشنہ کام وادیٔ حرمان مین رہگیا
یاران ہم سخن ہوئے عرفی روزگار | دیوان مرا دریچۂ نسیان مین رہگیا
دنیا سے اے اجل مین تڑپتا ہوا چلا | ارمان دید یار مری جان مین رہگیا
لیلی نصیب غیر ہوئی اور مین بے نوا | سرگشتہ مثل قیس بیابان مین رہگیا
اغیار وصل یار سے سب بہرہ ور ہوئے | مین آرزوے بوسۂ جانان مین رہگیا
شاباش تیری دست درازی کو اے جنون | باقی نہ ایک تار گریبان مین رہگیا

دیکھا فدا نے منزل مقصود کو جو دور
بیچارہ تھک کے گوشۂ زندان مین رہگیا

۳۹

ہیولاے حسرت ہی ذات فدا | غم و غصہ ہی جو صفات فدا
زخود رفتگی ہی زکات فدا | سکوت فدا ہی صلوۃ فدا
غم ہجر مین زندگی تلخ ہی | ممات فدا ہی حیات فدا
کھلین اسکو راز فروع و اصول | اگر کوئی سمجھے نکات فدا
زبان فدا ہی رگ نیشکر | کلام فدا ہی نبات فدا
خودی سے بری تیرے غم نے کیا | مگر سہل ہی اب نجات فدا
فطانت کی ہی روشنائی مداد | فلاطون کا تم ہی دوات فدا

۴۰
کیون ترک آج کل ہوا کھانا اناج کا — کیا چارہ گر ہی وہم ہمارے علاج کا
مخلوق سے سوال ہی معیوب مردمی — خالق کو خود خیال ہی ہر احتیاج کا
کیا کیا نہ حسرتون مین جوانی گذر گئی — پیری مین پوچھ حال نہ میرے مزاج کا
داغ جگر شفق جو مری شام غم کا ہی — بخت سیاہ پارہ ہی شبہاے داج کا
کمبخت کون بہرہ در کام یان ہوا — واقف نہین فدا تو جہان کے رواج کا

۴۱
پھر جدا کیون مین کم نصیب رہا — نہ جدا مجھسے وہ حبیب رہا
مین وہ کمبخت ہون کہ دنیا مین — وصل جانان سے بے نصیب رہا
زیر دیوار ہم رہے مضطر — ہمکنار انکے شب رقیب رہا
تب یہ شایستگی ہوئی ہی نصیب — پیر گردون مرا ادیب رہا
بیکسی مین گذر گئی اوقات — مین ہمیشہ فدا غریب رہا

۴۲
اے مرگ ہماری جان لیجا — اب پک گیا درد سے کلیجا
اب لکھ گیا یان جواب نامہ — پر اسنے جواب خط نہ بھیجا
یہ غم ہی مگر مقام تسلیم — شکوہ ترا اے فدا ہی بیجا

۴۳
اضطراب غم فرقت نے سدا تڑپایا — چین مین نے نہ کبھو وقت جہانمین پایا
ایسے آنے سے نہ آنا تھا مقرر بہتر — غیر کے ساتھ مرے گھر جو وہ جانان آیا
اے فدا مجھکو نہین ظل ہما کی پروا — میرے سر پر ہی خداوند جہانکا سایا

۴۴

ترے حسن سبز رنگ نے مزا مرگ کا چکھایا | ترے رنگ سبزہ گون نے مجھے خاک مین ملایا
ترے لعل شکرین نے مجھے سنکھیا کھلایا | تری چشم پرفسون نے مجھے باولا بنایا
مجھے قتل کیون کیا ہے مری کیا خطا تھی کافر | تو نے مجھسے ناتوان کا لہو بے سبب بہایا
ترے خنجر نگہ سے مین تپان ہون نیم بسمل | تو نے سینے سے ستمگر نہ کبھی مجھے لگایا
مری کیون نظر پڑا تھا تری چھاتیون کا عالم | مجھے سینہ کوبیون سے نہ جہان مین چین آیا
تو نے خاک مین ملائی مری ساری پارسائی | تو نے بت پرست مجھکو بت فتنہ گر بنایا
مجھے پورا دکھ دیا ہے تری نیم پردگی نے | تری شرم بے محل نے مجھے جان سے گنوایا
مرے واسطے اجل ہے ترا خفیہ خفیہ ہنسنا | تری نیچی اس نظر نے مجھے خلق سے اٹھایا
مجھے ای بت پریرو تری سادگی نے مارا | ترے بکھرے بال کیا ہین مجھے دیو کا ہے سایا
مرے آگے دشمنون سے کیے برملا کرشمے | مرے دکھ سے تجھکو کافر نہ خدا کا خوف آیا
تری جعد عنبرین نے مجھے سو بلا مین ڈالا | تری مانگ نے نہ آرا مرے سر پہ اک چلایا
مجھے پھونک ڈالا کافر تب سوز ہای غم نے | ترے حسن شعلہ وش نے مجھے خاک مین ملایا

کسی بندۂ خدا کو نہ نصیب ہو یہ ماتم
مجھے ای فدا فلک نے ہمہ عمر خون رولایا

۴۵

کس لیے قہر خدا چرخ پہ نازل نہوا | جانب مہر یہ ظالم کبھی مائل نہوا
عمر ساری مری ناکامی و حرمان مین کٹی | کوئی مطلب مرے دل کا کبھی حاصل نہوا
کچھ نہ کچھ تو مری دیکھی تھی خطا یا تقصیر | قتل سے میرے پشیمان جو وہ قاتل نہوا
ایسا ناشاد جہان سے مین بہ حسرت ہون اٹھا | ہمکنار اپنے کوئی حور شمائل نہوا
دین و دنیا کا مری ذات مین نقصان ہوا | ہون وہ کمبخت کسی بات مین کامل نہوا

ہر نفس مین ہی ترے غم کی حرارت موجود
مین کسیوقت تری یاد سے غافل نہوا

پایا اُس کام کا آغاز اور انجام خراب
نام تیرا جو کسی کام مین شامل نہوا

بزم احباب مری حلقۂ ماتم ہی مجھے
آج وہ بت جو مرا رونق محفل نہوا

اہ فدا مین نے ہمیشہ تجھے غمگین پایا
شاد کمبخت کسیوقت ترا دل نہوا

بچنا مشکل ہی مگر ایسے پُر آزارونکا
دم ہی آنکھون مین مری چشم کے بیمارونکا

زیست کی اہ بت صیاد کچھ امید نہین
حال بد ہی تری زلفون کے گرفتارونکا

ہی ترا فضل جو امکان سے فراوان یاآن
تجھپہ بیجا نہین کچھ ناز گنہگارونکا

کاروان کاروان ہین نعمتین جنکو موجود
ہی وہ رتبہ ترے سوداکے خریدارونکا

سر کو اُونکے نہین دیہیم شہی کی پروا
جسنے پایا ہی مزا یار کی پیزارونکا

سر و ہنگامہ ہی حقبازون کا جتنا اُتنا
گرم بازار ہی دنیا مین ریاکارونکا

تیری کوشش سے فدا اتنا ہی دنیا کا محال
آجکل وقت ہی نادان بُرے عیارونکا

قصہ ہی تازہ ترمرے افسردہ حال کا
افسانۂ جدید ہی کہنہ ملال کا

ممکن نہین جو ہاتھ سے دون اب نقیل
رتبہ نظر مین ہی ترے جاہ وجلال کا

نادان ہی تو جو سمجھا ہی ظرف زمردین
دنیا مگر ہی کاس شکستہ سفال کا

بھٹکایا مجھکو قطرۂ می کے لیے مدام
کیا محتسب تھا علم حرام وحلال کا

تحریص نفس دون سے مبرا ہوا نہ فدا
کافر تجھے خیال نہین کچھ مآل کا

ناکامیون کا تجھکو مناسب نہین گلا
راضی رضاے حق تعالی پہ رہ دلا

سب کچھ ملا ہی مجھکو جہان خراب مین
لیکن جو مدعا ہی ابھی وہ نہین ملا

پیری مین داغ عشق ہرا ہو گیا ہی کیون
فصل خریف مین یہ گل تازہ تر کھلا

محتاج زاد غیر نہین مین جہان مین
حاصل ہی میری فکر کا مجھسے مجھے صلا

سنتے رہے کہ سوزن عیسی ہی کارگر
لیکن کسی کا زخم جگر تو نہین سلا

ایسا بھی کیا ہی بخل براے خداے پاک
ساقی نہین ہی مے تو ذرا درد ہی پلا

کچھ چیز ہی مکدر خاطر ہر آئنہ
حاصل ہی جس سے آئنہ قلب کو جلا

کوچہ ہی اس صنم کا نہ وہ راہ میکدہ
مین خاک مین ملا بھی تو یارب کہان ملا

واماندگی کی جاے ہی میدان معرفت
ای توسن قیاس یہان کان مت ہلا

گھٹ جایگی نہ بوسہ مین شان جمال کچھ
کافر کبھی تو داد مری درد کی دلا

کونین کا جو حسرت وافسوس محو ہو
ساقی شراب ایسی فدا کو مگر پلا

کب تک ترا غم بیان نہوگا
یہ راز کبھی نہان نہوگا

کافر ترے دیکھکر چلن کو
کب تک کوئی بدگمان نہوگا

مرتا ہون کسی پہ اور نہین موت
مجھسا کوئی سخت جان نہوگا

اس آہ و بکا مین ہم نہونگے
ہم ہونگے تو یہ جہان نہوگا

خود اپنی خبر نہین ہی مجھکو
مجھسا کوئی بےنشان نہوگا

نادان نہ شباب مین ہو سرکش
کیا پیر ترا کمان نہوگا

جب تجھکو فدا نہ کچھ آرام
سر پر جو یہ آسمان نہوگا

شہ

اندیشہ ناروا ہی کسی اختلال کا
حافظ نگر خدا ہی تری جان و مال کا

دولت تری حباب ہی بجز زوال کا
نقشہ برآب ہی ہمہ جاہ و جلال کا

مین اپنے منہ ناز عطا کا ہون شیفتہ
تسلیم ہی جواب جہان پر سوال کا

کر بو مشام تر قلم بید مشک سے
ہی پاؤن ہاتھ مین مرے مشکین نوال کا

ہر شعر میر انکتہ عرفان ہی اے فدا
دیوان تمام ترجمہ ہی حال و قال کا

اشّ

امید کا محل ہی نہ موقع ہی بیم کا
ہر سر پہ اپنے فضل خدائے کریم کا

کنجی سقر کی گر گئی مالک کے ہاتھ سے
آیا جو دھیان شان غفور الرحیم کا

کیا شیب مین بھی حرص جوانی نہین گئی
سیکھا ہی شیخ جی نے جو کھانا افیم کا

فکر معاش جسکو نہ ہو ہنر کا خیال
بچنا مگر محال ہی ایسے سقیم کا

ہی کون مستعد جو سخن کا ہو مشتری
آسان نہین خریدنا در یتیم کا

دنیا سے قدردان سخن اٹھ گئے فدا
یکسان ہوا ہی نرخ جو شال اور گلیم کا

ہمشّ

یارب خیال ہی تجھے فکر غلام کا
انجام سہل ہی مرے دشوار کام کا

سروا نہ جسکا نہین دانہ دام کا
ہر شیخ کو نہ مرتبہ ہی شیخ جام کا

کیونکہ مشکلین مری آسان ہون غیب سے
یا رب بحر و ماہی ترے افضال عام کا

افتادگان خاک جو عشق بتان مین ہین بیخبر
دیکھا ہی جلوہ کیا صنم زیب بام کا

کیا ناز حسن نے تجھے مغرور کر دیا
کافر نہین جواب کسیکے سلام کا

یارب مرے کلام کا انجام ہو بخیر
شہرہ جہان مین ہی سخن ناتمام کا

ہو مستفید نعمت دارین سے فدا
جس بندے کو ہو ورد خدا کے کلام کا

عرس مین میرے جو اس شوخ کا آنا ہوتا — فاتحہ کے لیے موجود زمانا ہوتا
آج کر دیتا نثار قدم یار تمام — ہاتھ مین میرے جو قارون کا خزانا ہوتا
الٰہی نے مجھے مقصود سے رکھا ناکام — بہرہ ور وصل سے ہوتا جو مین دانا ہوتا
بھاری ہی پنیس مین نہ موزون ہی سواری تیری — تو ہی نازک تجھے ہلکا سا میانا ہوتا

تو ہی پیر اور وہ جوان کیسے بنے بات فدا
یار بھی تیرے لیے کوئی پرانا ہوتا

نظر مہر اگر چرخ ستمگر کرتا — تشنہ چشمۂ حیوان نہ سکندر مرتا
گرم پہلو جو کبھی ہوتا مرا اس بت سے — تا لب گور نہ یہ سانس مین ٹھنڈی بھرتا

ای فدا زیر فلک تھا مرا دشوار نباہ
پھونک کر پانوں زمین پر جو نہ اب تک دھرتا

ای غنا کہ جو پایہ ہی خدایا تیرا — کسی ذی پایہ نے کچھ راز نہ پایا تیرا
اسی سودا مین ہی صد چاک گریبان میرا — دامن وصل مگر ہاتھ نہ آیا تیرا

تبکدے مین بھی فدا کو ہی جمال کعبہ
جلوہ جب سے مری آنکھون مین سمایا تیرا

دینا جگر کو داغ غم سینہ سوز کا — یہ عام شیوہ ہی فلک کینہ توز کا
ایام غم کا میرے نہ کچھ پوچھ ماجرا — ہی نام روز غم مری شادی کے روز کا
آئینہ تیرے ذہن ہمایون کا ای فدا — ہی آفتاب نور معانی فروز کا

فضل ہی صحت آزار کو کافی تیرا	یا خداوند جہان نام ہی شافی تیرا
نعمت عفو سے عاصی ہین ترے شیر بکام	ہین ہر روز جزا خوان معافی تیرا

مورد لطف و عنایت نہ فدا ہی تنہا
عام احسان ہی ہر بندہ پہ وافی تیرا

دیوانے دان کہان ہی ارادہ وصال کا	پاسخ ہی لا قبول جہان ہر سوال کا
عمر اپنی ساری ہونٹ چبانے گذر گئی	بوسہ ملا کبھی نہ کسی خوش جمال کا
دیدہ ورن بہا مین رشتہ جان نزار کو	ہاتھ آئے تار جو ترے گیسو کے بال کا
اصنام کے جو دست تصرف سے بچ رہا	چھونا روا نہین ہی کبھی ایسے مال کا
ناکامی میری الٰہی چرخ سے ہوئی	نادان نہ سمجھا مرتبہ میرے کمال کا
تکلیف نفس میرے وظیفہ کا نام ہی	توہین خویشتن ہی لقب اشتغال کا
تشنہ رہا نہ سرشک نصیبہ رہا مدام	مین تشنہ کام رہگیا آب زلال کا
حسرت مین میری ساری جوانی گذر گئی	پیری مین کیا علاج ہی ایسے ملال کا
کچھ ایسا اپنا کوکب طالع سیاہ ہی	بوسہ ملا کبھی نہ کسی بت کے خال کا
کر دے بحل گناہ مرے یا خدائے پاک	وقت دعا ہی منھ پہ عرق انفعال کا
ہی تیرا خاکدان جو تجلی کدہ مجھے	عالم مری نظر مین ہی کسکے جمال کا
فکر رسا نسیم ختن سے جو کم نہین	گویا ہی ہر غزل مری نافہ غزال کا

درد درون فدا سراب ہوگیا سرد ر
پایا نتیجہ زحمت پنجاہ سال کا

دنیا مین تو جو بندہ ہی تحصیل مال کا	کچھ بھی تجھے خیال ہی نادان مال کا

کمتر ہوگا جو خر سے وہ ناشکل آدمی
جسکو نہین تمیز حرام و حلال کا

جز شاخ سدرہ کوئی نشیمن نہین پسند
کیا حوصلہ بلند ہی میرے خیال کا

صدقے تری جناب کے اے پاک بے نیاز
پہونچایا خوان گھر مین مرے شیرمال کا

ہرگز کسی کے سامنے کچھ تذکرہ نہ کر
آگاہ اے فدا ہی خدا تیرے حال کا

۶۰

بت بدعہد شب باوصف وعدہ جو نہ تو آیا
فرشتہ موت کا سو بار میرے روبرو آیا

نہ ڈھونڈھا مین نے انکو کہین بھی یکسا غافل تکو
عدم سے مین یہان جسکی برائے جستجو آیا

فدا جس قطرۂ مے کے لیے ہم عمر بھر بھٹکے
بحمد اللہ بوقت مرگ اُس مے کا سبو آیا

۶۱

کیا حوصلہ ہو اُسکو کسی کے گزند کا
بندہ ہو آسمان تری شان بلند کا

اس خاکسار کی بھی دعا مستجاب ہو
حامی ہو یا کریم تو ہر مستمند کا

اے شوخ دیکھتے ہی مرے ہوش اُڑ گئے
کیا شوخ رنگ ہو ترے چینی پرند کا

موزون ہی غزل ہین مضامین خد و خال
دیوان کوئی سفینہ نہین وعظ و پند کا

تلوار دور کر دو کہ مین ہون قریب مرگ
قاتل ہو میرے بارے مین کام اب کمند کا

ایجان اسی ہوس مین بہت یار مر گئے
مشکل ہو کھولنا تری انگیا کے بند کا

بدلا ہی رنگ سایۂ زلف سیاہ سے
شبدیز نام چاہیے تیرے سمند کا

نادان تجھکو بہرۂ فہم سخن نہین
لاؤن کہان سے شعر مین تیری پسند کا

بندے ہو نہ بت کے خدا کے لیے فدا
مہمان حسن شوخ ہی ایام چند کا

۶۲
خوف انقلاب دہر سے کھائے گزند کا | چاؤش ہی فلک مرے بخت بلند کا
پیری مین اب جو عشق جوانی نہین رہا | مضمون مری غزل مین ہی انداز پند کا
سودائیان زلف کی ہی جانبری محال | ہر پیچ ہی بلا تری کافر کمند کا
غیرون کے عشق خام پہ بھولے ہوئے ہو تم | دیکھا نہین ہی جذب کسی دردمند کا

کم طالعان دہر مین سرنام ہی فدا
چرچا ہی جابجا مرے بخت نژند کا

۶۳
مگر درد مین ہی سخن کا مزا | مین گویا قلق مین ہون ڈوبا ہوا
جو تمنے کچھ داد دل کی نہ دی | کرون پھر مین کس سے تمہارا گلا
رہے اتنی مدت مرے پاس تم | نہ منہ سے کبھی بولے بوسہ تو کیا
ملا دین کافر مرا خاک مین | تری زلف کافر نے کافر کیا

فدا کیا ترے غم مین سرا پا دل
سسکتا ہی کوئی کوئی مر گیا

۶۴
کس قدر غیر سیہ رو پردہ مضمون ہو گیا | یا تو لیلی تھا مگر لیلی سے مجنون ہو گیا
اے مری جھلک نہ تھا فکر سخن کا کچھ خیال | شوق تیرا شیب مین خلاق مضمون ہو گیا
وہ بت قاتل مرے گھر آگیا جو ناگہان | محض ناحق بیگناہ محض کا خون ہو گیا
گویا ہی فکر رسا میری تری ہر ہر ادا | جب تجھے دیکھا ہی فوراً شعر موزون ہو گیا

پہلے اس سے اور عالم تھا اور اب کچھ اور ہی
دور گردون اے فدا کیسا دگرگون ہو گیا

۶۵
ایسا خدا نے بندہ کو اب شاد کر دیا | دونون جہان کی فکر سے آزاد کر دیا

قید جہان سے عشق نے آزاد کر دیا — اُس بت نے میری خاک کو برباد کر دیا
شیرین بنایا تجھکو جو پروردگار نے — مجھ تلخکام دہر کو فرہاد کر دیا
ہر شعر تری خون روان درد نے مگر — خامہ کو میرے نشتر فصاد کر دیا
لطف کریم دیکھ کہ پھر روزگار نے — مجھسے خراب و خستہ کو آباد کر دیا

فن سخن مین چشم فسون ساز نے تری
شاگرد تھا فدا اُسکو اُستاد کر دیا

۶۶

جسکو مین کفر سمجھتا تھا وہ ایمان نکلا — رخت پوشاک مرا جامۂ قرآن نکلا
جسکو آتش کا گمان تھا مجھے تھا دیدۂ غول — جسکو معمورہ مین سمجھا تھا بیابان نکلا
حق تعالی نے کیا میرا جو انجام بخیر — بعد مردن دل مایوس کا ارمان نکلا
روبرو قاضی محشر کے جنون کام آیا — تر کہان ہوتا جو در اصل نہ دامان نکلا
مین ملاحت کو تری سمجھا تھا راحت لیکن — حسن تیرا مرے زخمون کو نمکدان نکلا

ہم تو سمجھے تھے سیہ کار فدا کو لیکن
مورد مرحمت حضرت یزدان نکلا

۶۷

پیری مین اب مین عشق کے قابل نہین رہا — اُس نوجوان کی قابل محفل نہین رہا
وحشت سرای دہر ہے سنسان آجکل — لیلی نہین رہی کوئی محمل نہین رہا
قیس حزین تھا نجد مین سو وہ بھی مر گیا — دنیا مین میرا کوئی مقابل نہین رہا
تنگ ایسا ہجر یار مین آیا ہون جان سے — مرنا بھی اب مرے لیے مشکل نہین رہا
پیری مین ذوق و شوق کی مٹی خراب ہے — وہ عمر اب نہین رہی وہ دل نہین رہا
ہر چند عمر اپنی بسر ہجر مین ہوئی — لیکن تمھاری یاد سے غافل نہین رہا

جب سے الگ ہو وہ بت آرام جان زار
آرام میری جان کے شامل نہین رہا

اُس بت سے جو دلاسے مری وا اور درد دل
کوئی اب ایسا حاکم عادل نہین رہا

دونون کس کے دست پاک مین دست نیاز کو
دنیا مین اے فدا کوئی کامل نہین رہا

۶۸
صدقے تری شان کے خدایا
کیا مرتبہ عشق کا بنایا

دنیا کی ہزارون آفتون سے
مجھکو غم عشق نے بچایا

دونون لیے اُسنے جان وایمان
جس بت سے کہ مین نے دل لگایا

قائم رہے میرے سر پہ مادام
یارب تری مرحمت کا سایا

جس سے ہو ترا بخیر انجام
ایسا کوئی کام کر فدایا

۶۹
شب خیریون نے مجھکو خورش اقبال کر دیا
دزد سحر نے صاحب اموال کر دیا

کل تک جو بارے پھرتے تھے در در برہنہ پا
آج انکو حق نے مالک اقبال کر دیا

قدرت نے تیری دم مین خداوند بے نیاز
کیسا جہان کو مختلف الحال کر دیا

چوری مین رات گنج تونگر او کھڑ گیا
مالی کی خاک دشت کو سب مال کر دیا

وصل صنم ہوا جو نہ دنیا مین دستیاب
حسرت نے اے فدا مجھے پامال کر دیا

فکر سخن کا شغل مجھے فال ہو گیا
سب قال رفتہ رفتہ مرا حال ہو گیا

روز سیاہ مجھکو غم خال ہو گیا
سودائے زلف جان کو جنجال ہو گیا

مانند نقش پا ہون فتادہ بخاک راہ
ایسا فراق یار مین پامال ہو گیا

پیری مین حق نے مجھکو جوانمرد کر دیا
گویا کہ بدنصیب خوش اقبال ہو گیا

اس بت کے غم مین گھر کا اثاثہ لٹا دیا
واعظ مین مالدار تھا کنگال ہو گیا

دیکھ اے فدا خدا کی مگر شان مرحمت
یہ روسیاہ مورد افضال ہو گیا

مشہد ہی لقب میری طبیعت کے چمن کا
خون ناب ہی جلوہ مرے آہنگ سخن کا

خاک جسد زار ہی انوار محبت
لاشہ مرا محتاج نہین گور و کفن کا

ہر وقت ہین سوزنج مری جان کو موجود
پایان نہین دنیا مین مرے درد و محن کا

تھے گرگ پئے یوسف جان جملہ برادر
پردیس مین کیا رنج کرون اپنے وطن کا

جان اپنی ہی جو بت وہ ہم آغوش گر ہو
کچھ حال نہ پوچھو مرے سینے کی جلن کا

تصویر دم صور ہی گر طرز ادا کی
ہنگامۂ محشر ترا خاکہ ہی چلن کا

جراح بنا دے مرے ناسور کو پٹی
چھوٹا کوئی کپڑا جو ملے انکے بدن کا

بھادون کی مگر دھوپ ہی سینے کی حرارت
آنکھون مین سمان ہی مری ساون کی پھبن کا

وحشت بھی تو میری ہی مگر رحمت یزدان
فردوس برین نام اگر ہی مرے بن کا

کیون گور مجھے تنگ نہ آغوش مین کھینچے
کشتہ تھا مین دنیا مین کسی بت کے دہن کا

آنکھون کو ہرن سمجھو تو ہر خال ہی نافہ
کافر کا ہمہ حسن محاصل ہی ختن کا

چوٹی ہی تری مار مین ہون مار گزیدہ
نقشہ تری کنگھی مین ہی سانپ کے پھن کا

چالیس برس سے ہین یہ سوراخ جگر مین
دشوار ہی چارہ مرے ناسور کہن کا

رکھ چھوڑے کفن کے لیے مجنون سے یہ کہدو
ملجائے جو اترا ہوا چولا مرے تن کا

ہر شعر مرا وہ در یکدانہ ہی گویا
سوراخ جگر جس سے ہی پرویزن کا

ہر تل ترا نافۂ مشکین سے ہی افضل — عالم ہمہ شوخی مین ہی اے شوخ ہرن کا
ہین سحر وہ آنکھین تو جہان سحر زدہ ہی — دیوانہ ہی عالم صنم سامری فن کا

ہو زیر زمین رحمت حق کی جو حفاظت
تا حشر نہ میلا ہو فدا رنگ کفن کا

ہر چند تو نے سیکھا ہی پڑھنا نماز کا — لیکن کھلا نہ تجھپہ معما نماز کا
پورا پڑھا ابھی نہ کریما نماز کا — اے شیخ تجکو شوق ہی دعوی نماز کا
شور جہان سے گویا زبان و دہان ہی چُپ — منھ مین ترے مزا ہی جو میٹھا نماز کا
آلودگی دہر سے جان تیری پاک ہی — جاری ہی تیرے گھر مین جو دریا نماز کا
عمر اپنی ساری ناک رگڑتے گذر گئی — حاصل ہوا ہی آج نتیجا نماز کا
اے شیخ تجھکو ناز ہی فضل کریم پر — نادان ہی تجھکو ہی جو بھروسا نماز کا
روز حساب نامۂ عصیان سے بڑھ گیا — کھولا گیا مرا جو پلندا نماز کا
نافل اسی سبب سے ہی سب خیر جان وہان — جب تک ہی تیرے پیچھے یہ دھندا نماز کا
ہاں روزگار مین کچھ ہوئے سرخرو — کھل جا بجا رہا ہی دریبا نماز کا
گویا وہ ہی دریچۂ دار السلام تھا — در حشر کے حجاب ہوا وا نماز کا
روز حساب قاضی محشر کے روبرو — پیش اولاً مقدمہ ہوگا نماز کا
کیا شغل پاک تجھکو خدا نے عطا کیا — ہر وقت میرے لب پہ ہی قصہ نماز کا
حاصل ہی مجھکو نعمت دارین کا مزا — ایسا خدا نے بخشا ہی حلوا نماز کا
گویا وہ سیر نعمت دارین سے ہوا — بندہ جو اس سرا مین ہی بھوکا نماز کا
مکار کچھ بھی تجھکو خیال مآل ہی — دیتا ہی تو خدا کو جو دھوکا نماز کا

پھر ایسے ہاتھ مین تجھے آنا محال ہی
لے چل یہان سے باولے سودا نماز کا

گھبرا گیا ہی تو ابھی دس بیس شعر سے
نادان بہت بڑا ہی قصیدا نماز کا

اس بحر بیکران مین چہل سال ہو گئے
مجھکو ملا ابھی نہ کنارا نماز کا

یا رب ہی ہار جیت مری تیرے ہات مین
مین خالی ہات اور ہی جو اغاز کا

یا نور رشک مہ ہو کہ داغ سیاہ ہو
پیشانی پر ہی تیرے جو ٹیکا نماز کا

بفضل کریم پہ ہی نظر مجھ غریب کی
زاہد تجھے بُرا ہی وسیلا نماز کا

مین یاد وقت مرگ سے خوف و رجا مین ہون
تو یاد کر رہا ہی وظیفا نماز کا

خواب عدم مین گویا ہی آرام کی دلیل
ہنگام خواب خوش ہی جو کھٹکا نماز کا

کیا خوف غرق ہی جو خدا کی مدد ہوئی
کافی نمازیون کو ہی بیڑا نماز کا

کار معاش مین نہ قضا کر معاد کو
موجود تجھکو ہی من و سلوی نماز کا

مومن کی بعد مرگ نماز جنازہ ہی
یہ رہگیا ہی اور تتما نماز کا

تحفہ برائے بارگہ ذوالجلال ہی
ہی میرے جیب مین جو خریطا نماز کا

انسان کو ایسے وقت مین سونا حرام ہی
گویا اذان صبح ہی غوغا نماز کا

دریافت پنجگانہ کرو اختلاج قلب
آٹھون پہر جو دلکو ہی دھڑکا نماز کا

بحث زیادہ تر فدا اس باب مین نکر
ہی بعض راز واجب الاخفا نماز کا

غیرت کبریت احمر مجھکو رونا ہو گیا
جو مس ناقص تھا میرا اب وہ سونا ہو گیا

تیغ بدخوابی سے مرا راحت کا سونا ہو گیا
درد کا کھٹکا مجھے شادی کا ٹونا ہو گیا

گوشہ چشم عنایت تھا جو بندہ پر ترا
گوشہ تربت مرا جنت کا کونا ہو گیا

ہے مزا خون جگر مین گویا غیر گرم کا
غم مجھے دنیا مین شیرینی کا دونا ہوگیا

توڑ ڈالا بے محابا تو نے ہواے فضل شوخ
کعبہ دل تجھکو مٹی کا کھلونا ہوگیا

جو مزا تجربہ مین ہے وہ نہین تزویج مین
منھ سلونا میرا شکر سے الونا ہوگیا

رنج ناکامی تجھے اب مخمس بیجا ہے فدا
تیرے بارہ مین جو کچھ تھا حکم ہونا ہوگیا

شب جو شانہ سے موے زلف صنم ٹوٹ گیا
دل تو کیا صدمۂ غم سے مرا دم ٹوٹ گیا

کچھ تو تخفیف مری حسرت و غم مین ہوتی
لکھتے لکھتے مری قسمت نہ قلم ٹوٹ گیا

بے شک آئینہ سکندر کا فدا مول گیا
دل مرا ٹوٹا ہے یا ساغر جم ٹوٹ گیا

اب میرے ہاتھ مین ہے گریبان نماز کا
تھا دست سابقین مین دامان نماز کا

تاخیر کس لیے ہے ادا ے نماز مین
موجود تیرے گھر مین ہے سامان نماز کا

وحشت سراے دہر مین واشد نہین مجھے
دیکھا نہین جو تو نے بیابان نماز کا

دل بستگی نہین ہے جو تمکو نماز مین
آگے نہین ترے کوے جانان نماز کا

نیت تو پیچھے باندھیے اے حضرت امام
پہلے تو ٹھیک کیجیے ایمان نماز کا

قائل کو حکمرانی عالم ہے سہل تر
ہے پاس نقش مہر سلیمان نماز کا

عمر دراز سے ہون اسی دشت مین تباہ
مجھکو ملا نہین کہین پایان نماز کا

ہر موی تن نماز مین میرا فتیلہ ہے
مین سوختہ ہون سر و چراغان نماز کا

کیا اضطراب ہے یہ قیام و قعود مین
ہے خانۂ خدا تجھے زندان نماز کا

قرأت تو تو نے سیکھی براے نماز ہے
ای مبتدی کچھ اور ہے قرآن نماز کا

اے بخت بد نماز جنازہ بھی ہو گئی
نکلا نہ میرے دل سے یہ ارمان نماز کا
جاتا ہون نامراد خدا رکھلے میری شرم
مین غمزدہ ہون کشتۂ حرمان نماز کا
اب مجھکو فکر شعر و سخن سے غرض نہین
ترتیب کر رہا ہون مین دیوان نماز کا
پڑھنا نہ پڑھنا تیرا برابر ہنوز ہے
پڑھنا **فدا** نہین ہے کچھ آسان نماز کا

مین اچھا بھلا جان بلب ہو گیا
ترا دیکھنا کیا غضب ہو گیا
ترا منھ لگانا غضب ہو گیا
کہ دشمن بڑا بے ادب ہو گیا
ترے فضل و احسان کا پایان نہین
کہ مقبول مین بے سبب ہو گیا
دیا مجھکو جو میرے منھ سے سوا
زمانے کو کیسا عجب ہو گیا
گدا کو جہان مین غنی کر دیا
فدا پر وہ احسان رب ہو گیا

غنی جہان بینوا ہو گیا
گدا پر جو فضل خدا ہو گیا
وہ نیند گران سے رہا ہو گیا
خودی سے جو اپنے جدا ہو گیا
امان مین ہون اب غرق جرم سے
مجھے ضعف پیری عصا ہو گیا
غم زلف مین فکر کو ہے شروع
مرا ذہن ناقص رسا ہو گیا
دم گریہ لکھا جو خط یار کو
ورق کاغذ توتیا ہو گیا
نمک مین مرے مرچ بھی ہے ضرور
سخن ورنہ کیون چٹپٹا ہو گیا
جو تھا طالب پاک انجام کار
فدا راہ حق مین فنا ہو گیا
جو مضمون کا کل رقم ہو گیا
مگر شاخ سنبل قلم ہو گیا

خدا کا جو مجھپر کرم ہوگیا — مرا مہربان وہ صنم ہوگیا
الٰہی ترا فضل ہی متصل — مرا دور سب رنج و غم ہوگیا
صنم مین ہی شان صمد کا ظہور — مرا بتکدہ بھی حرم ہوگیا
صنم یہ جوانی کا جوبن ترا — ستم ہوگیا ہی ستم ہوگیا

فنا ہوگیا ہون مین زندہ فدا
جہان مجھکو ملک عدم ہوگیا

در رحمت حق جو وا ہوگیا — گڑھا میرا جنت سرا ہوگیا
شفا دی ہی آزار سے عشق نے — مجھے زہر قاتل دوا ہوگیا
جہان مین جو پیدا ہوا ہی بشر — فنا ہوگیا ہی فنا ہوگیا
غم زلف اُس بت کا میرے لیے — بلا ہوگیا ہی بلا ہوگیا
وطن مین بھی میرا نہین اعتبار — مین گویا گم از شہر وا ہوگیا
گلہ اُسنے مجھکو جو خط مین لکھا — حصول اب مرا مدعا ہوگیا

رہ منزل معرفت مین فدا
خدا خود مرا پیشوا ہوگیا

تو رنگ بنا دے مہر کو ہمداغ ماہ کا — پہونچے اگر فلک پہ دھوان میری آہ کا
ہی عکس میرے اختر بخت سیاہ کا — سمجھے ہین داغ اہل زمین جسکو ماہ کا
عنقا کا ہی حریف مرا نالہ بلند — معدوم کیون اثر نہو پھر میری آہ کا
محروم ازل ہی لقب شوق کا مرے — یاس ابد ہی نام مرے دل کی چاہ کا
گویا زمین ہی دشت خطا کا مرے غبار — گردون حباب ہی مرے بحر گناہ کا

پامال ہین حوادث ایام روزگار
سایہ ہے میرے سر پہ خدا کی پناہ کا

کیا لکھون تیرگی مسائے سفر کا حال
شام غریب نام ہے میرے پگاہ کا

ایام عیش میرے تڑپتے گذر گئے
بسمل مین نوجوان ہون کسی صیدگاہ کا

نظارہ عرشیون کا زمین پر نصیب ہے
رتبہ بہت بلند ہے میری نگاہ کا

انجام پر نظر نہین ہے جنکو اے فدا
کرتے ہین وہ پسند بچھیرا بیاہ کا

غیر بھی اب غلام ہے میرا
بت گمراہ رام ہے میرا

نہین خلق خدا سے کچھ مطلب
حق تعالی سے کام ہے میرا

پڑھنے والون کے لب نہین کھلتے
بسکہ شیرین کلام ہے میرا

جب سے مجنون نکل گیا بن سے
دشت مین انتظام ہے میرا

مستی عشق ہے شراب مجھے
بیخودی گویا جام ہے میرا

کفر توڑا مگر بدولت عشق
برہمن زادہ رام ہے میرا

آہ و نالہ و گریہ و زاری
کام ہر صبح و شام ہے میرا

یا الٰہی بخیر ہو انجام
یہ وظیفہ مدام ہے میرا

درد ہجران سے جان بلب ہون مین
گویا قصہ تمام ہے میرا

نہ سہی کاملون مین نام فدا
ناقصون مین تو نام ہے میرا

ائے مرگ ہجر جان کو وصال صنم کیا
ایسا دم وصال خدا نے کرم کیا

حق نے جنون کو میرے دیا حج کا مرتبہ
صحرا نوردیون کو طواف حرم کیا

ہوتے ہی چار چشم ذرا دم نکل گیا
اس بت نے کیا نگاہ کی گویا ستم کیا

چرخ برین ہی تیغ بکف بہر سرکشان
جسنے اٹھایا سر یہان فوراً قلم کیا

او بت خدا دے عمر تجھے خواجہ خضر کی
آب حیات بوسہ سے جو تازہ دم کیا

لکھ لکھ کے اپنے داغون کے مضمون بہار پہ
دیوان کو مین نے غیرت باغ ارم کیا

دل مین ترے بسا ہی فدا برہمن بچہ
کمبخت تو نے کعبہ کو بیت الصنم کیا

۴۳

جوبن تھا ای پری کہین تھوڑا بیاہ کا
پہنا جو سرخ آپنے جوڑا بیاہ کا

کرتا ہی شوخیان ترا گھوڑا بیاہ کا
کھایا ابھی نہین ہی جو کوڑا بیاہ کا

شادی کے بعد انکا وہ جوبن نہین رہا
اس عشق نے تمام نچوڑا بیاہ کا

پھر رفاہ ہر دو جہان کچھ تو نہ سمجھے تو
تھوڑا نہین ہی تجھکو بھوڑا بیاہ کا

ناپاک رخت خواب کو کر دیگا ریم سے
توڑا ابھی نہین ترا پھوڑا بیاہ کا

ابتک تال شادی سے آگاہ ہو نہین
کیا باؤلا ہی مرد نگوڑا بیاہ کا

جوبن برس رہا ہی تمام انجمن مین آج
نوشہ کے ہی گلے مین جو توڑا بیاہ کا

جوش نشاط شیب مین جب ہو گیا فنا
ناچار ہی تذکرہ چھوڑا بیاہ کا

رکھا اسی امید مین لیکن تجھے کبھی
پہنایا آسمان نے نہ جوڑا بیاہ کا

ای چرخ مہر کرکہ فدا سے نزار نے
ابتک تو آسرا نہین توڑا بیاہ کا

۴۴

فرخندہ زیر ران ہو گھوڑا بیاہ کا
یارب ہو خوشنما ترا جوڑا بیاہ کا

توڑا نہین ہی دولت وزر کا جہان مین آج
پہنا گلے مین تمنے جو توڑا بیاہ کا

بقیہ

دنیا پکارتی ہے لب بام شادیان
کچھ ٹھیک ہے زمانہ کو تھوڑا بیاہ کا

ہم لوگ گویا دولہا دولہن کے ہین خیرخواہ
دے ڈالو ہمکو جوڑا جبنگوڑا بیاہ کا

اعلان تہنیت مین خزانے لٹا دئے
کوئی دقیقہ تمنے نہ چھوڑا بیاہ کا

جو بھر تا ٹوٹتا ہوا رہتا ہے عمر بھر
ہے ذات آدمی مین وہ پھوڑا بیاہ کا

توشہ فدا کو بھی ملے تہنیت سلے
رنگ انجمن مین جسنے نچوڑا بیاہ کا

ایضاً

خوف عذاب گور سے بیباک کردیا
ناپاکیون سے حق نے مجھے پاک کردیا

کیا خاک مجھسے کار جہان کچھ درست ہو
دنیا مین آسمان نے مجھے خاک کردیا

کیا قدرت خدا ہے فدائے حسین پاک
جسنے کہ میری زہر کو تریاک کردیا

ایضاً

جسکی قسمت مین جو لکھا تھا وہ موجود ہوا
کوئی مقبول ہوا اور کوئی مردود ہوا

کم نصیبی کا مری گویا تھا دنیا مین شگون
شیر مادر دم تولید جو مفقود ہوا

عمر باطل گئی لیکن ہوا انجام بخیر
سود سب میرا زیان اور زیان سود ہوا

نہ چلا پر نہ چلا تیر اسیر زلف مقصود
نہ کشادہ نہ کشادہ در مسدود ہوا

کس زبان سے مین کرون شکرگذاری یارب
یعنی دنیا مین مین حاسد نہین محسود ہوا

ڈھونڈتے ڈھونڈتے خود خاک مین احباب ملے
دشت گیتی مین گم ایسا در مقصود ہوا

حیف کی جا ہے کہ پھر بندۂ شیطان ہو جائے
یہ وہ انسان ہے ملائک کا جو مسجود ہوا

نفس ناپاک خدا کو تو یہان بھول گیا
دیر مین تیرا بخل ہوا زر تیرا معبود ہوا

ہے فدا عہد سلف سے یہی دنیا کا رواج

بود نابود جو نابود تھا وہ بود ہوا

بیکسی سے ہے خدا تیری جو صولت پیدا	مفلسی سے ہے تری شان ریاست پیدا
ہین تری فکر سے آثار بلاغت پیدا	ہین سخن سے ترے انوار فصاحت پیدا
گویا پیدا کیا ہے تیری طبیعت کے لیے	ورنہ دنیا مین نہوتی کبھی جودت پیدا
تیری نعلین سے مضمون غبار روشن ہے	نقش پا سے ہین ترے معنیِ ثروت پیدا
تیری افقر مین کیا دبدبہ کثرت ہے	تری تجرید سے ہے عالم سطوت پیدا
خاکساری ہی تری گویا سرداری ہے	ہے گدائی مین تری رنگ خلافت پیدا
دوستون کو ترے حق نے جو بنائی عزت	تیرے اعدا کے لیے کی ہے ذلت پیدا
ہے ترے طالع بیدار کا اقبال غلام	تیری لونڈی کے شکم سے ہوئی دولت پیدا
تیرے قدمون سے ہے جو دولت دنیا کی نمود	تیرے چہرے سے ہے عقبیٰ کی سعادت پیدا

کون ہے جسکا ہے تو طالب دیدار خدا
تیری مورت سے مگر کسکی ہے صورت پیدا

ہوگیا پاک پیا جسنے پیالا تیرا	مست بیباک ہے ہر چاہنے والا تیرا
جملہ امکان ہے ترے نور قدم سے معمور	پرتو افگن ہے ہمہ سمت اجالا تیرا
نشان ذاتی کے تیری نہون کیون صدقے ہم	کلِ عالم کے دہن مین ہے نوالا تیرا
صفت دشوار ستایش ہے تری عظمت کی	فہم انسان سے بہت رتبہ ہے بالا تیرا
ذکر سے تیرے تعطل ہے مجھے عین حرام	رستگاری ہے مری گویا مقالا تیرا
کیون نہون عرش معلی کے ملایک حیران	اے شہنشاہ ہے وہ مرتبہ والا تیرا
گو جہان مین ہے جہان سے ہے مرتبہ پردا	دیکھنے والا ہے دنیا سے نرالا تیرا

کچھ فدا کو نہین اس راہ خطرناک مین خوف
ساتھ میرے ہی حمایت کا رسالا تیرا

ایضاً

مقبل ہی حسن یار جو عاشق کی چاہ کا
کام اس مقدمہ مین نہین ہی گواہ کا
کیا تاب آفتاب قیامت کا غم کرون
سر پر ہی سایہ حضرت رب کی پناہ کا

ہرگز نہ اے فدا مین کسی کام کا رہا
ہومنس ہوا مقدمہ مجھ دادخواہ کا

ایضاً

کیا جور زمانہ ہی جگر کا مرے بھو کا
تشنہ ہی فلک بھی تو بہت دن سے لہو کا
آباد جسے سمجھے ہو تم گویا ہی ویران
یہ دشت جہان غافلو میدان ہی دہو کا

بیکار فدا ہی یہ ترا نالہ جانکاہ
ہی کان مین کسکے اثر اس شور و غلو کا

ایضاً

اے پری دایرہ مہر زر بالا تیرا
تو اگر چاند ہی تو تجھ بھی ہی بالا تیرا
اے توانگر ہی تری عزت دنیا ہمہ ہیچ
چشم انعام ہی مغرور دوشالا تیرا
اپنی بدذاتی سے اے غیر نہ باز آئے تو
منھ اگر ساتھ تو دن سے بھی ہو کالا تیرا
ہمہ ہستان زمانہ ہین ترے حلقہ بگوش
سب سے اے پیر مغان رتبہ ہی بالا تیرا
لشکر حسن کا سردار بہادر ہی تو
غمزہ و ناز کرشمہ ہی رسالا تیرا
شمع ترا شمع فروزان ہی تو فانوس حجاب
اے پری پردہ سے باہر ہی اجالا تیرا

نکتہ سنجی مین فدا استند وقت ہی تو
بزم ارباب سخن مین ہی جوالا تیرا

ایضاً

کر کے مجروح بھی مجھکو وہ پشیمان نہوا
کب مرے زخم جگر نمک افشان نہوا

فکر وتدبیر کا درجہ کوئی باقی نہ رہا — کار دشوار ترین میرا یہ آسان نہوا

ہوگیا خاتمہ بالخیر فدا کا لیکن
ختم دیوانہ کے اندوہ کا دیوان نہوا

پیری مین مجھکو غم ہی جو حسن شباب کا — کیا بے نمک مزا ہی جگر کے کباب کا
... برق تپان ہون شبانہ روز — کچھ پوچھیے نہ حال مرے اضطراب کا
... اشک سے ہی مری ریش لالہ گون — کافر نہین ہی رنگ حنا کے خضاب کا
گو نشہ ... ار کا ہی ... از مرگ چشمہ سار — عالم ہنوز ہی وہ ہی چشم پرآب کا
کب ... کر سکا مرے بخت سیاہ کو — بدلا فلک نے رنگ بہت انقلاب کا
مین ... نصیب رہگیا ورنہ سر آئنہ — اس میکدے مین کون ہی تشنہ شراب کا
تا وقت مرگ وصل بتان کی امید ہی — تو ... ہا آسرا نہ خدا کی جناب کا
روز سیہ کو میرے جو روشن نہ کر سکا — یہ وجہ ہی جو رنگ ہی زرد آفتاب کا
بدلا ہی تجھکو جو غم سس روزگار نے — خمیازہ ہی یہ فعل بد ونا صواب کا

مرنے کے متصل تو تو آپہونچا ای فدا
کب ہوگا خاتمہ ترے غم کی کتاب کا

عاشق کا ترے نصیب پھوٹا — دشمن نے جو عیش وصل لوٹا
... مرگ نے جو صدا سے بیشک — مین قید غم جہان سے چھوٹا
... چیست عیش چند روزہ — کیا تری فرد کا ... ہی بوٹا
دیوان کو آگ مین جلادون — میرا ہو جو کوئی شعر جھوٹا

جس سینہ پہ ای فدا ہوے ہم

اُسنے غمِ غیر مین وہ کوٹا

۵۹
شب بزمِ غیر مین جو تو شامل نہین رہا
مگر شمول ہونیسے غافل نہین رہا

دینے نہ دینے کا ہی تو مختار یا خدا
کب اُس صنم کا تجھسے مین سائل نہین رہا

کچھ ایسا دورِ قربِ قیامت کا آیا ہی
کوئی جہان مین عارف و کامل نہین رہا

کیسا خودی حسن نے مغرور کر دیا
جامہ مین اپنے وہ بت قاتل نہین رہا

اب مجکو فکرِ شعر و سخن کا نہین دماغ
وہ مین نہین رہا وہ مرا دل نہین رہا

اُنگیا کے بند وا جو ہوئے وصلِ یار مین
اب آگے کوئی عقدۂ مشکل نہین رہا

لیلا سے شرم وادیِ دوران سے چل بسی
ثابت نہین جو پردۂ محمل نہین رہا

ہی معرفت عنایتِ یزدان پہ منحصر
مجذوب کوئی ذاکر و شاغل نہین رہا

رنگِ گل چمن ہی اودا اسی فدا اگر
پہلا سا اب وہ شورِ عنادل نہین رہا

۶۰
کیا زمین نہ عشقِ بتان سے اُٹھا چلا
مین آبرو کو خاک فنا مین ملا چلا

رشکِ رقیب ہی صنم مستِ حال
کیا کیا نہ داغ در مین دنیا سے کھا چلا

مارا کسیکے روے عرقناک نے مجھے
یارب مرے نصیب سے ٹھنڈی ہوا چلا

تا زگران ترا مری وحشت کا ہی سبب
ہائی شرا چلا تو مرا بادہ پا چلا

موجود ہی نتیجہ ہر ایک سر کا رہبر
ہرگز نہ سوے نعل زبون جی ذرا چلا

وصلِ صنم نہین ہی تو بوسہ تو ہو نصیب
کچھ کام اس غریب کا یارب چلا چلا

ماتم ہی سخت میرا کہ ناکام مرگیا
دنیا مین اے فدا مین ترستا ہوا چلا

ہم نے دلی مین جو دربار کا میلا دیکھا　گویا یکجا همه دنیا کا جھمیلا دیکھا
پایا کیا اس چمن دہر کو غنچہ گویا　شعبدہ باز کا سر سبز وہ کیلا دیکھا
سر پہ منظر نظر آیا کم اکثر لیکن　دیکھی مندیل کہین اور کہین سیلا دیکھا
اپنی قسمت کا ہی گویا کہ جو ایسے بن مین　کیا گرو جی کہ نہ انکا کوئی چیلا دیکھا

اک زمانہ تھا فدا با خدم و جاہ و سپاہ
مین نے غیر اپنے کسی کو نہ اکیلا دیکھا

مرے شعر معنی مین ہو گیا مزا　مگر تلخ کامی کا ہی ماجرا
مرے مٹنے مین راہگیر آپ کا　میانے سے باہر کیا پانچا
کہان اسکو ہی فرش مخمل نصیب　لکھا جسکی قسمت مین ہی بوریا
بھلا مجھکو بھی سمجھے جیا دل کبھی　کہ عمدہ ہی تیرا نمیا دیکھا

فدا ان وعلوا یہ جی مت جلا
کہ خون جگر ہی ترا ناشتا

برا بلھیرا ہی پیچھے مرے ترے غم کا　نہین ہی مجھکو دماغ محبت دنیا
نہین ہی سیر و تماشے کی کچھ مجھے پروا　مری نظر مین برابر ہی شہر اور صحرا
جہان کا واسطہ اتحاد ہی مجھ کا　نہ تو کسیکا یہان ہی نہ کوئی ہی تیرا
نہ عقل میری ٹھکانے نہ ہوش ہین بر جا　جنون عشق سے ہی سر مین شورش سودا
کہان ہی اب وہ صنم اور کہان شباب مرا　عبث ہی شیب مین حرمان کا شور و اویلا
گدا و شاہ نظر مین مری برابر ہین　خدا نے خلق سے مجھکو دیا ہی استغنا
بری ہی ذات تری فکر دین و دنیا سے　خدا کے ساتھ اگر ہی معاملہ تیرا

عدم کے ساتھ تو امان ہے ہستی موہوم
یہین جہان مین کچھ لطف زندگانی کا

فدا ہنوز بہ یقین کمال فکر سلیم
جہان مین مردہ دیرینہ زندہ مین گویا

مری نگاہ مین عالم ہے عالم صحرا
تری نظر مین ہے گلشن خرابہ دنیا
امیدوار عنایات ایزدی ہون مین
نہ مجھکو کچھ غم امروز نہ غم فردا
شناخت حسن تبان یا خدا نہ ملتی کاش
بصری نے مری مجھکو کردیا رسوا
مین گرسنہ ہون ترے خوان حسن کے صدقے
کھلا دے مجھکو کوئی شیرمال کا ٹکڑا

خدا کے فضل سے حسنات مین شمار ہوئے
فدا حسین کے اعمال زشت و ناز یبا

فوارہ کے دہن سے گل تر اچھل گیا
یادم وفور گریہ مین میرا نکل گیا
کیا سحر میرے جذبہ محبت کا چل گیا
دشمن سا دیو بزم پری سے جو ٹل گیا
پہلا سا ربط و ضبط نہ ناز او رنیاز ہے
کچھ تم بدل گئے ہو کہ یا مین بدل گیا
بیخ درخت مہر و وفا خشک ہو گئی
نخل حیا جو گلشن گیتی مین جل گیا
ناقص مآل خندۂ دندان نما کا ہے
اوچھا تھا غنچہ جامہ سے باہر نکل گیا
ہجر بتان مین زندگی دشوار سخت تھی
جی میرا ذکر و شغل خدا مین بہل گیا
کم ظرف ظرف چاہیے نعمت کے ضبط کو
برتن تھا اوچھا جس سے تیرا دودھ ابل گیا
بدعت کو چھوڑ کر سوے سنت ہو گرم رو
غفلتون کا وقت آگیا دن اتنا ڈھل گیا
یہ مرگ وہ بلا ہے کہ جس سے بزیر خاک
سب گوشت و پوست زال نیان کا گل گیا

گویا پیاز خام تھی خامی تری فدا

اب بعد پختگی وہ فساد بھل گیا

رونق بزم امیران ہی جو آنا تیرا / قوت ارواح فقیران بھی ہی گانا تیرا
تا چنے سے ترے کافر ہی جہان مین ہلچل / گویا ہی حادثہ ٹھوکر کا لگانا تیرا
گویا آمادۂ پروانہ میان مٹھو ہین / پنجرا ہوگیا ہی اتبو پرانا تیرا
غسل و پوشاک و حنا سے تری باز آئے ہم / روز آنے ہین یہان کے ہی بہانا تیرا

مین بھی اک دن تمہارا مورد لطف شایان
یاد ہی مجھکو فدا کہہ کے بلانا تیرا

اُس بت کے ساتھ لطف نہین اتحاد کا / جھگڑا بہت بڑا ہی عدو سے عناد کا
بھولا ہوا ہون کام معاش اور معاد کا / آٹھون پہر ہی شغل مجھے تیری یاد کا
مت پوچھ میری شام غریبی کا ماجرا / شام سفر ہی نام مری بامداد کا
پیرون کی ہی معاش جوانون سے خوبتر / کیا فیض لطف عام ہی رب العباد کا

گھر آگیا قریب فدا خیر ہو نصیب
ویرانگی نشان ہی وطن کے سواد کا

موقع محال تم ہو اجل سے فراغ کا / آزار جان کسل ہی مگر دل کے داغ کا
جسوقت مین نے سیکھا تھا بلبل کا چہچہا / طالع نے میرے رنگ اوڑایا کلاغ کا
رعشہ نہ ہوتا کیون مرے دست دست مین / اوندھا ہوا لکھا تھا جو ہونا ایاغ کا
موہوم مشت پر سے امید جواب ہی / ضامن حمامہ ہی میرے خط کے بلاغ کا
ہمسایۂ پلید سے بخشی مجھے نجات / بارے خدا نے کالا کیا منہ اولاغ کا
وہ روشنی صبح سے کچھ بہرہ ور ہوا / کھایا دھوان ہی راتون کو جسنے چراغ کا

کیا میرے انکے ربط کے نبھنے کی شکل ہی
نازک مزاج کے وہ مین نازک دماغ کا

رضوان ہی باغبان مرے دادا کے وقت کا
فردوس نام ہی مرے دیرینہ باغ کا

اس جستجو مین عمر فدا سب گذر گئی
پایا پتا نہ وصل صنم کے سراغ کا

ایضاً

ملا کسے تری ڈیوڑھی سے نان کا ٹکڑا
زہے نصیب ملے جنکو یان کا ٹکڑا

زمین ہی خاطر ناشاد کا غبار تمام
فلک ہی میرے دخان فغان کا ٹکڑا

عزیز تری زمانہ کو کیا بدولت حسن
وہ بت ہی ساری خدائی کی جان کا ٹکڑا

قماش عمدہ ہی جنس برہنگی میری
ہمارا سودا ہی اطلس کے تھان کا ٹکڑا

یہ بے ستون ہی مرا سائبان افتادہ
یہ دشت نجد ہی میرے مکان کا ٹکڑا

وہ بت جو حسن برشتہ سے ماہ پارہ ہی
ستمگری مین بھی ہی آسمان کا ٹکڑا

الٰہی بارش باران کو حکم فرما دے
یہ ابر گویا ہی اہل جہان کا ٹکڑا

کبھی ہی برق کا خطرہ کبھی ہی خوف تگرگ
تہ بلا ہی زمین پر کسان کا ٹکڑا

خزان رہے ترے گلزار تازہ ترسے دور
لگائے رکھے خدا باغبان کا ٹکڑا

نہ پوچھ ماجرا درد درون کا کچھ میرے
مرے جگر مین فدا ہی سنان کا ٹکڑا

ایضاً

حیران جہان ہی مجلس رندان کے ٹھاٹ کا
ٹکڑا ہی آسمان مری بوتل کی ڈاٹ کا

یہ جذب خاک ہی کہ ہوا جا لگام مین
باشندہ تھا غریب نواح گھاٹ کا

مخمل کے فرش پہ جنھین کم خواب آتا تھا
زیر زمین نہین ہی بچھونا بھی ٹاٹ کا

اٹھے جو روز حشر بھی میرے لباس مین
دو قیس کو کفن مرے جامے کے پاٹ کا

اے نفس خیرگی سے خرابی ہوئی نصیب
دھوبی کا کتا ہے تو نہ گھر کا نہ گھاٹ کا

فکر سخن کو آہن مسکوک ہے عروض
کیا اعتبار وزن ہے پتھر کے باٹ کا

تعبیر کس سے کیجیے فدا وسط بحر کو
منجدھار نام ہے مرے دریا کے گھاٹ کا

نہ تنہا معتقد عالم ہے شان بے نیازی کا
جہان مرہون منت ہے خدا کی کارسازی کا

زمین خونریزی سے دریائے احمر کا جزیرہ ہے
غضب ہے گھاٹ اے قاتل تری تیغ حجازی کا

صنم سے ملگیا مجھکو صنم آہستہ آہستہ
مگر ہے مرتبہ عالی غم عشق مجازی کا

شہادت گاہ ہے دنیا تصرف ہاتھ مژگان سے
مگر مجروح ہے عالم بتون کی نیزہ بازی کا

خدا منزل پہ پہونچا دیگا تجکو بھی بآسانی
تعاقب اے فدا کر لے کسی مرد نمازی کا

تری نگاہ مین عالم ہے ترکتازی کا
قترہ قترہ مین ہے انداز نیزہ بازی کا

ہمین ہے کام وکالت مین راستبازی کا
یہ پیشہ گویا ہے سرور زبان درازی کا

تمہارا ذرد خانہ معاش ہے پورا
تمہاری زلف کا شیوہ ہے جعلسازی کا

بحال خستہ مرے التفات ہے شایان
مین گویا بندہ ہون اُس بت کی دلنوازی کا

ملادیا ہے بتون نے خدا سے آخر کار
نتیجہ مل گیا مجھکو غم مجازی کا

بتدریج کفر سے مجھکو نہ دین کی پروا
مین معتقد ہون تری شان بے نیازی کا

بنا دیا ہے مرے بگڑے ہوئے زمانہ کو
ادائے شکر ہو کیا اُسکی کارسازی کا

کسی نے گور مین دیکھا تھا کسکی میت کو
سیاہ چہرہ تھا نامرد بے نمازی کا

جو جسنے مار لیا اپنے نفس کافر کو
مجاہدین مین پایا خطاب غازی کا

اٹھا ہون حشر کے دن ساتھ اویس قرنی کے
جو شیفتہ ہون مین اک شاہد مجازی کا

اما م اہل سخن کیون نہو فدا ے حسین
کہ علم شعر مین رتبہ ہی فخر رازی کا

غزل

دل مین کسی نگاہ کا جو تیر رہگیا
دنیا مین تا حیات مین دلگیر رہگیا

قاتل نے ظلم مین بھی کمی کی مرے لیے
مین نیمجان تپان تہ شمشیر رہگیا

مجبور ہون جو کام نہ حاصل ہوا مرا
باقی کوئی دقیقۂ تدبیر رہگیا

کام آیا کیا شباب مرا روبروے زر
گھر مین حسن کے وہ بت بے پیر رہگیا

خط تو چلا گیا مگر افسوس سہو سے
جو مدعا تھا وہ دم تحریر رہگیا

سب ہوگئے مدارج کوشش ادا مگر
باقی مرا نتیجۂ تدبیر رہگیا

کیا دل کی چشم باز پہ زلفت ہی فدا
دیوانہ گویا بستۂ زنجیر رہگیا

غزل

چین لینے نہین دیتا دل مضطر اپنا
ہجر مین حال ہی پارہ کے برابر اپنا

کوئی آگاہ نہین شان لیاقت سے مری
خاک افلاس مین پوشیدہ ہی جوہر اپنا

میرا دنیا مین جو معمورہ حسرت ہی وطن
گویا معمورۂ حرمان ہی مگر گھر اپنا

رستگاری کی مجھے کیون نہو امید قوی
خالق اپنا ہی مگر حشر مین داور اپنا

رائگان ہوگئی دنیا مین مری عمر عزیز
غرق دریاے معاصی ہوا دفتر اپنا

جب سے ہم اوس بت نوعمر سے دوچار ہوگئے
حال آئینہ کے مانند ہی ششدر اپنا

لو یہ پایا بت قاتل سے جواب نامہ
آج مارا گیا گولی سے کبوتر اپنا

جاے آرام مجھے روے زمین پر نہ ملی
عمر بھر گویا بغل مین رہا بستر اپنا

زیر خنجر مجھے قاتل نے تڑپتا چھوڑا
سخت بے مہر ہے بیرحم ستمگر اپنا

کیا خدا کی ہے فدا مہر فراوان مین کمی
ہم جو ناکام رہے یہ ہے مقدر اپنا

شادی جاوید مجھکو میرا رونا ہوگیا
خواب شیرین میری بدخوابی کا سونا ہوگیا

بخت بد نے کر دیا ماتم مرا عیش شباب
گویا لوہا میری انگشتر کا سونا ہوگیا

ہوگیا زہر ہلاہل شربت لطف حیات
سم قاتل مجھکو شیرینی کا دونا ہوگیا

استراحت کو مری گردون نے زحمت کر دیا
خار خارا میرا پھولون کا بچھونا ہوگیا

بعد مردن بھی نہ میری اشکباری کم ہوئی
رشک صد آب روان کفنی کا بھگونا ہوگیا

مل گیا خاک فنا مین ٹوٹ کر فوراً فدا
جام عیش غیر مٹی کا کھلونا ہوگیا

جمع خاطر تو بہت کم کوئی انسان دیکھا
جس بشر کو یہان دیکھا ہے پریشان دیکھا

گویا مردہ رہے جب تک کہ رہے تجھسے جدا
ہوگئے زندہ جو ہمنے تجھے اے جان دیکھا

کوئی اُس کوچے مین جانبر نہوا ہے ہمنے
در پہ قاتل کے سدا گنج شہیدان دیکھا

جب سے دیکھی ہے کسی بت کی بہار پوشاک
ثابت اپنا نہ کبھی جیب و گریبان دیکھا

رخ ترا ہے مگر آئینہ حیرت افزا
جسکو دیکھا ہے ترے روبرو حیران دیکھا

مرض الموت ہے گویا مرض عشق بتان
کہین ہمنے نہ اس آزار کا درمان دیکھا

وہ ہی ویرانہ دنیا مین ہے گویا آباد
جس نے اس دیر خرابات کو ویران دیکھا

آج تیرہ مردہ ہے ہمرنگ گل دو روزہ
کل جسے ہمنے یہان تازہ و خندان دیکھا

فضل حق ساتھ ہے بندہ کے موئے پر ہمنے
گور مین بھی گذر رحمت یزدان دیکھا

کم نظر آیا بہت ہمکو وجود دنیا
بشیتر جسکو یہان دیکھا وہ نادان دیکھا

محض تا یک شب تیرہ ہے قیام دنیا
صبح ہوتے ہی یہان کوچ کا سامان دیکھا

آہ و نالہ کے سوا پایا نہ مضمون نشاط
اے فدا ہمنے جس استاد کا دیوان دیکھا

۱۱۳ بت کافر سکھاتا ہے کہین اس بیوفائی کا
نہ لے کوئی مسلمان نام تیری آشنائی کا

جہان مین شور ہے کافر تری شیرین ادائی کا
ہر اک حرکت تری گویا پرو سا ہے مٹھائی کا

سلامت تیری چوکھٹ سے گیا ہے کوئی اے قاتل
ترا بازوے در عاشق کو گھونٹا ہے قصائی کا

مین کب آرام سے گہوارہ آغوش مین سویا
نگر بدت سے تھا بازو شکستہ میری دائی کا

بہت کم پاک دامن ہے سیکا لوث عصیان سے
جہان مین ہگیا ہے نام باقی پارسائی کا

مرے داغ جبین سے چاندنی ہے گور تیرہ مین
پس از مردن ہوا روشن نتیجہ جبہہ سائی کا

مری بیچارگی مین رحمت حال شکستہ کو
اثر بخشا ہے فضل ایزدی نے مومیائی کا

غرور حسن نے نمرود کا بچہ کیا اسکو
بت گمراہ کو ان روزون دعوی ہے خدائی کا

عجب کیا جو ترا جذب محبت کھینچ لے اسکو
فدا کو گو نہین رتبہ ترے گھر مین رسائی کا

۱۱۴ تکبیر جو پیام طلب ہے نگار کا
نیت مگر تھیتہ ہے دیدار یار کا

کیا رحمت خدا نے سبکدوش کر دیا
انبار تھا جو سر پہ گناہون کے بار کا

نیکون سے ہو معاملہ دنیا مین اے فدا
دکھلائے منہ خدا نہ کسی بدشعار کا

۱۱۵ مالک کی ذات پر ہے توکل غلام کا
حق آپ کارساز ہے بندہ کے کام کا

منہ شیخ کے لگا ہی جو کھانا حرام کا
بکرا حلال کرتے ہین میران کے نام کا

گنگا جلی کو انکی جو شب مین نے چھو لیا
بچ بچ کے کیا نہ شور کیا رام رام کا

بندش سے کچھ غرض ہی نہ مضمون سے کام ہی
اظہار درد ہی مرے مطلب کلام کا

مارا مجھے صنم نے خدا نے بچا لیا
کوئی بھی آخرش تو یہان ہی غلام کا

کس سے فراز کاخ کو منسوب کیجیے
عرش برین بھی کنگرہ ہی تیرے بام کا

منظور کب فلک کو ہی نام آوری مری
کھویا گیا شتاب نگین میرے نام کا

اے نوسوار غیرت ذات ہی محال
گھوڑا ترا نہین جو مقید لجام کا

حرص آدمی کو باعث صد ننگ و عار ہی
چشم جہان مین خوار ہی جویا طعام کا

عمر عزیز بے ادبی مین گذر گئی
حاصل ہوا نہ مجھکو سلیقہ سلام کا

غافل نہ راہزن سے ہو پیری و بلوغ مین
نازک ہوا ہی غریب بہت وقت شام کا

کمبخت تجھکو آرزوی صید ہی عبث
ہر رشتہ ہی گسستہ فدا تیرے دام کا

مثل فرہاد کوئی عاشق بیدل نہوا
جان کھونا بھی جسے عشق مین مشکل نہوا

قیس بیچارہ کبھی وارد منزل نہوا
ہاے بیچارہ کا طی دشت مراحل نہوا

نامرادون مین تو شامل ہون نہین کچھ پروا
کامیابون مین مرا نام جو شامل نہوا

ای بت پردہ نشین مر گیا غم مین تیرے
وا ترے در کا کبھی پردۂ حائل نہوا

ہوتی ہی عمر ستمگار کی کوتاہ ولے
فلک پیر جوان مرگ مین شامل نہوا

بوسہ لینے مین مقرر مین اسے کھا جاتا
ہاے افسوس ہتھیلی مین تری تل نہوا

ایسی ساعت کی ولادت ہی کہ دنیا مین کبھی
مطمئن فکر و تردد سے مرا دل نہوا

بحر ہجران مین مگر گذری ہے سب عمر روان
میرے دریا کا نمایان کہین ساحل نہوا

سب تری بزم سے احباب ہوئے متمتع
مین وہ کمبخت ہون جو شامل محفل نہوا

کس سخنور نے نہ دی داد غزل کی میری
قائل البتہ مگر حاسد جاہل نہوا

اُس پہ پیرو کو عزیمت سے جو کرتا تسخیر
سخت حسرت ہے مجھے یہ کہ مین عامل نہوا

امتحان بارہا یاران زمانہ کا کیا
میرا کچھ کام کسی سے کبھی حاصل نہوا

عمر گذری ہے فدا مشق سخن مین میری
لیکن آسان مجھے یہ فن مشکل نہوا

ردیف باے موحدہ

بحر ۱۱

کب نہین تجھپہ کشادہ پردۂ اسرار غیب
ہے تری خاک جسد مین جوہر انوار غیب

مردم بینا کو کچھ چشم تماشا چاہیے
دیکھنا مشکل نہین ہے جلوۂ اسرار غیب

بخشا حق نے مجھکو اب گلگشت گلشن سے فراغ
ہے مرے پیش نظر کیفیت گلزار غیب

کیون نہ دنیا مین رہین محروم لطف دید کے
گویا حائل درمیان ہے پردۂ دیوار غیب

فعل بد کا مرتکب ہو [illegible] دنیا مین تو
کیا نہ تجھکو دیکھتا ہے حاکم دربار غیب

کسکو عالم مین نہ کشف [illegible] کا سودا رہا
گرم گویا ہے ازل سے رونق بازار غیب

کون سا محمل نشین طور سینا ہے چھپا
سب مرے دیکھے ہوئے ہین وادی کہسار غیب

پہونچنا مشکل نہین ہے منزل لاہوت تک
مجھکو اے کابل اگر کچھ یاد ہے رفتار غیب

جا ہے دیگر زہ مری بزم سخن آراستہ
قدسیان عرش سے سنتا ہون مین اشعار غیب

کفر باطن سے بری ہوا ہے فدا ے دین نہاد
توڑ دے بہر خدا آئینہ سے زنار غیب

۱۱۸ پنہان مگر نہین ہر کوئی مجھسے رجال غیب
موجود ہین حضور مین میرے رجال غیب
کب حسن ظاہری کا ہوا وہ فریفتہ
دیکھا ہر جس بشر نے جہان مین جمال غیب
کیونکر نہو مرا سخن شکرین لذیذ
اُستاد کون ہر مرا شیرین مقال غیب
ناکام مین جو مقصد باطن سے رہگیا
کیا بارور کبھی نہین ہوتا نہال غیب

ظاہر مین گو بصورت درویش ہر فدا
لیکن بطون مین ہر تونگر بمال غیب

۱۱۹ یا رب دعاے بندۂ مسکین ہو مستجاب
روے جہان پہ وا ہر تری رحمت کا باب
بندون سے تیری شکر گزاری محال ہر
کیا کیا مہیا ہین ترے نعماے بیحساب
دوری مین آہ عمر ہماری گذر گئی
اک وہ ہین جو حضوری مین ہین تیری بازیاب
ڈیوڑھی پہ کب تلک تری بیٹھک دیا کرین
دروازہ سے محل مین بلا لو مگر شتاب

ہان ہوگئے ضعیف سب اعضا فدا اگر
پیری مین بھی ہوا نہ مرا کم کچھ اضطراب

۱۲۰ لطف نشاط و عیش نہ کچھ خاک ہر نصیب
دنیا مین ہمکو سینۂ صد چاک ہر نصیب
کار دگر کا شغل نہین جز گریستن
مجھکو ازل سے دیدۂ نمناک ہر نصیب

کیا شکر کا مقام ہر دنیا مین ای فدا
مجھسے نجس ترین کو دل پاک ہر نصیب

۱۲۱ کچھ ذکر حق نہ شغل مناجات ہر نصیب
فکر سخن مین مجھکو خرافات ہر نصیب
صحبت کسیکی اور نہ ملاقات ہر نصیب
ہجران مین مجھکو روز بر آفات ہر نصیب
نسبت ہر مجھکو فکر سخن مین خدا کے ساتھ
فیض سخنوری سے کرامات ہر نصیب

نیکی سے ہرگز نہین اُنکو کسیکے ساتھ
جنکو جہان مین کچھ شرف ذات ہی نصیب

جس سے کبھی مرا کچھ غم غلط رہے
ایسی فدا مجھے نہ کوئی بات ہی نصیب

۱۴۲

ملنا نصیب اور نہ دیدار ہی نصیب
مجھکو فقط ہوا حسرت یار ہی نصیب

درہم نصیب اور نہ دینار ہی نصیب
دنیا مین مجھکو چشم گہربار ہی نصیب

پاک از خطر خزینۂ افکار ہی نصیب
مجھکو مگر دفینہ سے مار ہی نصیب

دلدار ہی نصیب نہ غمخوار ہی نصیب
جان حزین کو آہ دل افگار ہی نصیب

خاصان حق سدا ہین تہ امتحان حق
منصور کے لیے جو یہان دار ہی نصیب

خالی نہ بزم یار ہو اغیار سے کہین
کسکو جہان مین گل بے خار ہی نصیب

عنقا صفت مرے لیے آزادگی ہوئی
مجھکو جہان مین جان گرفتار ہی نصیب

دیکھا نہین فراغ شادی جہان مین
مجھکو مگر یہان غم بسیار ہی نصیب

صد رشتۂ خصوص ہین تیرے لیے فدا
اک برہمن کو رشتۂ زنار ہی نصیب

۱۴۳

آرام سے سویا ہون مگر زیر کفن اب
باقی نہ مرے پر رہا کچھ رنج و محن اب

ہم مائدہ ہی میرے بت سیب ذقن اب
مدت مین گئی ہی مری تلخی دہن اب

عشق بت نوخیز نے پیری مین ستایا
جاری ہوا ہی پھر مرا ناسور کہن اب

ہون جان و جگر کو جو کیا مشق سخن مین
ہر صفحۂ دیوان ہی مرا رشک چمن اب

ہی موسم گل گویا تری عمر جوانی
شرمندہ ہین آگے ترے سب سرو و سمن اب

غم مین ترے احباب و اقارب سے ہی نفرت
ہر وادی وحشت مرا گویا کہ وطن اب

اس زلف کے سایہ مین بسر کرتا ہون اوقات — ہے قبض و تصرف مین مرے ملک ختن اب
دیکھین جو مری شوخی وحشت کی ادائین — سب بھول گئے چوکڑی جنگل کے ہرن اب
برسائے فدا اس طرح سہرے نے اولے — کیا گرم ہوئی کول مین یہ بزم سخن اب

ردیف تاء فوقانی

۱۲۴
بر مین رقیب کے جو وہ سویا تمام رات — مین سیج رشک سے یہان رویا تمام رات
کیا کیا نہ دقتون سے شب غم مری کٹی — کم روز حشر سے نہ تھی گویا تمام رات
کس بوالہوس کو آج مری جان بلا کے ساتھ — جوبن تمام عمر کا کھویا تمام رات
کیون دامن نسیم سحر تر ہے سربسر — کون آج دل زدہ کہین رویا تمام رات

گم گشتہ سراغ جو اپنا رہا فدا
کس رشک ماہ کا تھا وہ جویا تمام رات

۱۲۵
دھوکے مین آکے تیرے نہ سویا تمام رات — آنکھون مین کٹ گئی مری گویا تمام رات
بے چین خواب خوش سے عدو بھی تو ہوگیا — ایسا مین درد ہجر مین رویا تمام رات
ہر دم یہان جگر مین تھین سو بار برچھیان — اک ڈر وہان عدو نے پرویا تمام رات
اے بخت شور کوئی بھی دانا ہرا ہوا — رو رو کے تو نے کھیت جو بویا تمام رات
اب داغ رشک کا دل پر داغ سے مٹا — گو داغ لب کو آنسے دھویا تمام رات
روزی کی ہے تلاش اگر مجھکو روز مین — رہتا ہون اک صنم کا مین جویا تمام رات

اس کوچے مین پڑے ہوے روتے رہے فدا
کیون خانمان تنگ ڈبویا تمام رات

۱۲۶
تاج انکا بزم غیر مین تھا کیا تمام رات — بھونچال کا یہان تھا تہلکا تمام رات

جب یہ سنا کہ آج وہ بیدار ہے ابھی
مجھکو حرام ہوگیا سونا تمام رات

کیا تیرہ بختیون مین جوانی گذر گئی
کچھ بھی بجز سواد نہ دیکھا تمام رات

ہم بستری کا ذوق ملا کب شب وصال
دل میرا رعب حسن سے دھڑکا تمام رات

اے جان مین نار گرسنگی مین جلا کیا
کھایا عدو نے گھر ترے حلوا تمام رات

جسوقت مین نے ہات چلایا پکڑ لیا
سونے دیا مجھے نہ وہ سویا تمام رات

ٹھہرو ذرا ابھی صبر کرو جی شب وصال
ہمدم غرض یہی رہا جھگڑا تمام رات

اُس شوخ شعلہ رو کے غم ہجر مین فدا
جون برق بیقرار مین تڑپا تمام رات

۱۲۷

فرقت مین وقت خواب نپایا تمام رات
خون مین نے فکر وصل مین کھایا تمام رات

جوش شباب مجھکو عذاب زمین ہوا
وہ ماہ رو جو بر مین نہ آیا تمام رات

عنبر کا عطر ملکے جو وہ سوئے غیر پاس
مانند عود مجھکو جلایا تمام رات

کیون خاک میری جلوۂ رنگ بہار ہی
سینہ پہ مجھکو کسنے سلایا تمام رات

کیا حال تھا زبون ترے بیمار ہجر کا
گریان تھا جسپر اپنا پرایا تمام رات

عقدہ پر اُنکے بند قبا کا نہ وا ہوا
ہر چند مین نے زور جمایا تمام رات

اُس بت کے غم مین شام سے ہوتون پہ جان ہے
کیونکر کٹے گی میری خدایا تمام رات

رکھکر عدو جو سو گیا سینہ پہ دست شوم
موذن نے تلکو کیا ڈرایا تمام رات

مین اُنکے جھوٹے وعدہ سے شام ایسا خوش ہوا
پھولا نہ پیرہن مین سمایا تمام رات

چھپ چھپ کے آہ کرتا ہون مین خوف سے ترے
نالون نے میرے کسکو جگایا تمام رات

کس کوچے مین بسر ہوئی میری شب مراد
سر پر کسی پری کا تھا سایا تمام رات

مجھکو خبر ہی گھی مین ہین پانچون انگلیان
کیا خوب تمنے دودھ چبایا تمام رات

اس گدگدی کا تجھکو خدا دے جزاے خیر
روتے ہوئے کو تمنے ہنسایا تمام رات

قاضی فدا رہے جو ہمہ شب عروس پاس
کیا خطبۂ نکاح پڑھایا تمام رات

۱۲۸

ہی گرم دوڑ دھوپ سے میری سواد دشت
کیا تھہرے خاک پر قدم گرد باد دشت

مجھسے بھی اے جنون ہی اب ربط و ضبط ہی
قیس حزین کے ساتھ تھا جو اتحاد دشت

کیا رتبہ حق نے بخشا ہی صحرا کو واقعی
ارض و سما مین دونون تھا انقیاد دشت

ڈالا مجھے جو دامن صحرا مین بعد قیس
بر لایا مدتون مین خدا پھر مراد دشت

اے قیس بن مین ٹھہرے تھے اول ابو البشر
ملک قدیم آپ کی ہی جائداد دشت

دیکھ اے جنون کہ لالہ ہی ہر سو کھلا ہوا
پھولا ہوا ہی موسم گل مین سواد دشت

ہر آبلہ جو اخگر سوزندہ ہی مرا
بن جاے کیون نہ بھاڑ کی بالو ریاد دشت

جو لطف نجد مین تھا نہین ہی بہشت مین
بھولا ہی قیس باغ جنان مین نہ یاد دشت

غربت کی شام کٹ نہ سکی جو تمام عمر
دیکھی نہین فدا نے کبھی بامداد دشت

۱۲۹

دکھ مرا جو زمانہ سے زیادہ ہی بہت
حال پر غم مرا آرام سے سادہ ہی بہت

بنگ و افیون کی کچھ مجھکو نہین ہی پروا
سر مین میرے فقط اک نشۂ بادہ ہی بہت

کم نصیبی ہی جو اب تک نہین پہونچا ہون فدا
دل سے مجھکو تو مدینہ کا ارادہ ہی بہت

۱۳۰

بیکار محض ہی مرا سب صوم اور صلوٰۃ
یارب ہی تیرے فضل و کرم سے مگر نجات

تا کامیون مین میری جوانی گذر گئی
بد خوابیون مین کٹ گئی ہم تمام رات

افلاس اور غنا کا نہین ہی کچھ اعتبار
دنیا کے کارخانے کو ہرگز نہین ثبات

ذکر خدا مین وقف ہی فکر سخن تمام
گویا فقیر کا یہی صدقہ ہی اور زکوٰۃ

گائین نہ گائین وہ غزل تازہ فدا
میرے کلام سے ہی یہ آوازہ شش جہات

۱۳۱
آرام لینے دیتا نہین غم تمام رات
کرتا ہون درد ہجر مین ماتم تمام رات

گویا بخار سینۂ تفتہ کا ہی صعود
گرتی ہی آسمان سے جو شبنم تمام رات

بے چینیان جہان کی میری نصیب ہین
سوتا ہی چین سے ہمہ عالم تمام رات

اس بیکسی مین اپنے خدا ہی شریک حال
کرتے ہین کس مزے سے بسر ہم تمام رات

افسانۂ سوانح عمری کے شغل مین
سوتا ہون اے فدا مین بہت کم تمام رات

ردیف جیم

۱۳۲
کیا زمانے مین زناکاری نے پایا ہی رواج
آتشک کا سر شفاخانہ مین ہوتا ہی علاج

خالی اس علت سے کم آسودگان دہر ہین
مجھ سے تنگدستی کو البتہ نہین کچھ احتیاج

ہین جو اہل شرم کچھ فکر تاہل ہی انھین
کم کسیکو ورنہ ہی آج احتیاج ازدواج

رنڈیون کی قدر کھوئی خانگیون نے مگر
نرخ خرچی کا ہوا ہی گویا دو مٹھی اناج

رنڈیون کو وسعت رزق فراوان ہی حصول
کیا محل تیار چکلون مین ہین ہر سے چکلے آج

مدعی عشق ہین اکثر تماشا بین بھی لوگ
ایک کے دلکو ندیکھا جسنے درد او اختلاج

کشتۂ سوز فروزان ہی رخ خوبان مہر
گیسوے مہ پارگان ہی غیرت شبہاے داج

کامرانی مین بسر کرتے ہین رنڈی باز لوگ — جوتی اور پیزار سے حاصل ہی انکو تخت و تاج

یہ زمین قسم اعلی کیون بلا محصول ہی — چاہیے عوام طوائف پہ بھی سرکاری خراج

ہی فقط افکر سخن عشق تبان سے کم نہین

تجھسے اس سودا مین ہو سکتا نہین کچھ کام کاج

١٢٣ ہمراہ جان جاے تو کچھ جاے اختلاج — دشوار ہی مرے دل پر درد کا علاج

کس مرد کو نہین ہی کسی زن کی احتیاج — کوئی بشر نہین کہ نہ کھاتا ہو جو اناج

کم ہی جہان مین مادۂ فہم آج کل — دشوار ہی معانی دشوار کا رواج

دنیا زکوۃ مال تو ہمت کا کام ہی — کوڑی ہی جنکے پاس وہ لینے لگے بیاج

ہی تخت سلطنت جو فدا سنگ آستان

نعلین پاے دوست بھی ہین میرے سر کو تاج

١٢٤ مجھکو نہین کسی سر و سامان کی احتیاج — یارب ہی تیرے فضل فراوان کی احتیاج

طالب ہون اک تری نظر مہر خاص کا — مجھکو نہین ہی ملک سلیمان کی احتیاج

کی جسنے التجا تری درگاہ پاک مین — فورا روا ہی گبر و مسلمان کی احتیاج

بس چشم نم کے غم مین تری چشم پر داشت ہی — یارب ہی مجھکو گوہر غلطان کی احتیاج

خوف سقر فدا کو نہ امید خلد ہی

ہان ہان ہی بار کوچۂ جانان کی احتیاج

١٢٥ یارب ہی تیرے مایۂ سودا کی احتیاج — مجھکو نہین ہی دولت دنیا کی احتیاج

انسان کو چاہیے دل دانا کی احتیاج — حق دے بشر کو دیدۂ بینا کی احتیاج

خالی نہین ہی سر کوئی سوداے یار سے — کسکو نہین ہی اس بت رعنا کی احتیاج

[illegible]

دنیا کے وسوسے ہین جو عقد زمانہ مین
مومن کو کچھ نہین ہی کلیسا کی احتیاج

میرا نہین وہ زخم جو امید درخت ہو
مجھکو نہین ہی سوزن عیسا کی احتیاج

ہو انتہا مین میری وہی ابتدا کا رنگ
اتبک ہی مجھکو درس کربلا کی احتیاج

کوئی نہین تردد پوشاک سے بری
ہی بادلون کو دامن صحرا کی احتیاج

جو خوش نصیب ہین مگر انکے نصیب ہو
کسکو یہان نہین می و مینا کی احتیاج

کچھ کام خشک و تر سے نہین ای فدا مجھے
صحرا سے واسطہ ہی نہ دریا کی احتیاج

ہی فصل گل مین دشت کے دامان کی احتیاج
پروا ہے جیب ہی نہ گریبان کی احتیاج

صحت ہی زخم ترا بت بیمار چشم آج
بیمار کو ترے نہین درمان کی احتیاج

ہم جنس کو ہی صحبت ہم جنس کی تلاش
زیبا ہی مجھکو زلف پریشان کی احتیاج

ناپائدار محض ہی بنیاد زندگی
ناحق ہی تجھکو کوشک و ایوان کی احتیاج

لطف کلام فرس فدا ریختی مین ہی
ایرانیون کو ہی ترے دیوان کی احتیاج

ردیف دال مہملہ

زنار زرد سے ہی فقط کیا جگر مین درد
قشقے سے تیری ای بت کافر ہی سر مین درد

ویرانے سے بتر ہی ترا قصر زرنگار
ای سنگدل نہین ہی اگر تیرے گھر مین درد

کچھ پوچھ ماجرا نہ مرے دل کے درد کا
جوش گریستن سے ہی اب چشم تر مین درد

کیا سخت بدگمانی کا صدمہ جگر پہ ہی
کسنے یہ کہدیا کہ ترا انکی کمر مین درد

ایسے ہی گھر کو کہتے ہین بیت الحزن فدا

ہی جاے خشت وگل مری دیوار و در مین درد

۱۳۸ نہین کیون بت بیوفا کو پسند
مری عاجزی ہی خدا کو پسند

یہ ناکامیون کا مین خوگر ہوا
نہین کرتا اب مدعا کو پسند

مین نادان ہون جو طالب رحم ہون
وہ کرتا ہی ظالم جفا کو پسند

فلک اتنا بھی شیوۂ جور کیا
کیا کسنے تیری ادا کو پسند

نجات اپنی اندوہ سے ہی محال
مری جان ہی رنج و عنا کو پسند

جو حاصل ہی گنج قناعت مجھے
مین کرتا ہون کب کیمیا کو پسند

شب و روز ہی مشغلہ شعر کا
یہ فن اسقدر ہی فدا کو پسند

۱۳۹ ردیف رار مہملہ

فدا ہی جان شیرین کیا لب جان بخش جانان پر
دل فرہاد بھی قربان ہی چاہ زنخدان پر

مری کوتاہ دستی نے مجھے محروم رکھا ہی
نہ پہونچا ہاتھ اُس شمشاد قد کے نارپستان پر

تڑپ جائین فدا ارباب بینش دیکھکر جسکو
چڑھاوے رنگ ایسا صید دل اوراق دیوان پر

۱۴۰ مجھکو نہین زمانے سے چشم کشود کار
کیونکہ مری نظر مین ہو تیرہ روزگار

کچھ دن مین مجھکو چین نہ آرام رات کو
یکسان ہین دونون میرے لیے لیل او نہار

کیا بیکسی مین میرا لڑکپن گذر گیا
رنگ شباب دشت عنا کا رہا غبار

ناکامیون مین میری جوانی گذر گئی
بدنامیون مین کب نہ رہا مجھکو اشتہار

مجھکو نہ آسمان نے کبھی بہرہ ور کیا
حسرت مین کٹ گئی مری سب عمر مستعار

نخل مراد میرا نہ پھولا پھلا کبھی
ناکامیون نے دلکو دکھایا ہزار بار

شادی مری چھٹی کی مگر ہوتی کس طرح
پیدا ہوا مین ماہ محرم مین سوگوار

یارب نصیب ہو مجھے آرام آخرت
دنیا مین مین نے رنج اُٹھائے ہین بے شمار

پہونچے ذرا نہ باد مخالف سے کچھ ضرر
اس بحر سے سفینہ ہو میرا بخیر پار

آگاہ ہر تو معنی تسلیم سے فدا
ہرگز نہ دلپر آئے کبھی رنج سے غبار ١٣١

عمر دراز سے ہون اسی غم مین بیقرار
اب سخت تر ہی مجھکو زمان فراق یار

سینہ ہی رشک طبیعت پہ اضطرار
دل ہی مراد و نیم جگر ہی مرا فگار

محروم ہون جہان مین حصول مرام سے
حسرت کا رنگ ہی مرے چہرہ سے آشکار

عشق بتان مین عمر گرامی گذر گئی
کیسا خدا سے اپنے یہ بندہ ہی شرمسار

جی مین جو شوق حسن بتان ہی بھرا ہوا
گویا مین باوجود ورع ہون گناہگار

آگاہ جو نہین وسواس بطون سے
احباب جانتے ہین مجھے مرد دیندار

قابو سے دل مین نفس کو لایا شباب مین
طی کر لیا ہی مسئلہ جبر و اختیار

سیلاب ہجوم یاس تری ژالہ باریان
کیا گلشن شباب کی برباد ہی بہار

مین ای حبون غزار دہ سوز گار ہون
دامان ہی میرا تر تو گریبان ہی تار تار

ملا کی دوڑ جیسے ہی مثل ہو سیت تک
تب شیخ رہگیا ہی یہ قرب حق سے وار

ناآشنا تھا گو کہ مین اس جویبار مین
لیکن خدا کے فضل سے بیڑا ہی میرا پار

صحبت ہی تیری میرے لیے ساز زندگی
ای جان ہی جان نواز ترا نغمہ ستار

اب یہ دعا فدا ہی کہ انجام ہو بخیر

ہر دم خدا کے فضل کا ہوں مین امیدوار

۱۴۱
حق تعالی کرے ای جان تری جان کی خیر
جان کی خیر رہے اور رہو ایمان کی خیر

ای بُت پردہ نشین رکھے ہمیشہ مالک
تیرے داماں کی اور میرے گریبان کی خیر

ای خدا جس سے ہر کچھ درد کو میرے آرام
رہے دنیا مین ہمیشہ ترے دیوان کی خیر

۱۴۲
ہو جائے تنگ وسعت صحرا ابھی کچھ اور
پھیلائے پانوں اگر مرا سودا ابھی کچھ اور

دیکھے مرے جنون کا تماشا ابھی کچھ اور
سمجھائے مجھکو ناصح دانا ابھی کچھ اور

از فرق تا بناف رقم کر چکا ہوں مین
باقی رہا ہی وصف سراپا ابھی کچھ اور

جان لیکے پیچھا چھوڑ دے دل ہے لیا تو لیا
دعوی ہی عاشقوں سی تمہارا ابھی کچھ اور

کیا منکر ہون ہو قاضی محشر کے روبرو
پاؤگے میرے خون کا تیجا ابھی کچھ اور

کیا ترکش ای فلک ترا خالی سا ہو گیا
چھلنے سے رہگیا ہی کلیجا ابھی کچھ اور

بندہ نوا جو دا کیجے دل کھول کر ملو
ای جان ہی میرے جی کا معما ابھی کچھ اور

ای جان شب وصال نہ ملنے کا نام ہی
اس غم نصیب کی ہی تمنا ابھی کچھ اور

پیری مین ہی شباب سے زائد غم نہان
رسوا کریگا مجھکو بڑھاپا ابھی کچھ اور

طی کر کے گویا منزل جذب و سلوک کو
پلٹیگا پانوں تیرا اتنا سا ابھی کچھ اور

بیمار چشم یار ہی سکرات مرگ مین
ہی چارہ گر کو فکر مداوا ابھی کچھ اور

اب کیا ہی میرے گھر مین بجز خاک مفلسی
ناحق ہی مال و زر کا جھگڑا ابھی کچھ اور

تب نام فکر شعر ہی اپنا ردا فدا
پیدا کرو سخن مین سلیقا ابھی کچھ اور

١٤٤ زیست دشوار ہے ایجان ترے بیمارون پر — رحم کر رحم مصیبت کے گرفتارون پر

فرش غبرا ہمین گویا کرہ نار ہوا — لوٹتے ہین تری فرقت مین ہم انگارون پر

جلوۂ بام صنم سے ہون مین ایسا محروم — چاندنی تک نہین آتی مری دیوارون پر

بیگناہون کو ترا رشک کا صدمہ ہے مگر — ہے تری چشم عنایت جو گنہگارون پر

نقد دین کے لیے اس بت کی ہے جاری تحصیل — گویا باقی کا تقاضا ہے زمیندارون پر

ملک الموت بہت سخت تقاضا نہ کرو — وقت ٹوٹے کا ہے دنیا کے خریدارون پر

آب و دانہ کا ہمارے جو سر و برگ نہین — کیون نہو رحمت حق ہم سے گنہگارون پر

زیر پا ہین ترے سر ہائے عزیزان خدا — جان فدا ہون مین نہ تمہاری تیرے زارون پر

اے فدا عشق مین ہے شکوۂ حسرت بیجا
رنج کیا کیا نہین گذرے ہین تگریارون پر

١٤٥ ہے ناز مجھے ترے کرم پر — یار سے مرا مدعا غلط کر

یہ ناز و کرشمہ ہائے ہمدم — ہین دشمن عاشقان سراسر

ہے آب و ہوا جہان کی ناقص — اب آپ کے مقام سے ہے بہتر

اس بندہ کے حال پر کرم ہو — جانفزا ہین شہانہ روز دیدہ

غم کی مرے داستان بڑی ہے — دیوان مرا مختصر ہو کیونکر

کندن ترے رنگ سے خجل ہے — کیا تجھکو ہے احتیاج زیور

دیوان کو فدا حسین کم کر
کمبخت سیاہ کر نہ دفتر

١٤٦ آشوب سخت ہے دل پر اضطراب پر — موقع ہے رحم کا مرے حال خراب پر

صورت نہین نجات کی کوئی ہر آئینہ — تکیہ ہر مجھکو تیرے کلام و کتاب پر
مجھکو بھی کوئی قطرہ عنایت ہو ساقیا — کوثر نثار ہر ترے جام شراب پر
ناپائدار شوخئ رنگ بہار ہر — بیجا ترا غرور ہر حسن شباب پر

فائق ہر مہربان ترا سر آن اے فدا
غصہ ہر کیون عدو کے عناد و عتاب پر

۱۴۶
گویا حال شمع ہر ہماری نگہ یار پر — ایسے کچھ صدمے ہین غم کے میری جان زار پر
روبرو غیرون کے رونا غم سے ہر یکسر دہ تر — گویا شبنم کی ہر بارش وادی پرخار پر
میرے آہنگ قلم پر بلبلون کو رشک ہر — طوطیون کو حسرتین ہین شکرین گفتار پر
ایسے مردان خدا گذرے جنھون نے عاقلو — کام توسن کا لیا ہر بیٹھ کر دیوار پر
آفت جان مسلمانان جنیو ہر ترا — مر گئے مجھسے بہت کافر تری زنار پر
ہر ترا گانا کہ نفخ صور اسرافیل ہر — صدمۂ محشر ہر جان عاشقان زار پر
لب ہلائے تمنے گویا خانہ جنگی ہو گئی — کٹ گئے ہین سیکڑون سر آپکی گفتار پر
قدردان میرے سخن کے ہین گرفتاران زلف — عاشقون کی جان ہر مجنون لیلی اشعار پر
جو مرا ہر شعر تر وہ سلک مروارید ہر — ابر نیسان ہر تصدق کلک گوہر بار پر

چھوڑ سر دروازہ نادان دور کر سب دوڑ دھوپ
بیٹھ رہ چلکر فدا اب آستان یار پر

۱۴۷
گذرین دنیا مین مری عمر کے ایام بخیر — مرتے دم بھی ہو ترے فضل سے انجام بخیر
شر و آفات زمانے کے سدا دور رہین — پورا پورا ہو جہان مین مرا ہر کام بخیر
عافیت مین مری کچھ دخل حوادث کو نہو — پہونچے سرکار کا تیری مجھے انعام بخیر

گروسے افضال وعنایت سے مجھے مالا مال
کوئی ایسا عمل نیک خدایا ہوجاوے
صدقے افضال کے تیرے مجھے اے یار کریم

گذرے ہر صبح بآرام تو ہر شام بخیر
رہے دنیا میں جو پیوستہ مرا نام بخیر
تونے کیا کیا نہ دیا عزت و اکرام بخیر

اے فدا ہے یہ خداوند جہان کو منظور
کہ رہے نام ترا خلق مین مادام بخیر

۱۲۴

جب تلک ہو نہ خواہش تقدیر
ہر کوئی ہے بحال خود خرسند
دل بدستور ہے جوان میرا
کچھ کسی سے غرض نہین میری
ہے تری زلف بھی شب تاریک
پڑ گئی جسپہ ہو گیا وہ شہید
عمر میری گذر گئی غم مین
کسی باد صبا سے جو نہ کھلا

کام آتی نہین کوئی تدبیر
ہے ترا فضل عام عالمگیر
گو بظاہر مین ہو گیا ہون پیر
مجھکو یکسان ہین سب غریب و امیر
روے روشن اگر ہے بدر منیر
گویا اسکی نگاہ ہے شمشیر
کوئی مجھسا جہان مین ہے دلگیر
دل ہے میرا کہ غنچۂ تصویر

گو کہ مین ہو گیا فدا ناکام
بارے تقوی کی رہ گئی توقیر

۱۲۵

الٰہی درد و غم اپنا عطا کر
مرض کو ذات سے میری جدا کر
عروس مدعا ہو ہم سواری
رہے پاس طلب ہنگام وداع

غم دارین سے مجھکو رہا کر
خداوندا مجھے صحت عطا کر
مگر یہیں مجھے دولہا بنا کر
نہ کیجیو منفعل یا رب بلا کر

غم دنیا سے تنگ آیا ہون یارب | مرا اب دور سب رنج و عنا کر
خداوندا تو ہی شافی ہے برحق | عطا آزار کو میرے شفا کر
اگر امشب ہوا اب اجابت | قبول اس بندہ کی یارب دعا کر
بنا دے خاک کو اکسیر میری | مجسم مجھکو جسنر و کیمیا کر
بہت حرص طلا مین خاک چھانی | مری خاک جسد کو اب طلا کر
الٰہی قاضی الحاجات ہی تو | اگر پوری مری ہر التجا کر
ہزارون کر دیے بیمار اچھے | مرے آزار کی بھی اب دوا کر
خداوندا مری فریاد سن لے | نہون شرمندہ مین آہ و بکا کر
بچائے آفت دوران سے مجھکو | نہ زیر مشق چرخ کج ادا کر
فلک کیا اور مریخ و زحل کیا | تری سرکار کے ہین سب یہ چاکر
فراوان بخش ہی یارب تری ذات | عطا میری غزل کا کچھ صلا کر
عفو ہو جرم کفران نعم کا | کیا کب شکر کس نعمت کو پا کر
وسیع ہو جائے ناچیز کا رزق | خدا باقی کو رشک پارسا کر
اگر حسرت مری معدوم ہو جائے | خدایا کامیاب مدعا کر

بہت عمر اسکی ناکامی مین گذری
خدا اسکو کامران اب یا خدا کر

ایضاً

سدا وقت سحر ہی اٹھ دعا کر | خدا سے مانگ لے کچھ گڑگڑا کر
تغافل کیون ہے مثل خواب خرگوش | خطاب اشرف المخلوق پا کر
۱۹۲۰. اگر باب اجابت وا ہی نادان | خدا سے اپنے عرض مدعا کر

تجھے ہر وقت بیداری ہے لازم
نہ وقت ہوشیاری کو قضا کر

حضوری کا جو کچھ ہے شوق تجھکو
تقرر ترک حب ماسوا کر

اگر چہرے کو اپنے سرخ کرلے
براہ دیدہ خون دل بہاکر

بہت اس بحر مین نادان بھنور ہین
ندامت رہیگی کشتی ڈوباکر

۱۵۲

نگر یا بال مٹی مین ملا کر
خدا کا خوف اے ناآشنا کر

وہ بولے شب غنیمت جان مجھکو
جو کرنا ہے حصول مدعا کر

لپٹ جا مجھسے اے کمبخت ازلی
نہ کچھ اندیشۂ روز جزا کر

نشاط زندگی سے کامران ہو
مزا کچھ لوٹ لے زانو دباکر

شب تاریک ہے اور خلوت خاص
نہ ایسے وقت کو نادان قضا کر

دہان تلخ کو کچھ کرلے شیرین
مرے منھ سے ذرا منھ کو لگاکر

در توبہ ہے باز اے زاہد خشک
نہ ایسے وقت مین خوف خدا کر

مین تیری جان تو ہے جان میری
نہ میرے پاس اب پاس حیا کر

مقرر دولت بیدار ہون مین
مین آیا گھر ترے فرصت کو پاکر

رسول پاک کی تجھکو قسم ہے
نہ میری بیوفائی کا گلا کر

نہین قسمت مین تیری عیش دنیا
ہمیشہ شکوۂ حرمان کیا کر

خدا نے سنکے یہ تقریر شیرین
کیا شکر الٰہی مسکراکر

نچھوڑی لیکن آن کم نصیبی
رہا حیران ہونٹ اپنے چباکر

کہا کچھ تلخ کامی مین مزا ہے

مگر خوش قند مسرقہ کھلا کر

۱۵۵
تجھے مارا ہی کیا سرمہ لگا کر | کیا ہی خون عالم پان کھا کر
نماز پارسایان بھی قضا کر | کوئی ایسی ادا کافر ادا کر
کرشمہ کچھ مسیحائی کا دکھلا | مرے آزار کی اے جان دوا کر
مٹا دے زعم سوسن کا چمن مین | لبون پر اپنی مستی جما کر
چباؤن ہونٹ اس حسرت مین کب تک | کوئی بوسہ مجھے اے جان عطا کر

خدا کے واسطے او بت کسی دن
فدا کی بھی کوئی حاجت روا کر

۱۵۶
جان ہی مری فدا ترے حسن و جمال پر | دل ہی فریفتہ رخ روشن کے خال پر
اس بت کو میری حسرت و حرمان کا ہی خیال | رحم خدا ہی آج مگر میرے حال پر
ہر نغمہ سخن پہ ہی مرغ چمن فدا | گلشن نثار ہی مرے رنگین خیال پر
آزردگی کا میری نہ احباب کو ہی رنج | افسوس دشمنون کو ہی میرے ملال پر
ربط عدو سے آبرو کہ وہ ہی تری | دھبا ہی پیک کا تری گلرنگ شال پر
شوہر کی آبرو کا نہو جسکو کچھ خیال | لعنت خدا کی ہی مگر ایسی چھنال پر
تیرا کلام فرس ہی اے غیر بے نمک | کب فوق گوشت کو ہی ترے میری دال پر
رنگین ہین لفظ مصرعہ برجستہ مین مرے | یا پھول کھل رہے ہین چمن مین نہال پر
دنیا مین پھونک پھونک کے رکھتا ہون مین قدم | چلنا محال تر ہی فدا ایسی چال پر

ردیف زاء معجمہ

۱۵۷
صد آشوب ہی نرگس نیم باز | بلائے سیہ ہی وہ زلف دراز

مرا شور ہی نغمۂ شکرین — مری آہ سوزان ہی آہنگ ساز
خدایا مری مشکل آسان کر — مگر ذات ہی تیری عاجز نواز
مری تنگی مین کچھ اب شک نہین — نہین میرے قلیے مین بوے پیاز

خدا اپنی رحمت سے کرلے قبول
خدا میری کس کام کی ہی نماز

سنہ ۱۵۶

خدایا تری ذات ہی بے نیاز — الٰہی تری شان ہی کارساز
تو ہی خالق آسمان و زمین — تو ہی صانع ہر نشیب و فراز
ملائک اسی جستجو مین رہے — نپایا کسی نے کوئی تیرا راز
الٰہی نہ روزہ ہی روزہ مرا — نہ میری نماز ریا ہی نہ ساز
مگر مجھکو کچھ نا امیدی نہین — ترا باب رحمت ہی ہر وقت باز

یہ قدرت ہی تیری کہ عارف کیا
خدا کو نہین ورنہ کچھ امتیاز

ردیف سین مہملہ

سنہ ۱۵۷

ویرانگی ہی یہ مری بیت الحزن کے پاس — گویا ہی دشت نجد سواد وطن کے پاس
طفلی مین مجھکو قیس کی صحبت رہی نصیب — مکتب سے اٹھا مین تو گیا کوہکن کے پاس
کون آج نوجوان ترے کوچے مین مرگیا — جوڑا ہی نیلگون جو سپہر کہن کے پاس
مین بدنصیب اور تری محفل ہی جاے عیش — مشکل مرا گذر ہی تری انجمن کے پاس
یہ حسن خوب اور یہ تری دشت خوئیان — کانٹون کا ڈھیر بھی ہی بہار چمن کے پاس
معلوم انکو کچھ تو مرے درد کا ہی حال — دیوان کو میرے رکھا ہی جو بادمن کے پاس

اے ناصح شفیق یہ سمجھنے کی بات ہے
کیا کام عقل کا مرے دیوانے پن کے پاس

کی حب اہل بیت مین جو زندگی بسر
حاضر ہون بعد مرنے کے اب پنجتن کے پاس

ماتم مین سینے کھوئے ہین گیسوئے مشکفام
ہے نکہت تتار جو میرے کفن کے پاس

پوشاک سرخ جسم بت سیم تن مین ہے
یا ارغوان کھلا ہے گل نسترن کے پاس

ہجران مین بے فروغ زمان شباب ہے
ماہ دو ہفتہ ہے مرا گویا گہن کے پاس

اندیشہ اسکو کیا سفر آخرت مین ہے
ڈیرہ فدا کا ہے کرم ذوالمنن کے پاس

نشاط

دوری مین یار سے ہون مین رنج و محن کے پاس
انبوہ درد و غم ہے مری جان و تن کے پاس

طوفان ہے میرے گریہ سے گویا وطن کے پاس
شور فغان سے حشر ہے بیت الحزن کے پاس

جسکو نہین ہے طاقت پرواز تا بہ گل
مین ہون وہ مرغ بال شکستہ چمن کے پاس

رخسار آتشین ہین ترے لعل شب چراغ
کیا کام شمع کا ہے تری انجمن کے پاس

کو شرکت عمل ہے عدو وصل یار مین
منہ مین اگر نہین یہ زبان ہے دہن کے پاس

مین ہون شہید نکہت گیسوے یار کا
لینا مرے مزار کو تکیہ ختن کے پاس

خیر الامور وسط ہے دورہ شباب کا
کیفیت نشاط ہے ہر مرد و زن کے پاس

زاغ کبود کبھی ہے چمن مین چھپا ہوا
اک خال اُنکے ہے کسی عضو بدن کے پاس

ناکام ہون مین عین فروغ شباب مین
اختر ہے میرے بخت کا سورج گہن کے پاس

جوبن سبک کا ہے ترے روے پاک سے
کیا کیا ہے رنگ حسن دہان و ذقن کے پاس

اک ہم ہین وہ جو دور ہین اُس عتبے کا گو
اک وہ ہین خوش نصیب جو ہین انجمن کے پاس

صیاد کا نہ صید اُسے کرنا محال تھا
چوٹی مگر تری نہین اے جان ہرن کے پاس

مجنون کے انتقال مین پیدا ہوا تھا مین
کرتا سیا گیا تھا مرا ابھی کفن کے پاس

سیراب تشنگی مین کبھی مین نہین ہوا
آب نصیب ہی مرا چاہ ذقن کے پاس

شیرین یہ وقت ہی کہ چلو دیکھو جوے شیر
جاری ہی جوے خون بھی مگر کوہکن کے پاس

سو بات سرخ کی تری چوٹی مین گانٹھ ہی
یا لال من ہی کفچہ مارکمن کے پاس

کچھ ایسے رنج مین ہی بہت روز سے فدا
جسکا گذر نہین ہی حریم سخن کے پاس

۱۵۹
کیا ہی تجھے جان زار افسوس
کرتی ہی جو بار بار افسوس

اک پہلوے خستہ اور وہ صد داغ
اک جان مری اور ہزار افسوس

یہ عمر کم اور کثرت یاس
کیونکر نہو بے شمار افسوس

افسردہ ہی گور مین مری خاک
کرتا ہی مگر غبار افسوس

ہی خام فدا جو تو ہی دلگیر
کرتے نہین پختہ کار افسوس

۱۶۰
ہین جہان مین جو مرد حق شناس
نہین شنا کی بجز اداے سپاس

عشق نے اسقدر کیا مجبور
دور انسے ہون مین وہ گو ہین پاس

بسکہ محو خیال جانان ہون
ہی نظر مین مرے وہی یہ چپ و راس

ایک جلوہ ہی سب چہ شاہ و غلام
کون محمود اور کون ایاس

کیا سخن کا بگڑ گیا بازار
نرخ واحد مین ہی حریر و پلاس

گل و بلبل کا فیصلہ ہی آج
ہی چمن مین جو آپ کا اجلاس

ہو قت امید رستگاری ہی

کیون دم واپسین خدا ہی ہراس ١٦١

حافظ ہی مرا خدا چپ و راس — ہر وقت ہی ورد سورۂ ناس

ہون عہد صبا سے مین تو ناکام — پیری مین عبث ہی شکوۂ یاس

غم مین مری کٹ گئی جوانی — بھٹکی نہ مراد دل مرے پاس

ہر حال کا ہی تاٰن یکسان — دنیا مین غنا ہی یا ہی افلاس

ماہر ہین سخن کے مستعد لوگ — کیا جانے گدا بہاے الماس

ہر وقت خدا سے لو لگی ہی
ہرگز نہین کچھ فدا کو وسواس

ردیف قاف

١٦٢

ہی ذات میری عارف راز دنیا عشق — ہر وقت ہی بغل مین مرے جانماز عشق

اکنون مرا ز کوہ و بیابان علاقہ نیست — طی کردہ ام تمام نشیب و فراز عشق

دونون جہان ہین ہیچ نظر مین تری فدا
پہچان اتنو مرتبۂ امتیاز عشق ١٦٣

افسانۂ دراز ہی میرا بیان شوق — گویا حساب حشر ہی ہر داستان شوق

کیا ربط و ضبط شوق کو ہی میری ذات سے — ہی شوق جان زار مری مین ہون جان شوق

رقت گواہ ہی مرے افراط شوق کی — ہر قطرۂ سرشک ہی گویا زبان شوق

بعد از حصول وصل ہی افسردہ خاطری — گذرا ہی کیا کیا لطف مین میرا زمان شوق

ملاح و ناخدا کی نہین مجھکو احتیاج — کافی مرے جہاز کو ہی بادبان شوق

کچھ عشق سے زیادہ وہان پایا مرتبہ — تھا ربط غیر مین مجھے ہر گمان شوق

مجبور رہون شباب مین اس دور دھوپ سے | ناصح نہین ہی ہاتھ مین میرے عنان شوق
ناصح کے ہی شکم مین جو غصہ سے درد آج | پلواؤ کھینچکر عرق بادیان شوق
مجھکو نہین ہی مسجد و خراب سے غرض | پیوستہ ہی جبین مری او رآستان شوق
مشتاق نہین کوئی مجھسا جہان مین | میرے لیے ملا ہی مخلد مکان شوق
پانی کے بدلے آگ برستی رہی مدام | سرسبز کب ہوا ہی مرا بوستان شوق
پہلے تو یون چکا نہ تھا ایسا آسمان | پھیلا ہوا ہی کچھ مرا گویا دخان شوق
شائق جو مجھسا ہوگیا پیدا جہان مین | بے اعتبار اب نہ رہا دودمان شوق
ہجر بتان مین کب مجھے سونا ہوا نصیب | چبھتی سدا رہی ہی جگر مین سنان شوق
ہرچند ہی سکوت مجھے فکر شعر سے | گونگی مگر نہین ہی مری کچھ زبان شوق

کامل عیار او ترے فدا بام عرش سے
حضرت کا جو خدا نے کیا امتحان شوق

ردیف لام

۱۶۴ کعبہ سے اپنے جلد بتونکو نکال ڈال | پھر تجھکو کچھ خدا کی تجلی نہین محال
دیدار سے ترے ہی مرض مرگ پائمال | سرمایۂ حیات ہی ایجان ترا جمال
میرا سنبھالنا تو ہی دشوار اے پری | تو پہلے اپنا بھاری دوپٹہ تو کچھ سنبھال
سب کام رفتہ رفتہ ترے ہوگئے درست | ہی کارساز ذات خداوند ذوالجلال

ناکامی شباب کا لکھدے تمام حال
پیری مین کچھ تو حسرت دل ای فدا نکال

۱۶۵ مضمون لہو مین درد کے ڈوبا ہوا نکال | فکر سخن مین خار جگر ای فدا نکال

کر پاک دل کو خواہش نقش پلید سے
حجرے سے اپنے گھر کا بھرا بوریا نکال

اے چارہ گر جو فکر ہے میرے علاج کی
بوسہ ہو جسکا خبر کوئی ایسی دوا نکال

کافر مین نیم جان ہون ترے ناز حسن سے
ہو جاؤن جس سے سرد اب ایسی ادا نکال

جان تن سے اور حسرت جان نکلی جان سے
جان کندنی مین جی کا مرے مدعا نکال

ہے صرف زر مین نعمت دارین کا مزا
دولت جو تیرے گھر مین ہے اے بیحیا نکال

ٹوٹا ہے اُنکے دانت مین تنکا خلال کا
اے جذب دل کچھ اب اثر کہربا نکال

اے صبح امید وصل مین گذری شب وصال
پیری مین اب تو میرے مگر آسرا نکال

تنہا جو میرے خواب مین آج آگئے ہین وہ
حسرت کا ساری عمر کی اے دل گلا نکال

ہر وقت تھا سفر دور دشت مین
باندھا ہوا بغل مین جو ہو ناشتا نکال

ہرچند ہجر غیر مین موقوف ہے سنگار
ہر عید تو بھی تو کوئی جوڑا نیا نکال

اہل جہان مگر ہین اسی وجہ سے تباہ
بدنیتی کی خلق سے یارب بلا نکال

یارب نکالا تو نے عدم سے وجود کو
کچھ میرے جی کا بھی تو ذرا مدعا نکال

گھر تیرے اس پری کا پہونچانا محال ہے
ارمان دل کا جلد مگر اے فدا نکال

زہے حسن بت شیرین شمائل
فدا خود جسکی صورت کا ہے مائل

ارسطو اے پری ہے شکل مجنون
ترے سودا مین دیوانے ہین عاقل

جہان پیچ ہے نہاد ناقصان سے
مگر عنقا ہے ذات مرد کامل

بگو قنبر آن شوخ پریوش
بجان دارم تلاش مرد عامل

فدا اتنا دست پہونچا دیگا مجھکو

طریق عشق مین ہی رہنما دل

۱۶۷

سدا سینہ مین جو تڑپا کیا دل — مثبر نیم بسمل ہی مرا دل

سوے بیت الصنم شد رہنما دل — رہا نیدہ از غم ہجران مرا دل

نہین بچا یہ میری خاک بیری — ترے کوچے مین میرا کھو گیا دل

جسے ہی خانہ کعبہ سے نسبت — خدا نے بندہ کو ایسا دیا دل

شباب و شیب سب کلفت مین گذرے — کسی پن مین نہ میرا خوش ہوا دل

مس ناقص طلا ہی جس سے اپنا — مگر میرا ہی جز و کیمیا دل

الٰہی وہ صنم سینہ سے لگ جائے — یہی کرتا ہی سینے مین دعا دل

پیام درد کی ہی جان مخاطب — کلام عشق کا ہی مدعا دل

امام درد کی جان مقتدی ہی — طریق عشق کا ہی پیشوا دل

تعلق ہی جو گیسوے تبان سے — بلا مین ہی ہمارا مبتلا دل

نہی کو مانا اور سمجھا نا حق کو — خدا نے ہمکو وہ دانا دیا دل

جو دنیا مین طلب زر کی ہی تجھکو — مگر نادان ہی تیرا ابسیوا دل

ستانا بے سبب اچھا نہین ہی — کسیکا دے نہ تمکو بد دعا دل

چمن ہی ای گل تر حسن تیرا — سخنور ہین ترے گویا عنادل

فدا یہ آشنا ہی آشنا کا
نہین میرا ہی میرا آشنا دل

۱۶۸

بگو ای فدا انچہ گردد قبول — خموشی بہ است از کلام فضول

میا پیش با این اداہاے کج — مکن جان من خاطرم را ملول

نہ کچھ پوچھ شب ہاے ہجران کا حال
مرا قصۂ غم ہے بسیار طول

مدینے کے آداب دشوار ہین
نہ آسان ہے شہر نبی کا دخول

عجب کیا ہے با وصف نابندگی
مجھے اپنے بندون مین کرے شمول

مری جان و دل ہے غم اہل بیت
مرا دین و ایمان ہے حب رسول

ترے غم مین گلشن ہے صحرا مجھے
درختان سرو سبھی ہین ببول

ہر اک امر مین دل لگانا ہے شرط
نہو مدعا جی کا کب تک حصول

خدا تجھکو روزی رہین و زہول
نصیب مخالف ہون جنگل کے سول

۱۶۹

خون سے مرے تمام تری انجمن ہے لال
اخفاے قتل ہے بت قاتل مرا محال

یہ بندۂ نزار نہایت ہے خستہ حال
کردے غریب کو کرم عام سے نہال

یون موتھی چھری سے نہ ہر روز کر حلال
کافر جو مارتا ہے تو یکبار مار ڈال

شرم خطا سے فوق ہے رنگ روے طلب
کس منہ سے مین کرون ترے آگے کوئی سوال

یارب ملادے اُس صنم جان جان سے
یا جان زار کو مرے قالب سے اب نکال

ہر چند عیش خلد بھی مجھکو ہوا نصیب
دشوار ہے کہ دور ہو دل کا مرے ملال

دنیا و دین ہمہ ہے تصدق بر دے یار
ہے انبد کے جمال بہ از صد ہزار سال

ایسی بھی تجھکو کیا ہے زخود رفتگی دلا
ایام شیب مین تو ذرا مجھکو کچھ سنبھال

خاطر کو ہاے فکر سخن بھی ہے ناگوار
کچھ ایسا اندنون مرے جیکو ہے اختلال

کیونکر بری ہو کوئی غم عشق سے ترے
عالم سے ہے زیادہ ترا حسن اور جمال

بس مین خدا کسیکے کسیکو نہ ڈالیو
اُس بت کے روبرو نہین بندہ کی کچھ مجال

آسان نہ سمجھے کوئی مگر تجھسا بیوقوف
یہ فن فکر شعر فدا ہے بہت محال

مطلع

رہے دنیا مین الٰہی ترا یاور اقبال
کردے منزل کو ترے کان جواہر اقبال

خس و خاشاک رہے کوچہ کا تیرے اموال
مثل دربان تعین رہے در پر اقبال

سایہ کش تیرا رہے بال ہما کا سایہ
ہمرکابی مین رہے تیرے برابر اقبال

تیرے بدخواہ رہین جو تہ پاے ادبار
ہر ہوا خواہ کا ہو وقت سراسر اقبال

حق تعالیٰ دے ترے طالع فرخ کو فروغ
کوکب بخت کو کردے جو منور اقبال

پیر گردون جو رہے بخت جوان کا منقاد
تیری سرکار کا گویا رہے چاکر اقبال

تہ پاپوش رہے دولت دنیا تیرے
رکھے ارباب جہان مین تجھے افسر اقبال

حکمرانی کے مناصب ترے تفویض رہین
کھولے دولت کا ترے آگے جو دفتر اقبال

یہ فدا کی ہے دعا تیرے سے لیے پیوستہ
رکھے تابندہ جہان مین ترا اختر اقبال

ردیف میم

مطلع

جسم نزار ہے مرا گویا نشان غم
مین ہون غبار لشکر کشورستان غم

ہے کم نہ الف لیلیٰ سے میرا بیان غم
گویا دراز تر ہے مری داستان غم

ہے ضبط راز سوز درون کسقدر مجھے
کب ہمنشین کو ہے مرے مجھپر گمان غم

ارباب دل کو خال سویدا سے کم نہین
سینے مین جانشین ہے جو داغ نہان غم

جاتی ہے اب زمین ترے کشتے کے زیر پا
ٹوٹا سر عجیب یہ ہے آسمان غم

دشوار تر ہے زخم جگر کا معالجہ
اے چارہ گر ہے سینے مین میرے سنان غم

بحر محیط عالم رقت ہون مین فدا
دنیا مین ذات ہی مری گویا جہان غم

کچھ بھی ہی فلک نہایت غم
کب تک کرون مین شکایت غم
مجھکو کسی زلف کا ہی سودا
ہی طول مری حکایت غم

مجھکو نہین احتیاج شادی
کافی ہی فدا عنایت غم

بسکہ دنیا سے وہ گیا مغموم
جو ترے وصل سے رہا محروم
جملہ ارباب فکر مین میرے
قبلہ و کعبہ محسن و مخدوم
کیون نہو شور عشق عالم مین
ہی ترے حسن کی جہان مین دھوم
کوئی ادنی ہی اور کوئی اعلی
ہر بشر کا ہی مختلف مقسوم
ہی کمر تیری معنی باریک
ہی دہان تیرا نکتۂ موہوم
صاعقہ ہی تمھارا حسن کمر
کبھی موجود ہی کبھی معدوم

نہین جو لوگ عاقبت اندیش
ای فدا اُنکی عاقبت معلوم

جھوٹے ہین سب مقدمے سچا ہی تیرا نام
کچے ہین سب معاملے پکا ہی تیرا کام
یارب بگڑنے پائے نہ بندہ کا کوئی کام
دنیا و دین کا سب ہی ترے ہاتھ انتظام
یا سامع الدعاے مساکین و انبیا
پوری شتاب تر ہو تمنائے مستہام
اصرار عرض سے تجھے آزردگی نہین
وہ رحم و حلم ہی ترا یا خالق الانام

اب ای فدا ہی کیا مری بخشش مین کچھ کلام

۱۷۵

بندہ ہون مین خدا کا محمد کا ہون غلام

غم مین مرتا ہی عبث عاشق ناکام مدام — تجھکو ہر وقت رقیبون سے ہی پیغام و سلام
دولت حسن سے تجھکو ہی خلافت حاصل — جملہ آفاق تری آن و ادا کا ہی غلام
اس چلن سے ترے بندہ بھی ہی بیزار صنم — مجھسے کچھ کام ہی تجھکو نہ مجھے تجھسے کام
کس طرح کیجیے اوقات بسر دنیا مین — چرخ ہی درپئی آزار مخالف ایام

زائچے مین ترے اکثر ہین نجوم ناقص
تجھکو دشوار فدا ہی مگر ادراک مرام

۱۷۶

دنیا مین ہی یہ غریب ناکام — گویا مری بامداد ہی شام
دنیا سے چلا ہون مین جو ناکام — برپا ہی جہان مین کیا نہ کہرام
ہی خون جگر غذاے معتاد — کیا مجھکو ہی نشاط سے کام
ہی دین مرا پرستش خال — اور زلف کی بندگی ہی اسلام
ہر شخص گیا یہان سے شاکی — دنیا مین کہان موافق ایام
ای شوق لکھون تجھے کہان تک — نامہ جو کرون مین انکو ارقام

آخر تو مراد دل ملیگی
ہوگا جو فدا بخیر انجام

۱۷۷

اک دو مین مجھکو آٹھ پہر ہی خدا سے کام — مجھکو ہمیشہ ہی بت ناآشنا سے کام
دنیا مین عیش تو ہی بہت کم ہر آینہ — اکثر بشر آدمی کو ہی رنج و عنا سے کام
رنج فراق مین ترے ہم ایسے مرمٹے — اب تجھسے کچھ غرض ہی نہ تیری ادا سے کام
مجھکو یہ فکر ہی کہ مس اپنا طلا بنے — اکسیر سے غرض ہی نہ کچھ کیمیا سے کام

مالک ہی تو قبول کرے یا کہ رد کرے — محتاج ہون مین مجھکو سدا ہی دعا سے کام
وحشت نے ہر بشر سے جدا کر دیا مجھے — دشت جنون مین گویا ہی مردم گیا سے کام

بیگانہ وش بنا دیا غیرون نے کسقدر
تم سے غرض خدا کو نہ تمکو خدا سے کام

کاغذ ہی پارہ پارہ سراسیمہ ہی قلم — کیا تمکو اپنا حال خرابی کرون رقم
صد گونہ درد ہین دل بیتاب کو مرے — اک جان ناتوان کو ہین گویا ہزار غم
شاید عدو سے انکو علاقہ نہین رہا — ورنہ کبھی نہ کھاتے مری جان کی قسم
بیجا ہی زعم دولت دنیا پر ای خسیس — ہی معرض فنا مین ترا جاہ اور حشم
ہی بت پرستیون کا نتیجہ ہزار حیف — مجھکو تمام عمر نہ ہاتھ آیا اک صنم
مرنے کا جسکو سوچ ہی نادان محض ہی — دنیا مین ہر وجود کو موجود ہی عدم

کیا غم ہی ای خدا کہ زمانہ بدل گیا
رب کا مرے جہان مین بدستور ہی کرم

۱۷۹

ہون طلبگار مہر خاص مدام — گو مین ہون شامل عنایت عام
مین نہ جاؤن جہان سے ناکام — یا الٰہی بخیر ہو انجام
شرم رکھ لینا میری روز حساب — جانتا ہی نہ تین پانچ غلام
عمر گذری بزشتی اعمال — کوئی مین نے کیا نہ اچھا کام
سیکھے دنیا کے فن بہت لیکن — مجھے لینا نہ آیا تیرا نام
ہی طفیل حبیب پاک مجھے — بخش یا ذوالجلال والاکرام
کون در سے ترے پھرا محروم — عام ہی تیری دولت انعام

بادشاہون کا بادشاہ ہے تو ہے تری ذات احکم الحکام
کردے اب بت پرست کو مومن کردے کافر کو صاحب اسلام
دین ہو جائے میری بیدینی عین عرفان بنے غم اصنام

محض بیجا فدا ہے فکر معاش
رازق اپنا ہے ایزد منعام

نظم

شب قدر ہے اور ماہ صیام کشادہ ہے تیرا در فیض عام
یہ تقسیم مین بھول جانا مجھے سوے جب ہے ہر خیبر یا مقام
زلال مقاصد سے سیراب کر نہ جاؤن مین اس دشت سے تشنہ کام
پس از مرگ زیر زمین یا کریم خبر لین مری آکے خیر الانام
بیامرز یارب گناہان ما بحق نبی علیہ السلام
وصال بتان کو بھی کردے حلال عذاب صنم کو کیا جو حرام

فدا تجھکو رکھے خدا تندرست
جہان کی یہ تجھکو دعا ہے دوام

مثنوی

خدایا تری شان ہے کیا عظیم کہ سقف فلک بے ستون ہے مقیم
الٰہی ترا ہے وہ فضل عمیم کہ خرسند ہے ہر اسیر و یتیم
فلک تیرے سجدہ مین ہے سرنگون زمین ہے فتادہ باامید و بیم
مجھے بھی ملے نعمت بے زوال کہ وا ہے ترا باب رحم اے کریم

کرم نے ترے کر دیا تندرست
فدا کو جو تھا ناتوان اور سقیم

۱۹۱
نہ کر بندہ کو مستمند انام — نہ محتاج دنیا ہو تیرا غلام
الٰہی مرا نفس سرکش ہو رام — نہ سرہو نے یہ توسن بدلجام
کہ تا زیست رہے عیش دنیا تمام — ہوے بے سلے مجھکو دار السلام
دعا ہی مری جملہ فکر سخن — مناجات ہی میرا سارا کلام

فدا تجھکو آباد رکھے خدا
جہان کا کہ جب تک خرابہ ہی نام

۱۹۲
الٰہی ہو مرا با خیر انجام — مگر یہ دعا ہے مری شرم سلام
کہ دے مجھے زیادہ یار نا کام — ملا اس غمکدہ مین کسکو آرام
کسی طالب نے داد دل نپائی — مگر ہی بیوفائی خوے اصنام
نکر نا بندہ کو محتاج مخلوق — مجھے کافی ہی تیرا فضل و انعام

بسکین ہی غنی الحمد للہ
گدا تیرا ہی جو عبد الغنی نام

۱۹۳
بنگلہ شرار رفتہ محشر ہی گر خرام — ہنگامہ نشور ہی کافر ترا قیام
پر دست پر خطر ہی نہ غفلت کا کچھ مقام — بختی کی اپنے ہاتھ سے نادان ندے زمام
اک آن جو عشق مجازی مین رہگیا — اصنام بیوفا سے مرا کہدو اب سلام
کر ہی مآل نیک جہان مین مآل نیک — نادان زبان پاک سے نکلے نہ بد کلام
سمجھا تو بت پرست جہان مین نہین کوئی — اسلام کا عبث ہی فدا مجھپر اتہام

ردیف نون

۱۹۵
کیا جوش جنون کا ہی خیابان بہار مین — ہی چاک چاک جیب و گریبان بہار مین

دامان غیر مین گل تر سے بھرے ہوئے
مجھکو ملے ہین خار مغیلان بہار مین

گلچین بقدر حوصلہ ہر شخص ہی یہان
مین چھانتا ہون خاک بیابان بہار مین

مانند غنچہ جیب و گریبان ہی چاک چاک
تر اشک تر سے ہی مرا دامان بہار مین

مجھکو یہ لطف باغ جوانی نصیب ہی
تازہ ہین داغ حسرت و حرمان بہار مین

تقوی نے شیخ وقت جوانی مین کر دیا
مجھکو ہی شغل سیر گلستان بہار مین

گل ہی کہین چمن ہی کہین دیکھلے فدا
گلہاے رنگ رنگ کا سامان بہار مین ۱۸۶

بریان ہی سوز غم سے مرا دل شباب مین
کیا کیا جگر کو کوفت ہی حاصل شباب مین

مستسقیون کا نفس نے پیدا کیا خواص
دریا کا جو ملا تجھے ساحل شباب مین

دور شباب حلقہ ماتم ہی ہجر سے
بزم عزا ہی عیش کی محفل شباب مین

اب تھک کے نقش پا کی طرح جانشین ہوا
طی کر چکا ہون جملہ مراحل شباب مین

ہر گل کو دیکھکر ہین ترنم سرائیان
حاصل تھا مجھکو رنگ عنادل شباب مین

عقد نکاح نوشہ کو قید فرنگ ہی
پہنائی آسمان نے سلاسل شباب مین

کیا حسن یار کو ہین فدایا ترقیان
چہرہ ہی انکا اب مہ کامل شباب مین ۱۸۷

کیا کیا نہ مجھکو درد ہی عہد شباب مین
لطف حیات گرد ہی عہد شباب مین

صد برگ بنگیا جو گل ارغوان مرا
کیون رنگ سرخ زرد ہی عہد شباب مین

کم ہمتون کا وقت غنا ہیچکارہ ہی
نامرد کون مرد ہی عہد شباب مین

بھولا ہوا ہی زور جوانی مین حال شیب
تجھکو سر نبرد ہی عہد شباب مین

کس شعلہ رو کے غم مین ترے لب پر ای فدا
ہر وقت آہ سرد ہی عہد شباب مین

۱۸۸ حقیقت ہر ای پری جو مرے دل کے ریش مین
یہ سوز شین نہین ہین عقارب کے نیش مین
جان پر اضطرار مین ہر کچھ عجیب لطف
کیفیت دگر ہر جو حال پریش مین
سمجھے ہوئے ہون مین بھی شہادت کو عین فوز
خونریزیان روا ہین اگر تیرے کیش مین
انسان بدنہاد کی خو مین ہر وہ اثر
تاثیر ہی جو کژدم موذی کے نیش مین
تو اپنی ذات پاک کا کچھ وصف کر بیان
جوہر تو کچھ نہ کچھ ہر ترے گاو میش مین
اجسام تمام شاہد توحید حق ہر
معنی یہی ہین زیر و زبر اور پیش مین

دلچسپ تر فدا ہر ترا ہر کلام درد
تر ہر قلم بجاے سیاہی سرشک مین

۱۸۹ خواب مین مجھکو پریشان تب لیا کس کی محفل مین
لطف تو سل پایا جسکے تصدیع سے حاصل مین
پارہ پارہ دل ہر میرا ریزہ ریزہ جان و جگر
جو بار گران ہر محبت مین وہ بوجھ ہر بھاری کس سل مین
آج ترے ملنے مین فدا وہ لطف حقیقت پایا ہر
یہ بات کبھی دیکھی تھی نہ ذات نقیر کامل مین

۱۹۰ کبھی کافر ہون کبھی مومن شیدا ہون مین
محتسب ہون مین کبھی اور کبھی میخوار ہون مین
کبھی مجنون سے علاقہ ہر ارسطو سے کبھی
کبھی دیوانہ ہون مین اور کبھی ہشیار ہون مین
ہو کہین زلف فدا سے کہین بت سے نسبت
کہین غافل ہون سراسر کہین بیدار ہون مین

اسقدر کھائین ہین گل داغ جنون کے مینے — گلشن دہر مین انموذج گلزار ہون مین
جبر از خود نہین اے ساقی گلفام مجھے — آج کچھ نشہ غم مین ترے سرشار ہون مین
آئینہ خانہ مجھے کوچہ محبوب ہوا — حیرت دیدۂ شبنم سے پکر دیوار ہون مین

ایسا کچھ صدمۂ غم سے ہی فدا اضمحلال
تندرستون مین ہون ان روزون نہ بیمارون مین

۱۹۱
کیا زلف سیہ کا ہی ترے جال بغل مین — گویا ہی مرا نامۂ اعمال بغل مین
ہر دم ہی تری زلف پریشان کا تصور — پہلو مین مرے دل ہی کہ جنجال بغل مین
ہمدم دل مجروح مین ہین سیکڑون سوراخ — سینہ مین مرے دل ہی کہ غربال بغل مین
کیا داغ جگر سو ہم گل بن ہین شگفتہ — پھولی ہی مگر باغ کی کچنال بغل مین
کیون منہ نہ ہو شور جنون سے مرے بازار — سودا ہی مرے سر مین کہ ہرتال بغل مین
جاتے ہین جو گھر غیر کے وہ کوچے سے میرے — پائون کی دبالیتے ہین خلخال بغل مین
ہی وصل کی شب آخر شب دل مرا نالان — بجتا ہی مگر صبح کا گھڑیال بغل مین
آیا ہی غم ہجر مین نوا ور مصیبت — طنبور دبائے ہوئے قوال بغل مین
اس پیٹ کے دھندے نے مجھے خوار کیا ہی — آتا ہی مرے ہاتھ مین اور دال بغل مین
ہی شور جنون سر مین تو ہاتھون مین درا ہی — چکر ہی مرے پائون مین بھونچال بغل مین
آسیمہ سر آیا ہون ترے ملنے کو ایسا — چیکن ہی مرے ہاتھ مین رومال بغل مین
جسوقت وہ ملتا ہی مجھے عید ہی گویا — اس بت کے مگر ہی مہ شوال بغل مین

ہی عالم قیافہ سے فدا مجھکو نصیب
کیا آئے وہ دشمن ہی ترا خال بغل مین

۱۹۱

اوقات ساری گذری ہی صدگونہ رنج مین
اب ہین سنین عمر مرے چہل و پنج مین

چشم محال دیدہ اگر ہین ادا شناس
ہی حسن یوسفی کا تماشا ترنج مین

باوصف قرب چرخ نے رکھا ہمیشہ دور
مین کول مین رہا وہ رہے کاس گنج مین

کمظرف ہی جو نشہ دولت ہی غیر کو
باہر ہوا نہ جامے سے اک جام پنج مین

کر تنگ سوق دہر مین یہ خود فروشیان
نقصان سمسیر ہی تجھے ایسے سنج مین

کان گہر ہین گوش جو میرے کلام سے
موتی بہرے ہین کیا علم نکتہ سنج مین

اک عمر کی بودوباش ہی اور کیا انتقام
سمجھا ہی تو قیام سرای سپنج مین

نوروز عید ہی جو غم زلف مین سیاہ
دو زہر سانپ کا مجھے شیر اور برنج مین

سرمایہ حیات ابد زلف ہی تری
آب بقا کی موج ہی ہر ہر شکنج مین

نیرنگ آسمان نے مزے کو بدل دیا
شکر ہی نیشکر مین نہ ترشی ترنج مین

مجھکو فدا وہ گنج معانی نصیب ہی
مین آگ دیدون دولت دنیا کے گنج مین

۱۹۲

کس وقت آشنا سے نہ رنگ نفاق ہی
کس وقت میرے جی کو ہجوم قلق نہین

سطر مرے بیاض کا ہی خط کہکشان
دیوان کی میرے سرخی ہی رنگ شفق نہین

ہر روز تیرہ ہی مرے ایام عمر کا
میری بیاض مین کوئی سادہ ورق نہین

مین ایسے مدرسہ کا ہون تحصیل افزا
برسون جہان سبق نہین خوان او طبق نہین

ای عشق قتل قتیل و مقتول و قاتلا
اس بحث سے کوئی ترا خالی سبق نہین

وحشت تری ہر آئنہ ابتک ہی ناتمام
ای قیس دشت نجد مگر یق و دق نہین

۴۰ کیا قلت معاش مین دیوان لکھون فدا

خامہ نہین دوات نہین ہی ورق نہین

۱۹۴ اک اور راہ صعب کا مین ذی ارادہ ہون
دنیا مین پست ہمت و از پا فتادہ ہون

محروم جو وصال بتان سے مین رہگیا
اک مرد بیوقوف ہون احمق ہون سادہ ہون

تم نوجوان اگر ہو تو مین پیر ناتوان
ہمشان تیر تم ہو تو مین بھی کبادہ ہون

مین دانش و خرد مین فلاطون سے کم نہین
دیوانگی مین قیس حزین سے زیادہ ہون

نخچیر دون سے کہدو مرا ستانا نچاہیے
مین ناتوان نزار ردل از دست دادہ ہون

اس درجہ بیخودی ہی مجھے اپنی ذات سے
اتنی خبر نہین کہ مین نر ہون کہ مادہ ہون

پامالی جہان سے مرا حال کچھ نہ پوچھ
اس وادی خراب مین مانند جادہ ہون

کون ایسے حال مین ہی رفیق اپنا خضر خدا
یہ خار زار اور مین فدا پیادہ ہون

۱۹۵ ہین خار رنج میرے بیابان عمر مین
معدوم نقش عیش ہی ایوان عمر مین

وقف بیان ہجر نہ کیون عمر ہو مری
مضمون نہین وصال کا دیوان عمر مین

ایام زندگانی کا غصہ شریک ہی
شامل ہی رنج حال پریشان عمر مین

کیا ضبط گریہ ہی پے حفظان آبرو
ہوتی مگر نہین مرے عمان عمر مین

بوسیدہ ضعف سے ہی مری جیب زندگی
ہی چاک زخم دل سے گریبان عمر مین

غم کھاتے کھاتے مر گیا لیکن کبھی مجھے
لقمہ نشاط کا نہ ملا خوان عمر مین

شاہین ہی تو اوج متانت کا ای فدا
سنجیدگی ہی جو تری میزان عمر مین

۱۹۶ خاور ہی کاخ دوست ہمارے گمان مین
کیا کیا ہی حسن جلوہ نما تا بدان مین

بے یار درد دل ہے مرے پیچ و تاب مین — حق مین کچھ مزا ہے نہ لذت ہے پان مین

بدو شباب مین ہون مین رشک ہزار پیر — دیکھی تھی کبھی آن کسی نوجوان مین

آب حیات رشک تر اگر آب نصیب ہی — خون جگر خوراک ہے میری جہان مین

کافر ادا کے ساتھ ہین بانین لگی ہوئین — آویختہ ہین دل تری ہر آن آن مین

جب سے تمھاری زلف کا سودا ہوا ہے بس — کیا کیا نہ لوگ کہتے ہین کچھ میری شان مین

مین بادشاہ لشکر گریہ ہون اے فدا — ہر بال تن پہ پھریرہ ہے میرے نشان مین

۱۸۹ ے

جز رنج کچھ نپایا ترے اشتیاق مین — عمر اپنی سب گذر گئی درد فراق مین

میرے لیے تو پان لگانے مین شرم ہی — غیرون کے ساتھ کھایا پلاو اک طباق مین

کیا اب کوئی مومن خالص ہے آج کل — ہر شخص مبتلا ہے بلاے نفاق مین

او بت خدا سے مرے احوال رشک ہے — ہے دخل غیر کا تری رنگین رواق مین

ہے سجدہ گاہ جملہ خلائق جو تا ابد — تصویر کس صنم کی ہے کعبہ کے طاق مین

کیا ایک لونگ آفت جان جہان ہی — عالم اسیر ہے ترے جوف بلاق مین

اس دلربا کے ساتھ میسر ہوا اختلاط — عمر اپنی سب گذر گئی اس اشتیاق مین

ارمان شمار مجھکو فلک سے نصیب ہے — یکتا ہے وقت گو ہون حساب سیاق مین

جویاے وصل یار فدا عمر بھر رہا — بیچارہ آخرش موا رنج فراق مین

۱۹۰ ے

رنج فراق یار کا آفت رسیدہ ہون — مین غمزدہ ہزار مصیبت کشیدہ ہون

ہر بات میری قابل تسلیم ہے مجھے — مین مرد سال خوردہ آفاق دیدہ ہون

پیری مین کیا ہی چشم شکر چرخ پیر سے
عمر طفولیت سے مین تلخی چشیدہ ہون

اس عاجزی سے زینت دوش فلک ہوا مین
مثل کمان جو خلق مین قامت خمیدہ ہون

سودا ہے میرا دشنی چشم روزگار
مین مثل صبح گویا گریبان دریدہ ہون

گلچین کا ہاتھ کیا کہ ہوا بھی نہین لگی
مین باغ دہر مین وہ گل نو دمیدہ ہون

مرنے کے بعد پائی ہے راحت ہر آئینہ
مین زیر خاک آج فدا آرمیدہ ہون

۱۹۹
گوش کر مین تری آواز سے کچھ کام نہین
سوز سے کام ہے اب ساز سے کچھ کام نہین

مر گئے ہم ترے اب ناز سے کچھ کام نہین
شوخی و غمزہ و انداز سے کچھ کام نہین

فکر پوشاک سے سودا نے کیا ہے آزاد
ہمکو اب درزی و بزاز سے کچھ کام نہین

بیدھڑک کھولدے سب شیب مین حوال شباب
ہمکو پوشیدگی راز سے کچھ کام نہین

ہے توکل جو ترے ذات پہ اے یار کریم
ہمکو دنیا مین تگ و تاز سے کچھ کام نہین

نہین عیسیٰ کا مریض غم جانان محتاج
کشتۂ ناز کو اعجاز سے کچھ کام نہین

قید نیرنگ سے آزاد ہین اہل بنیش
مردم چشم کو شہباز سے کچھ کام نہین

پست ہمت کو نہین رفعت رتبہ حاصل
مرغ بے بال کو پرواز سے کچھ کام نہین

اپنی ذلت سے مین خرسند ہون دنیا مین فدا
غیر کی وقعت و اعزاز سے کچھ کام نہین

۲۰۰
میری وقعت نہین ہمچشمون مین ناکام ہون مین
خوار ہون خستہ ہون شرمندہ ہون نام ہون مین

عاقبت میری ہوئی فضل الٰہی سے بخیر
مرحبا طالع فرخ کہ خوش انجام ہون مین

کیا فدا مجھکو ہے شاہان جہان کی پروا

حضرت حق کا نمک خوردۂ انعام ہون مین

٢٠١ زمانے مین دولت کی قلت نہین
ترہی ای تہیدست قسمت نہین
کسیکو خدا رنج فرقت نہ دے
کوئی اس سے بڑھکر مصیبت نہین
تجرد مناسب ہی دنیا مین آج
محبت نہین ہی مروت نہین
نہین اُسکو فکر سخن کا دماغ
جسے فکر دنیا سے فرصت نہین

فدا ساغر زہر پی دم نہ مار
ترے واسطے جام شربت نہین

٢٠٢ تب مناسب ہی سر فکر سخن آوردن
سیکھ لے پہلے غم ہجر مین نادان مُردن
چارہ فرمائی و دلجوئی و تسکین کا نہ
مجھکو کچھ اور بھی آتا ہی بجز دل بُردن
باغ آفاق مین جسدن سے ہوا ہون پیدا
غنچۂ دل کو نہ وا شد ہی بجز تہ مردن
درس ایجاد مین استاد ازل نے مجھکو
کوئی مصدر نہ پڑھایا ہی بجز افسردن

ای فدا شکر خدا کا ہی بہر حال ضرور
گو کہ دنیا مین ترا رزق ہوا خون خوردن

٢٠٣ ظالم خدا سے ڈر مین جوان غریب ہون
دوری سے تیری گویا اجل کے قریب ہون
اس بُعد و قرب کی مجھے حسرت ہی رات دن
نزدیک ہی حبیب مین دور از حبیب ہون
سُننا سمجھنا چاہیے میرے کلام کو
مین ممبر بلند سخن کا خطیب ہون
باغ سخن کی زیب ہی میرے کلام سے
گلزار نکتہ سنجی کا مین عندلیب ہون

کھاتی کے در پہ ٹوٹی ہی گاڑی مری فدا
گو ہون مریض پیش نگاہ طبیب ہون

۲۰۴
معرفت ملک بایزید نہین — شیخ صنعان کی کچھ خبر نہین
جسکو چاہے خدا کرے مقبول — رحمت حق ناپدید نہین
کار دارین کر درست شتاب — زندگانی کی کچھ امید نہین
ہین وجود اور عدم قریب قریب — انمین کچھ فاصلہ بعید نہین
مال ناپاک سے ترے قارون — کوئی دنیا مین مستفید نہین
عالم یقظہ کا گلا کیا ہو — خواب مین بھی نصیب دید نہین
پاک ہو تیرا ظاہر اور باطن — نفس ناقص اگر پلید نہین
ہو مری عمر سے بعید نشاط — یہ ہے روز رون مین روز عید نہین

خنجر عشق سے فدائے حسین
ہو وہ نامرد جو شہید نہین

۲۰۵
کب مہربان نہ پر اپنے خدا نہین — لیکن وہ بت کسیکا ذرا آشنا نہین
حسرت ہو میرے طالع ناساز گار مین — مین بدنصیب ہون مجھے تیرا گلا نہین
مانا یہ ہمنے ناصحا وہ سبز فام ہو — ایسا کوئی جہان مین پر نگین ادا نہین
کیا اور نکلے اُس سے کوئی دل کی آرزو — جو کھول کر بغل کبھی مجھسے ملا نہین
انگیا کے بند کھلنے سے اے محرم نیاز — حاصل مرا تمام ابھی مدعا نہین
کس جا ترا قیام نہ آشوب دہر ہو — کس رہ مین تیری چال سے محشر بپا نہین
قاتل نے قتل مین مرے ٹکڑے اُڑا دیے — لیکن جھکا کے سر سر مو مین ہلا نہین
دیوانہ ہو جہان ترے پیرہن کا تمام — کوئی بھی ایسا ہو جو ترا پتلا نہین

بیچارہ رنج حسرت و حرمان مین گھل گیا

اب وہ فدا حسین نہین وہ فدا نہین

۲۰۶ تو عرض مدعا سے مگر آشنا نہین — کس کی قبول گھر مین خدا کے دعا نہین

کہنا خدا مگر کسی بت کو روا نہین — کیا بت کہ بت پرست خدا سے جدا نہین

کچھ تو ناہی شوخیون سے کمربند آپ کا — دست گناہگار کی اے جان خطا نہین

حصہ ہے اس نسیم کا تیری بہار مین — اب تک جو تیرے باغ کا غنچہ کھلا نہین

دکھلا دو جوبن اپنا ذرا دور سے مجھے — گو خوان بخشش غیر مین حصہ مرا نہین

مارا ہے اس غریب کو فکر معاش نے — فکر سخن کا مجھکو ذرا حوصلا نہین

کیا جلد اس صراحت مرا کج ہو گیا — کھانا تو کیا کہ پانی بھی مین نے پیا نہین

پھر خدا ہوا وہ بت شیرین ادا نہ مرا مش — مین نے ترے اناروں کو اب تک چھوا نہین

دنیا مین ہر مرض کی شفا کے لیے فدا
بہتر خدا کے نام سے کوئی دوا نہین

۲۰۷ کیا شک بت قاتل ہے کچھ اب میری اجل مین — خنجر ہے ترے ہاتھ مین تلوار بغل مین

حسرت نے دیے ہین مجھے ہر آب مین غوطے — ڈوبا ہوا ہے غیر مگر جوے عسل مین

قسمت کے سوا پایا نہ اک دانۂ روزی — حارص رہا آوارہ سدا دشت و جبل مین

طباخ غم عشق نے ایسا مجھے بھونا — کب ہے اثر بوسے بداب میری بغل مین

بدمہری ایام کا کب تک لکھون شکوہ — اب طاقت تحریر نہین ہے ید شل مین

ہر صاحب جوہر کو ہمیشہ سے فلک نے — موتی کی طرح بیدھا ہے جوہر کی کھول مین

چالاکی و چستی ہے فدا موجب راحت
ہے رنج مگر عادت سستی و کسل مین

دہ عطا اپنا گذر کیون نہو مے خوارون مین
نام لکھا ہی مگر میرا گنہگارون مین

شیب سے گویا ہی اصنام مین اوقات خراب
جنس ناقص کی طرح مین ہون خریدارون مین

ہی مری بہر خدا پرسش احوال ضرور
مین بھی کافر ہون ترے غم کے گرفتارون مین

کون ہی اس شب غم مین مرا ہمدم یارب
تو ہی محبوب ترا لطف ہی غمخوارون مین

درد مونس ہی مرا رنج رفیق جان ہی
چار نا چار گذر ہی نہین دو چارون مین

ابروؤن سے جو بچا مارا نگاہون نے ضرور
کوئی رہ سکتا ہی زندہ تری تلوارون مین

مرتبہ ہی مجھے دنیا مین کچھ ایسا حاصل
مین نہ خوابیدون مین شامل ہون نہ بیدارون مین

بے گمانی سے مگر اپنی مین ہون شرمندہ
نام مشہور سخن سنج ہی کیون یارون مین

ہی عجب حال فدا کا مرض مخفی سے
تندرستون مین ہی بیچارہ نہ بیمارون مین

جی لگے میرا اسکی شادی مین
عمر گذری ہی نامرادی مین

ہی جہان مین جو غمزدہ اسکو
لطف کیا جشن کیقبادی مین

جوش گریہ ہی گویا آب حیات
شور ہی رعد کی منادی مین

کر شعار اپنا بندگی صاحب
دخل کر خاصہ عبادی مین

ہی غضب تیری زلف کا چھونا
زہر ایسا کہان جفادی مین

کیون نہو عشق سے ترقی حسن
ربط ہی آتشی و بادی مین

ای فدا رہ بدان خلق سے دور
شر ہی طینت فسادی مین

یارب جو سوال ہی وہ پاؤن
اب در سے ترے کہان مین جاؤن

خو دمجھ مین نہین ہی قابلیت / کیا شکوہ بخت منہ پہ لاؤن
دل کا کوئی قدر دان نپایا / کیا خاک کسی سے جی لگاؤن
ہی نام سے میرے جسکو وحشت / کیونکر اُسے اپنے گھر بلاؤن
قسمت مین لکھا ہی رنج ہجران / کیونکر مین وصال یار پاؤن
اغیار ترے جو ہمنشین ہین / کیونکر تری بزم تک مین آؤن
از چرخ ہی کچھ نہایت جور / کب تک تری ٹھوکرین مین کھاؤن
ایسا مرا کیا ذ بخت بیدار / اُس بت کو بغل مین جو سلاؤن
سب چاک ہین دامن اور گریبان / اک جیب کا چاک کیا سلاؤن
خنجر در دکہ جان جان ہی میرا / ہی کون جسے گلے لگاؤن
کافی ہی گدا کو بستر خاک / کسکے لیے فرش گل بچھاؤن
ظاہر ہی مری حرارت عشق / کس طرح مین سوز دل چھپاؤن
تو نے مجھے کسقدر جلایا / مین بھی تجھے اب تو کچھ جلاؤن
ڈالون تری چاہ پر مگر خاک / اب اور کسی سے دل لگاؤن

میرا بھی فدا گذر ہوا تھا
پاکیزہ ہی خطہ ہراؤن

ہجو

بغل مین جو وہ ماہ پارا نہین / کہ میرا روشن ستارا نہین
نہ توڑا ہی صنم اسکو بہر خدا / یہ دل ہی مرا سنگ خارا نہین
بھو ہی مجھسے تیورن تری کس لیے / وہ چتمک نہین وہ اشارا نہین
بھلا اُس بت کو ہی کیون لڑائی کا غم / سکندر نہین کوئی دارا نہین

۲۱۲ خدا جلد کر کام دل کچھ حصول / مگر زندگانی دوبارا نہین
غم ہجر کا مجھکو یارا نہین / بغیر اُس صنم کے گذارا نہین
کھڑے کان ہیں کس سے کیون ہو گئے / کسی نے جو تمکو پکارا نہین
نہ گستاخ ہو ایسے اسرار عشق / نہان ہین ابھی آشکارا نہین
مرے دلکو کیون کر دیا چاک چاک / ترے مانگ چوٹی جو آرا نہین
تری بیوفائی کا شکوہ ہی کیا / یہ دل بھی ہمارا ہمارا نہین
یہ پردہ سے باہر کفن ہی مرا / گو رنٹ کا کافر غرارا نہین
رہین کیون نہ کٹ کر بازاریان / مگر دام تیرا اکارا نہین
خدا مجھکو دنیا مین اور دین مین / خدا کے سوا کچھ سہارا نہین

۲۱۴ درد حکت ہی علیش میرے صفحہ ایام مین / نقش ہر آئینہ لکھا ہی جنت نا فرجام مین
کیا تعجب ہی جو لکھتا ہون مضامین بلند / آشیانہ فکر کا ہی عقل کل کے بام مین
عشق نے کیسا کیا ہی خوار او رہے آبرو / دلربا ہی اپنا وہ جو فرد دفتر ہی نام مین
غیر کی صحبت مین ادنی بات کر سکتا نہین / سوز حاجت ہی کوئی ابلیس میرے کام مین
گو یا داب رسالت سے مجھکو خود وہ نہین / ورنہ کیا تقلیل ہی مولا ترے انعام مین
مجھکو تقصیر اطاعت مین نہین جب تمام / مطلقا قلت نہین لیکن ترے اکرام مین
بت پرستی سے خدا سب ہون تیرا ہیچ ہی / کفر کی بو آتی ہی کافر ترے اسلام مین

۲۱۵ محو ہی ہر شخص اپنے کام کی تدبیر مین / پر وہ ہی ہوتا ہی لکھا ہی جو کچھ تقدیر مین

جلوۂ ابر جو ابر لعل لب سے ہی خجل	گویا موتی سے برستے ہین تری تقریر مین
میری سر تدبیر کا گویا نتیجہ ہی فسوس	ہی خرابی کا تصرف سہر ہن تعمیر مین
ہی وصال یار مین عیش جوانی کا مزا	گویا خاطر خواہ ہی قند مکرر کھیر مین

اے فدا کمبخت نے اپنا سا مجھکو کر لیا
خار تھی میری جوانی چشم چرخ پیر مین

۲۱۵

تری زلف پیچان کا خواہان ہون مین	شب و روز کا فر پریشان ہون مین
خدایا مرے حال پر رحم کر	گناہون سے اپنے پشیمان ہون مین
الٰہی ترا فضل درکار ہی	عذاب زمین سے ہراسان ہون مین
نکرنا سوا اپنے محتاج غیر	ترے درکا درویش مہمان ہون مین

فدا ہی سخن سنج معجز نگار
نظیری کا شیدائے دیوان ہون مین

۲۱۶

ساقی دے مجھے شراب گلگون	ہو جس سے نہاد عقل کا خون
مستی مین رہے نہ ہوش مطلق	موزون ہو مجھے خطاب مجنون
دنیا مین جو باؤلا ہون مشہور	مستانہ بروز حشر اٹھون
تو کر ایسا مجھکو مخمور	جو شیشۂ نام و ننگ توڑون
ایسا لگے مجھکو ذوق مستی	پیچھا ترا مین کبھی نہ چھوڑون
غواص محیط فکر ہون مین	ہر شعر ہی میرا دُر مکنون
اے چرخ کہون ہزار فریاد	کب تک غم نو بنو مین کھاؤن
کیون ہو گئے سرخ دیدۂ تر	یاد آ گئے اسکے لعل میگون

لکھ ڈالا ہون فدا ہزار مضمون
فرصت دے اگر زمانہ دو دن

۲۱۷
عصیان سے جو اپنے مین خجل ہون — اعمال زبون سے منفعل ہون
دانا ہے تو یا خدا کہ ہر دم — حاضر ترے روبرو بدل ہون

خوشبو ہے فدا جو خاکساری
گویا مین نسیم عطر گل ہون

۲۱۸
گو ہون مین بے سروسامان پہ جہانبان ہون مین — گو گدا ہون پہ گداے در جانان ہون مین
زار و رنجور و تپان مضطر و گریان ہون مین — میرا کچھ حال نہ پوچھو کہ پریشان ہون مین
نہ تو دنیا کی لیاقت ہے نہ دین کی ہمت — محض یارب ترے افضال پہ نازان ہون مین
واقف اس فن سے نہ شیدی و نوائی کچھ تھے — لغو دعوی ہے مرا یہ کہ غزلخوان ہون مین
ناخن فناک کا آداب مگر مانع ہے — کس طرح کوئی کہے صاحب عرفان ہون مین
مجھسا ناکام خدایا ہو نہ دنیا مین کوئی — کشتۂ غمزۂ بے مہری دوران ہون مین
نہ خدا مجھکو ملا اور نہ بت ہاتھ آیا — کفر و دین دونون سے گویا کہ پشیمان ہون مین
ہے تردد مین مجھے مایۂ انزرشن حاصل — بیقراری ہے مگر گوہر غلطان ہون مین
موم پتھر تری قدرت سے الٰہی ہوجاے — کسی بت سے فقط اک بوسہ کا خواہان ہون مین

حسرت دل کے موافق نہوا شعر کوئی
گو کہ ہر چند فدا صاحب دیوان ہون مین

۲۱۹
بستی فراق مین جو بیابان سے کم نہین — صبح وطن بھی شام غریبان سے کم نہین
کفر اپنا زاہدا ترے ایمان سے کم نہین — مین بت پرست تجھسے مسلمان سے کم نہین

افسردہ خاطرون کو اسیری ہے سیر گل — صحن چمن جو تنگی زندان سے کم نہین
گلچین بوالہوس کے ہاتھ سے اے جان ہے چاک چاک — چولی تری جو میرے گریبان سے کم نہین
روز سیاہ جو شب یلدا سے تیرہ ہے — حال اپنا تیری زلف پریشان سے کم نہین
ایسا ڈبو دیا مرے طغیان اشک نے — گھر میرا مجھکو خطۂ یونان سے کم نہین
عاشق ابد ملا ہے فدا کیا یہ مین عشق — گور اپنی مجھکو خلوت جانان سے کم نہین

۲۲۰
گویا کیا تھا ہمدمی عشق صنم نہین — جس دن یہ غم نہوگا وہی روز غم نہین
ہین وادی جنون معانی کا قیس ہون — ہر شعر میرا محمل لیلی سے کم نہین
اعجاز عشق سے مرا قائم وجود ہے — ورنہ غم صنم سے ذرا مجھ مین دم نہین
مجھ سے امیدوار کو نومید جو کرے — ایسی تو یا خدا تری شان کرم نہین
کیا حال اپنے عالم افلاس کا لکھون — کاغذ نہین دوات نہین ہے قلم نہین
ہین ہون خدیو ملک سخن گو مرے پاس — خیمہ نہین سپاہ نہین ہے علم نہین
کیا فکر شعر ذوق ہو مجھسے اے فدا — نغمہ نہین شراب نہین ہے صنم نہین

۲۲۱
گنتی کے مرے جسد مین دم ہین — اک دلکو مرے ہزار غم ہین
ہمکو نہین مال و زر کی پروا — ہم طالب صورت صنم ہین
کیونکر ہو ادا ے شکر انکا — جو جو مرے حال پر کرم ہین
کس شی کی کمی ہے گھر مین تیرے — البتہ مرے نصیب کم ہین
ناکام گئے جہان سے جو لوگ

آنین سے فدا اسمجھ تو ہم ہین

٢٢٢

ایسا ترے غم مین مضطرب ہون — ای جان مین گویا جان بلب ہون
شوریدہ سر رہ طلب ہون — گستاخ ہوش ہون بے ادب ہون
ہر چند ترا کرم ہی مجھپر — آزردہ مگر بلا سبب ہون
کب مجھسے خطا ہوئی ہی کوئی — ناحق ترا مورد غضب ہون
مجھسا کوئی کامران نہوگا — محروم مرام خود مین کب ہون
اسکی ہی تلاش جو مین ایسا — آوارہ وادی طلب ہون

کیا لطف وصال یار پاؤن
کیا مین فدا زندہ دار شب ہون

٢٢٣

مرگ سے مجھکو کچھ گزند نہین — مجھسا دنیا مین دردمند نہین
میری ہمت کے روبرو نادان — رتبۂ آسمان بلند نہین

ای فدا کوئی سنگدل ہوگا
شعر تیرا جسے پسند نہین

٢٢٤

مین ہون بعید اُس سے کہ جس سے قریب ہون — گویا مین اس جہان مین نرا بدنصیب ہون
رنگ گل تعلق کی مری ذات سے ہی آب — گویا بہار داغ کا مین عندلیب ہون

کیا زندگی مری کہ مین دنیا مین ای فدا
محروم وصل یار ہون دور از حبیب ہون

٢٢٥

کسیوقت مین خالی از غم نہین — بجز غم مرا کوئی ہمدم نہین
کسیوقت دقت مری کم نہین — مری آنکھ کسوقت پرنم نہین

ترے غم مین ایسا ہوا ناتوان — مرے جسم مین اب ذرا دم نہین
مصیبت کی جا ہی یہ شادی تری — ترے گھر مین جو شور ماتم نہین
نظر مین مری مال دنیا ہی ہیچ — کم از داغ دینار و درہم نہین
جوانی سے پیری مین زاید ہی آج — مرا رنج خاطر ذرا کم نہین

فدا اس شفاخانہ دہر مین
مرے زخم کا کوئی مرہم نہین

۲۲۳

مین خستہ جان ستم زدہ روزگار ہون — محتاج ہون غریب ہون عاجز ہون ازہون
مین خاکسار کشتہ چشم نگار ہون — خستہ ہون خستہ جان ہون سراپا نگار ہون
مین ہمسر سپہر ہون گو خاکسار ہون — گرد نقاب یار ہون گو مین غبار ہون
رنگ بہار گو مرا تا زیانہ ہی — مین بادپاے زور جنون پر سوار ہون
یارب ذرا لکھن ہی مری شرم تیرے ہاتھ — عاصی ہون روسیاہ ہون عصیان شعار ہون
صحت نصیب جلد ہو یارب مریض کو — اب زحمت مرض سے بہت بیقرار ہون
لاتقربوا الصلوۃ کا یارب نہو حساب — میخانہ کرم کا ترے بادہ خوار ہون
کیا ہی عجب کہ رحمت حق مجھکو ڈھانپ لے — گو ہون سیاہ کار مگر شرمسار ہون

مور ضعیف بھی ہی تو ہی تجھسے خلق مین
مین اے فدا بہ رنجہ غایت نزار ہون

۲۲۴

ہی لطف زندگی جو ترے حسن و ناز مین — کیفیت ہی مرے سوز و گداز مین
ہی بے نمک جو کام و دہان نغمہ معرفت — کچھ لطف روزے مین نہ مزا ہی نماز مین
از از مختفی کی ملی کس سے کچھ دوا — ناحق ہوا ذلیل مین افشاے راز مین

بجا ہے مجھکو رشک نشاط رقیب پر
وہ عیش پر بلا سے ہے بول اور براز مین

اک دیکھون دونون چھاتیان کیا سر سے پانو تک
جوبن بھرا ہوا ہے بت محو ناز مین

پردے مین شاعری کے دکھاتا ہون اے دل
راگ اپنا مین سناتا ہون آہنگ ساز مین

دنیا مین ہے یہ شیخ کہ دنیا ہے شیخ مین
دریا مین ہے جہاز کہ دریا جہاز مین

تا زیست گویا قید بلا مین رہا اسیر
کافر جو پھنس گیا تری زلف دراز مین

عیب کراہیت سے مبرا ہے پختگی
جب تک ہے خام باقی ہے بدبو پیاز مین

دنیا کا ہر معاملہ طوفان سے کم نہین
کیا کیا ہے زور موج نشیب و فراز مین

کیا شکر کا مقام فدا ہے کہ آج کل
کمیاب ہے نظیر ترا امتیاز مین

۲۲۰

آباد تو سدا رہے دیر خراب مین
میری یہ التجا ہے خدا کی جناب مین

روزانہ رنگ نو ہے جہان خراب مین
چرخ کہن سدا ہے مگر انقلاب مین

ایسے بھنور مین پھنس گئی کشتی غریب کی
ہے جس سے ناخدا بھی ترے اضطراب مین

کیا ہے عجب کہ فضل خدا پھر اچھال دے
ڈوبا ہوا جہاز ہے سو نیزہ آب مین

نقاش نے تمام کیا بوستان کو ختم
گلکاریون سے تیری گلستان کے باب مین

روز ازل نہ کاتب تقدیر نے لکھا
حرف نشاط میری کتاب شباب مین

ممکن قدم نہین ہے کہ قدم ممکنات مین
دریا مین ہے حباب کہ دریا حباب مین

بحث منازعت ہے میان رقیب و یار
گویا مجادلہ ہے ہما و غراب مین

لطف زبان فرس مرے ریختہ مین ہے
نکہت ہے زعفران کی گیاہ شہاب مین

وہ بت نہین ہے مجلس انجما مین نہ کہ
آہو گھرا ہوا ہے ہجوم کلاب مین

غنچے نہ کھلنے پائے کہ اوس پڑے فدا
کیا دیکھا مین نے اپنی بہار شباب مین

نا حصول حضور قلب ہو کستر نماز مین — وسواس دل کو رہتے ہین اکثر نماز مین
سجدے کی جو ناک بیش خدا مین نے خاک پر — کیا کیا مشام جان ہو معطر نماز مین
جاری ہین چشم تر سے مری اشک متصل — ہاتھ آیا میرے کیسہ گوہر نماز مین
آہین گویا مد حساب عتاب ہی — دنیا کا تو نے کھولا جو دفتر نماز مین
آئینہ کسکی شکل کا ہی میرے روبرو — ہشکل آئنہ ہون جو ششدر نماز مین
کیفیت حضور مین ہی تجمل عروس کا — پہنا وضو کا مین نے جو زیور نماز مین

صراف امتیاز قبول کریم نے
پرکھا ہرا ہی فدا مرا جوہر نماز مین

مین از خود رفتہ ہون یا رب کسی بت کی جدائی مین — مگر بوئے مزہ کاری ہی میری پارسائی مین
برائی کے سوا حاصل نہین ہی کچھ برائی مین — بھلائی کر بھلائی کر بھلائی ہی بھلائی مین
کبھی غیرت کی جا ہی غیر مین ہم پایہ میرے — نہین اس بت کا سا جھا میری دنیا کی کمائی مین
نہین ہی قلت اصنام دنیا مین مگر یا رب — مری قسمت کا کوئی بت نہ تھا تیری خدائی مین
مگر دیوسیہ کی اس پری سے ہو گئی صحبت — کہ بوے جانگزا آتی ہی عطر آگین رعنائی مین
نہین ہی پارہ سرمے کی مگر دیا رہ خنجر کی — جگر دوزی کا عالم ہی جو سرمے کی سلائی مین

نپوچھو کچھ بیان حال غمگینی بیچارہ
تمام اندوہ ہی ذات فدائے کربلائی مین

لطف دنیات سے مین ذرا بہرہ ور نہین — دردِ دروں سے میرے کسیکو خبر نہین

سو عیب تیرے غم مین مری ذات کو لگے
مجھسا کوئی زمانے مین بدنام تر نہین

شوخی نے اے پری ترے پارہ بنا دیا
صبر و قرار کا مرے دل مین اثر نہین

ارباب زور کا ہی زمانہ درین دلا
دنیا مین راست بازون کی مطلق گذر نہین

طاری ہی ہجر یار مین اک حال بیخودی
غفلت مین کچھ خبر مجھے درد سر نہین

اوقات مفلسانہ گذرتی ہی دیر مین
برکو مرے جو کوئی بت سیمبر نہین

کل جسکے آستان پہ تھا اقبال کا ہجوم
کتا بھی آج انکی کوئی گور پر نہین

کچھ حد بھی ہی تغافل بسیار کی ترے
تجھپر جو مرتے ہین تجھے انکی خبر نہین

ہستی سے تا عدم ہین ہزارون مخاطرے
اس سے زیادہ کوئی گران تر سفر نہین

طفلی سے تا بشیب وہی ہی منغصی
ابتک مرا مزاج بحال دگر نہین

اصنام سیمبر کی طلب مین خراب ہون
دنیا مین مجھکو کچھ ہوس مال و زر نہین

ہی بوستان دہر مین ثمر اک درخت
نخل امید میرا مگر بارور نہین

عالم تھا جسکے طنطنہ جور سے خراب
اب زیر خاک بھی کچھ شور و شر نہین

افسردہ ہی طبیعت ناساز فکر مین
مضمون جو ہی غزل مین کوئی تازہ تر نہین

سب عمر اپنی گذری ہی شبہاے تار مین
عالم مین اپنے گویا نشان سحر نہین

ہر دم تری زبان پہ خدا ہی کلام یاس
کمبخت تجھکو مہر خدا پر نظر نہین

۲۴۳

تشویش روزگار سے سب ناگزیر ہین
اہل جہان عذاب جہان مین اسیر ہین

سرکار سے تری ہمہ عالم ہی فیض یاب
سب شاہ اور گدا ترے در کے فقیر ہین

کرتے ہین قتل اور چھپاتے ہین خون کو
اصنام روزگار وہ شوخ اور شریر ہین

اردو مین بے نظیر ہو دیوان شیفتہ — استاد میرے گویا نظیری نظیر ہین
ظاہر ہین راز ہاے نہان اُنکے روبرو — ارباب فکر جتنے ہین روشن ضمیر ہین
خطرہ نہین ہو مجھکو مقامات سخت کا — بندے خدا کے گھر کے مرے دستگیر ہین
خواب خجستہ مین مجھے بیعت ہوئی نصیب — حضرت نظام دین خدا میرے پیر ہین
ہم کبک وار کھاتے ہین انگارے خاک پر — وہ آسمان حسن کے بدر منیر ہین
ادنی ترین کو رتبۂ اعلی نصیب ہو — جتنے گدا ہین در کے ترے سب امیر ہین
پیوستگی سے تیری جدائی محال ہو — آٹے مین تو نمک ہو تو ہم بھی خمیر ہین

فکر سخن مین حق نے دیا ہو وہ مرتبہ
گویا فدا حسین غزل کے دبیر ہین

۲۳

پی لے زاہد شراب دنیا مین — بنکے رند خراب دنیا مین
آتش غم پہ بھون ڈال جگر — کرے دلکو کباب دنیا مین
کارہاے زبون سے اے غافل — چاہیے اجتناب دنیا مین
گویا ہو زاد آخرت تجھکو — خوف روز حساب دنیا مین
کچھ جو خوف عذاب عقبی ہو — کرے حاصل ثواب دنیا مین
زندگی کا کچھ اعتبار نہین — کر گذر کچھ شتاب دنیا مین

گذری مانند روز حشر فدا
میری عمر شباب دنیا مین

۲۴

گذریگی عمر فضل خدا سے فلاح مین — تم اے صنم رہے جو ہماری صلاح مین
کچھ حسن رہگذر سے تمتع حصول کر — اندیشۂ مواخذہ کیا ہو مباح مین

قسمت تو دیکھ مین بھی فدا اتفاق سے
شامل ہوا رقیب کی بزم نکاح مین

۲۳۵

ویرانگی ہے گویا ازل سے نصیب مین	آبادیان عبث ہین خیال غریب مین
پیوستگی خالص و ناقص ہے ناگوار	نکردہ طبع کیون نہو دانہ زبیب مین
دل کے دکھانے کا ہے نتیجہ بہت برا	ظالم صدا نہین ہے خدا کی جریب مین
دکھلائے منھ خدا نہ ترا اے شب فراق	نقشہ اجل کا ہے تری شکل مہیب مین
مجھکو حساب حشر سے فوراً بری کیا	کیا کیا ہین رحم ذات خدائے حبیب مین
طوطی ہون مین سخن ہے مرا گویا آئنہ	حیران ہین یار لوگ کلام عجیب مین
شیدائے رنگ جلوۂ قدرت ہے سر بسر	سودائے گل نہین ہے سر عندلیب مین
پاہندہ مال مفت سے مال ریاض ہے	جو ہے خلف مین انس نہین ہے ربیب مین
ناقوس کی صدا سے مجھے حال آگیا	پایا نہ لطف شیخ نے صوت خطیب مین

محمود خان کے پاس بھی مین اے فدا گیا
کچھ درد میرا آیا نہ ذہن طبیب مین

۲۳۶

کانٹے جگر کے فرش ہین اثنائے راہ مین	کیونکر گذر ہو آنکا مری خوابگاہ مین
کیا قدرت خدا ہے کہ اس بت کی چاہ مین	بگڑا گیا ہے غیر مرے اشتباہ مین
دیدار مین ترے جو مہیا ہے زندگی	موجود ہے اجل تری کافر نگاہ مین
عاقل خدا سے طالب خیر مآل ہے	نادان ہے مبتلا ہوس مال و جاہ مین
اچھون کے واسطے ہین برے دن یہان نصیب	یوسف وگرنہ کیون رہے زندان و چاہ مین
انسان نیک کاہ سے ناچیز تر ہون مین	مجھسے زیادہ وصف ہین مردم گیاہ مین

مجھکو کبھی نہ داد مرے درد کی ملی
لے چل شراب خانہ کو پیر مغان مجھے
گودون سے ہین سوا تری کالی پلک نگر
ہو اوس صنم کی سنگدلی کا گلہ عبث
انجام خیر پر ملک الموت ہین گواہ
مفلس کی حق رسی ترے گھر مین محال ہی
پیری مین زور عشق جوانی نہین گیا
ای آسمان کچھ بھی ہی خوف خدا تجھے
کتنا جہان مین ظل حمایت وسیع ہی
محفوظ ہر مواخذہ سے رکھنا تو مجھے

مین مبتلا رہا ہون غم خواہ نخواہ مین
لگتا نہین ہی جی مرا اب خانقاہ مین
سرمے کا میکجین ہی تیری سپاہ مین
رکھا نہین خدا نے اثر میری آہ مین
دم نکلا میرا اندکرہ لا الہ مین
گو رہی نہین کوئی گرہ داد خواہ مین
رنگ مسا تمام ہی میری نگاہ مین
شامل کیا مجھے جو عدد کی پناہ مین
ہر وقت ہر شبر ہی خدا کی پناہ مین
پکڑا نہ جاؤن مین کسی یا رب گناہ مین

جو یا تو راستون کا عبث ہی یہان فدا
لکھی ہین زحمتین ترے بخت سیاہ مین

خدا کے کرم کی نہایت نہین
خدا مہربان ہی تو کل مہربان

یہان اوسکی کس پر عنایت نہین
مجھے آسمان کی شکایت نہین

فدا تیری مجلس مین غیر ذکر یار
کبھی اور کوئی حکایت نہین

شان عشاق نوازی بت جانان مین نہین
بیوفائی تری صورت سے عیان ہی کافر
کام حاصل ہی نہ موت آتی ہی ناکامی ہی یہ

جلوۂ مہر مگر یار کے ایوان مین نہین
قطرۂ آب ترے چاہ زنخدان مین نہین
کوئی تاثیر مرے درد نمایان مین نہین

وای ای دست جنون اب مین کھسوٹون گیا خاک — ایک بھی تار مرے جیب و گریبان مین نہین
گویا طومار معطل ہی مری عمر دراز — کچھ بھی تعبیر مرے خواب پریشان مین نہین
آج کل جامۂ شیطان مین ہین انسان اکثر — گو ہین انسان مگر جامۂ انسان مین نہین

ای فدا تجھکو ہی اندیشۂ فردا بیجا
جبکہ تقلیل نہ کچھ رحمت یزدان مین نہین

۲۳۹
سوز غم تپان سے تہ صد عذاب ہون — مین آتش جگر سے سراپا کباب ہون
دنیا کی تین پانچ سے ہون مین جو بیخبر — لطف خدای پاک سے پاک از حساب ہون
دشمن ہو میرا نام نہ کیون روزگار مین — مین خاور سخن کا مگر آفتاب ہون
گویا بری ہون زخم زبان جہان سے — مین صحبت انام سے پر اجتناب ہون

تشویش دہر سے تجھے بخشے خدا نجات
دنیا مین ای فدا مین نہایت خراب ہون

۲۴۰
لکھا نہ دل کا حادثہ حشر سے کم نہین — رنج فراق صدمۂ محشر سے کم نہین
مضمون ہی مشکبار سواد حروف مین — ہر شعر میرا زلف معنبر سے کم نہین

گویا بیاض غیر مرتب ہی ای فدا
کچھ حال بھی مرا مرے دفتر سے کم نہین

۲۴۱
چوٹی جو ای پری تری ناگن سے کم نہین — کنگھی بھی آبنوس کی بچھین سے کم نہین
ریحان بہت ہین تیرے خط سبز سے خوشنما — قصہ ترا بھی قصۂ سرون سے کم نہین
کیا لالہ ہاے داغ درون ہین کھلے ہوئے — سینہ مرا بھی تختۂ گلشن سے کم نہین
کب نفس کو نظر مرے سود و ضرر پہ ہی — جو آشنا ہی اپنا وہ دشمن سے کم نہین

داغ مسی سے پھل ترا اب پھول بنگیا
سیب زنخ بھی غنچۂ سوسن سے کم نہین

عصمت ٹپکتی ہی تری پوشاک سے تمام
رومال بھی ترا مرے دامن سے کم نہین

لنکا سے پھرا جودھیا آنا نہین محال
سیتا کا جوگ تورت راون سے کم نہین

ہمسر ہی تیرے حسن فراوان کا درد عشق
جوش جنون مرا ترے جوبن سے کم نہین

زور آزما ہین مجھسے مگر رنج مو بمو
ہین سیستان غم مین تہمتن سے کم نہین

سنبل فراق یار مین درد سیاہ ہی
گلشن کدہ مرے لیے گلخن سے کم نہین

تجھکو نہ رحم آیا خدا سے نزار پر
کافر ترا جگر بھی تو آہن سے کم نہین

غزل

کیا رنگ بامداد نمایان ہی شام مین
ہی لطف فارسی مرے ہندی کلام مین

افراط جذب سے نجم ہجران نہین رہا
حاصل مزا ہی وصل کا اب تیرے نام مین

چھوڑا نہ مجھکو رحمت یزدان نے زیر خاک
فوراً زمین سے پہنچگئی دار السلام مین

پاتا ہون در پہ تیرے مضامین بید بلند
آویختہ ہی فکر مری تیرے بام مین

نسبت رقیب و یار کی او میری ہی محال
تلوار دو سماتی ہین کب اک نیام مین

جھنکنے کے واسطے نیا بگلا بھگت ہی تو
کیڑے پڑین لعین ترے اس رام رام مین

نشر مین جو درمیان تھین ادا ہوگئین تمام
کیا دیر اب ہی میرے حصول مرام مین

ناگاہ کس ادا سے کیا تو نے جان من
تسلیم جان بحق ہوا بندہ سلام مین

ہنسنے ہما کے واسطے پھیلایا جال تھا
تقدیر حق سے زاغ پھنسا آکے دام مین

بعد از گناہ توبہ نصوحا ہی چاہیے
واجب ہوا ہی غسل مگر احتلام مین

میرے سخن مین رنگ عقیق یمن کا ہی
یہ پختگی کہان ہی مضامین خام مین

فکر رسا نے گویا کبوتر بنا دیے
کوئل سے پہونچے شعر مرے سہسرام مین

پرہیز فعل بد سے جوانی مین چاہیے
روغن سے احتراز ہے واجب زکام مین

ایسے سے کیا معاملہ تو نے کیا قدا
کب ہے اثر وفا کا نہاد غلام مین

۲۴۳

حیران ہے عقل دور زمانہ کے حال مین
ہوتا ہے وہ کہ جو نہین ہوتا خیال مین

رو سے نشاط دیکھا نہ خواب و خیال مین
عمر اپنی سب گذر گئی رنج و ملال مین

یارون کے ہاتھ آئے شکار کلان کلان
چڑیا بھی اک نہ آئی کبھی میرے جال مین

قسمت تو دیکھو اترا جو کھانا مرے لیے
تھا بال شوربے مین تو مکھی تھی دال مین

اُس بت کی چاہ نے مجھے گویا ڈبو دیا
نقصان آگیا مرے فضل و کمال مین

دیوان سمجھے ہین جسے احباب نکتہ ور
وہ خرد وچند ہین مرے حال ملال مین

وہ دانہ ہاے مشک مین اصلا نہین شمیم
خوشبو ہے تیرے جو تہ گیسو کے خال مین

کیا کیا نہ زعم غیر کو عیش جہان پہ تھا
مردود آخر آگیا فوراً وبال مین

جان سوزش فراق مین بھٹی سے کم نہین
کیا لطف میکشی کا ہے مجھکو کلال مین

دن دونا اور رات سوایا رہا مدام
برکت خدا کے نام کی ہے میرے سال مین

بیکار محض بندگی شیب ہے تری
گویا ادائے سجدہ ہے نادان زوال مین

مدت مین آسمان نے لیا میرا انتقام
بھروایا بھوسہ کھینچکے غیرون کی کھال مین

کچھ بندگان حق کو نہین فکر احتیاج
حصہ ہے سب کا گنج در ذوالجلال مین

یہ دولت وصال قدا کسکے ہے نصیب
موتی پروے یار نے جو بال بال مین

۱۴۴

کسکو مجال دخل ہی کچھ تیری شان مین / تو بادشاہ کردے گدا گر کو آن مین

کب تھا یہ مرتبہ مرے وہم و گمان مین / جو در شیب مین ہی نہ تھا عنفوان مین

کان جواہر آج بت خود فروش ہی / ہیرا جو ناک مین ہی تو موتی ہی کان مین

ہر ہر کنیز تیری ہی گویا پری جمال / کافر ہی ایسا حسن ترے خاندان مین

مجھکو فراق یار نے تحلیل کر دیا / طاقت ہی جسم مین نہ حلاوت ہی جان مین

او بت خدا کے واسطے نا ہار توڑ دے / ہی جان گرسنہ ترے حلوا و نان مین

تادیدہ کالمشاہدہ ہی اہل قال سے / ایسی خدا نے دی ہی بلاغت بیان مین

غافل خراب عالم آباد ہی تمام / ویرانگی شریک ہی کون و مکان مین

مرقد مین آشیانہ ہما نے بنا لیا / پایا مزا کچھ ایسا مرے استخوان مین

پاجی جو خبث سے مجھے کہتے ہین شیخ جی / کیونکر رہین انکو سونپون خدا کی امان مین

بحر عدن ہی گویا قلمدان مین دوات / ہی کلک درفشان مرے موتی کی کان مین

ا

اکثر وہ ہو گیا ہی جو منہ سے نکل گیا / آخر تو کچھ اثر ہی فدا کی زبان مین

۱۴۵

مشکل غریب دشت محن مین رہا ہون مین / عمر دراز گو کہ وطن مین رہا ہون مین

ہرگز شگفتگی سے نہ بہرہ ہوا نصیب / ہم رنگ غنچہ گو کہ چمن مین رہا ہون مین

موج نسیم زلف ہی آسیمگی مری / آوارہ آہوان ختن مین رہا ہون مین

مجھکو زمین پہ بستر گل کب ہوا نصیب / غلطان مدام خار و خسن مین رہا ہون مین

عمر اپنی خیر خواہی دندان مین کی بسر / مشکل زبان گویا دہن مین رہا ہون مین

نخچیر از مرشک دانہ گوہر نسیمن ملا / گو مدت مدید عدن مین رہا ہون مین

دنیا و دین کا کام فدا کچھ نہ ہو سکا
مصروف شغل فکر سخن مین رہا ہون مین

آج افسوس ہے مین کل کی خبر کچھ بھی نہین
پیش ہی عزم سفر زاد سفر کچھ بھی نہین

دم مین لوہے کو گلاتا ہی مری کھال کا ہو نمک
تجھ مین ای نالہ جانکاہ اثر کچھ بھی نہین

منزل عشق ہی نا تجربہ تجھکو دشوار
ورنہ اس راہ مین یکدرہ خطر کچھ بھی نہین

خواب غفلت کا تماشا ہی ہمہ عیش شباب
شب کو سب لطف مہیا ہی سحر کچھ بھی نہین

اونچی دکان تری اور ہی پھیکا پکوان
بار دانہ کے سوا شیخ شکر کچھ بھی نہین

بجلی گرتی ہی وہان ہی جہان کانسی موجود
جنکے گھر خاک نہین انکو ضرر کچھ بھی نہین

حسن ظن سے مجھے احباب سمجھتے ہین حکیم
ورنہ اس ننگ خلائق مین ہنر کچھ بھی نہین

سرو ممتاز چمن ہی فقط آزادی سے
ورنہ اس نخل گلستان مین ثمر کچھ بھی نہین

عیش و آرام نہین مجھکو جوانی مین نصیب
عید کا دن ہی مگر شیر و شکر کچھ بھی نہین

کیا کوئی لکھے سراپا ترا ای جان جہان
تنگ تر ہی دہن تنگ کمر کچھ بھی نہین

محض بیجان ہون زندہ ترے غم مین ای جان
مرے قالب مین فراجان و جگر کچھ بھی نہین

سیم خالص کی عبث تجھکو خریداری ہی
سرہ و ناسرہ کی تجھکو خبر کچھ بھی نہین

کیون مجھے سمجھے ہین احباب سپاہی پیشہ
ای فدا پاس مرے تیغ و سپر کچھ بھی نہین

میخوار نے جو لطف اٹھایا شراب مین
مجھکو وہی ملا ہی مزا اجتناب مین

فوراً دعا قبول ہوئی اضطراب مین
کام آیا گڑگڑانا خدا کی جناب مین

جوبن ہی یار کا مری چشم پرآب مین
رنگ حنا ہی گویا تہ اضطراب مینا

فکر سخن محال ہی حال خراب مین
اک جان زار ہی مری سو پیچ و تاب مین

مین نے جو قصد ملک عدم سے کیا ادھر
حسرت کا رخت ساتھ ہوا پا تراب مین

زاہد نظر نہ کر مرے رندانہ طور پر
دامن گناہگار کا تر ہی گلاب مین

مکتب مین ذہن خوش نے تونگر کیا مجھے
پایا خزانہ مین نے گلستان کے باب مین

کیا حوصلہ کسیکا جو نعت نبی سے لکھے
قرآن ہی مدیح رسالت مآب مین

آباد ہین جو دولت ناپایدار سے
گویا خراب تر ہین جہان خراب مین

پیوستہ ہجر یار مین ماتم رہا نصیب
پایا نہ مینے لطف نشاط شباب مین

کیونکر نہ حرص پیر جوان تر ہو شیب مین
تندی زیادہ ہوتی ہی کہنہ شراب مین

کھولے جو تمنے بال زمانہ مہک گیا
سارا جہان بس گیا ہی مشکناب مین

موجود گویا دولت دارین ہی فدا
جو ڈھونڈھتا ہون پاتا ہون فوراً کتاب مین

سرکہ کی ترشی ہی مرے جام شراب مین
جاے نشاط و عیش ہی حسرت شباب مین

کیفیت دگر ہی مرے اضطراب مین
فضل خدا شمول ہی حال خراب مین

رنگ خصوصیت ہی مرے التہاب مین
جلوہ خدا کا ہی مری چشم پر آب مین

مرشد فقیر کا ہی کلام خداے پاک
پایا خدا کو مین نے تلاوت کیہ داب مین

سیراب جلد تشنہ صادق ہوا یہان
بہکا پھرے ہی طالب ناقص شراب مین

محروم تیرے در سے پھرا ہی نہین کوئی
حاضر ہون مین بھی دست کشادہ جناب مین

امید مغفرت ہی تو ہی تیری ذات سے
حاجت ہی کیا جواب کی میرے حساب مین

قرات مین گویا جلوہ دیدار ہی نصیب
حاصل ہی نور حق مجھے روشن کتاب مین

لکھ لکھ کے اس غزل مین مضامین گرم گرم — آتش لگا دی مین نے دل شیخ و شاب مین

حاضر ہو دست بستہ ورع گو یار دبرو — تائید حق شمول ہی میرے شباب مین

طالب کی اسکے دولت دنیا غلام ہی — موجود سو خزانے ہین نام وہاب مین

ڈھلتی ہوئی ہی رات فدا وقت خاص ہی
کمبخت گڑگڑا لے خدا کی جناب مین

۲۴۹

مین پھنس گیا ہون زلف پریشان کے جابجا — جان عزیز گویا ہی دام و بال مین

مضمون غیر آیا نہ گاہے خیال مین — جو شعر ہی مرا وہی ہی اپنے حال مین

نوک مژہ سے تیری دل شیخ ہی فگار — تیر اوچھا تیرا گھس گیا گینڈے کی ڈھال مین

ای جان تیرا سرو سہی بارور ہوا — گویا کمال حسن اب آیا زوال مین

میرا سوال کچھ تھا ادھر سے جواب کچھ — گذری شب وصال ہی قیل و قال مین

قلت نہین ہی خوان سپر الوان مین ترے — حصہ مرا نہین ہی مگر شیرمال مین

کس منھ سے نام انکی ضیافت کا لیجیے — کیا گھی نمک بھی ٹھیک نہین میری دال مین

کیا لکھتے لکھتے بال مرے ہو گئے سپید — دفتر سیاہ ہو گیا حال ملال مین

پیری مین بھی نہ ترک ستم چرخ نے کیا — اب تک وہی کجی ہی ستمگر کی چال مین

ہمچوان اونکے کل سے نہین غیر روسیاہ — آخر تو کچھ نہ کچھ وہان کالا ہی دال مین

ہر چند اب بھی اہل سخن ہین مگر فدا
پورا نہ پایا مین نے کسیکو کمال مین

بندہ نہین ہی جسکو سر بندگی نہین — کافر ہی جسکو ضبط پرستندگی نہین

حاضر ترے حضور مین یا رب ہی روسیاہ — کچھ میرے پاس غیر سر افگندگی نہین

جاتا ہی تیرا میرے لیے آنا مرگ کا
ایجان جو تو نہین تو مری زندگی نہین

موجود جو یہان ہی وہ معدوم ہی ضرور
ہرگز کسیکو خلق مین پایندگی نہین

بیباک کسقدر بت عیار ہی جسے
مجھسے تو کیا خدا سے بھی شرمندگی نہین

ہنس لے کوئی سفیہ مگر روزگار مین
خبز ہر خندگی کے شکر خندگی نہین

واجب ہر آدمی کو ہی تزکیہ نفس کا
ناپاک زاہد اس سے کوئی گندگی نہین

لکھنا غزل کا صحبت ناقص مین ہی عار
فکر سخن مین گو مجھے درماندگی نہین

عیش عدو عدو کو مبارک ہے فدا
میرے نصیب شادی و فرخندگی نہین

۲۵۱
معروف بندگان خدا بندگی مین ہین
جو نیکمرد ہین وہ پرستندگی مین ہین

تا طورہ مراد سے جو ہمکنار ہین
وہ خوش نصیب شادی و فرخندگی مین ہین

ہر وقت ہی تعفن بیت الخلا نصیب
دنیا کے لوگ گویا بری گندگی مین ہین

مرتے ہین جب سے اس بت جان جہان پہ
کچھ پوچھیے مردگی مین نہ ہم زندگی مین ہین

اک وہ ہین سرخرو جو یہان سے چلے گئے
ہم ای فدا ندامت و شرمندگی مین ہین

۲۵۲
قاتل تری نگاہ سے جان ہی ہلاک مین
رخنے ہزار ہین دل صد چاک چاک مین

باتو سے جان کو جان مگر تعمر خاک مین
گویا ہی نور پاک تری جان پاک مین

روزن ہوا جو تجھ کے لیے تیری تاک مین
سوراخ سو ہوئے ہین دل دردناک مین

تنخواہ ہی جو درہم داغ جنون مری
خون دل و جگر ہی مقرر خوراک مین

لطف بہار باد خزان نے لٹا دیا
سبزی نہ باغ مین ہی نہ خوشہ ہی تاک مین

اس عاشقی خانہ بر انداز نے فدا

تجھسے بہت غریب ملائے ہین خاک مین

۲۵۵
خدا سے ملنےکی بندہ کو آرزو تو نہین — ملے وہ جلد مگر اسکی جستجو تو نہین
جو غنچہ ہاے چمن ہوگئے ہین عطر آگین — نسیم صبح مین شاید تمھاری بو تو نہین
عبث خیال گلہ ہی بغیر گفت و شنود — کسیطرح کی ابھی انسے گفتگو تو نہین
خدانے پاک کیا منت مسیحا سے — ہمارے زخم کو کچھ حاجت رفو تو نہین
ایک رہا ہی جوانی سے تیری کیا جو بن — مرے کلیجے کا شاید نہین لہو تو نہین
ابھی تلک نہین نبٹا جو قضیہ کا بل — کسیطرف وہ بت شوخ جنگ جو تو نہین
خدا کے گھر مین مرے مکرمت ہوگیا ہی شیخ — نصیب میرے تمھاری سی آبرو تو نہین
کلام سنتے ہی رخصت ہوئے ہین ہوش و حواس — ابھی وہ پردہ سے آئے ہین روبرو تو نہین
کسی سے دل کا لگانا نہین ہی ظرف کا کام — فقط ہی جام محبت کوئی سبو تو نہین
تمھاری چشم ہی جادو نگاہ ہی جادو — تمھارا حسن کوئی ملک کامرو تو نہین
مزدوات جہان سے ذرا نہین فرصت — کردن جو فکر سخن خاطر ایک سو تو نہین
تمھارا ناز گران خلق سے نرالا ہی — غرور جتنا ہی تم اتنے خوبرو تو نہین
خدا کی شان ہی بت بندہ برہمن ہی — مرا عدو ہی مگر انکا وہ گرو تو نہین
جہان ہی قند لب شکرین سے متمتع — براے خوردن حلوا ہمارا رو تو نہین
تمھارے سامنے کیا وقعت غریبان ہو — ہمارے آگے صداہاے طرقوا تو نہین
یہ طرح ولولہ انگیز کسنے کی ایجاد — فدا حسین مگر آگرہ مین تو تو نہین

ردیف واو

۲۵۴
چارۂ جوش جوانی ہین دو پستان مجھکو — فائدہ دینگے دوا کے نہ سپستان مجھکو

داغ غم سے ترے وہ وجد ہی ایجان مجھکو
مثل طاؤس جہان مین کیا رقصان مجھکو

مہد راحت ہی مگر گردش دوران مجھکو
ہی مہیا جو یہان شفقت یزدان مجھکو

پاک ہی خار خلش سے چمنستان میرا
شنیع سے کم نہین ہی سیر گلستان مجھکو

ہات ڈالے جو کمر مین ہوا انجام بخیر
لیگیا خلد مین وصل بُت جانان مجھکو

ہوئی بالیدہ مگر سیر مین ہا جسم مین روح
پڑگئی ہاتھ جو سوتے مین وہ پستان مجھکو

اہی فدا ضبط تلاوت ہی جو معمول قدیم
گویا کالحفظ ہی ہر سورۂ قرآن مجھکو

۵۵
اب نہ داماں ہی میسر نہ گریبان مجھکو
کر دیا دست جنون نے ہمہ عُریان مجھکو

بُت پرستی مین مری عمر ہوئی ہی آخر
اہل اسلام سمجھتے ہین مسلمان مجھکو

اہی بُتو لوٹ لی سب تمنے خدا خیر کرے
حق نے بخشی تھی جو کچھ دولت ایمان مجھکو

جستجو مین تری راحت ہی بیابان گردی
خواب مخمل ہوئے ہین خار مغیلان مجھکو

لعل و گوہر ہین ترے دست کرم مین موجود
کم نصیبی سے میسر نہین داماں مجھکو

ضعف نے جوش جنون مین وہ دیا ہی رتبہ
ہر بگولا ہی مگر تخت سلیمان مجھکو

روتے روتے ہوئی کشتی کی ضرورت گھر مین
ہوگیا کلبۂ احزان یم عمان مجھکو

دولت جوش جنون سے وہ غنا حاصل ہی
گویا اکسیر ہی اب ریگ بیابان مجھکو

نیر شترزہ سے نہین کم مرا شور شہرت
وادی فکر سخن ہی جو نیستان مجھکو

مین فدا ہیچمدانی سے ہون اپنی نادم
ناحق احباب سمجھتے ہین سخندان مجھکو

۵۶
خلد کو کئی غزل مجیب سے تو مجھکو
شادمان پھر خدا کردے رسوا مجھکو

یاس و حرمان ہی مرے پیکر خاکی مین تمام
گویا حسرت کا تبایا ہی ہیولا مجھکو

بسکہ ہلبلے ای جوش جنون بادیہ گردی تیری
کردیا وادی وحشت کا بگولا مجھکو

روز شادی نہ فلک سامنے میرے لایا
نہ بنایا کبھی ایام نے دولا مجھکو

پرورش یافتہ خاک مصیبت ہون مین
کب لڑکپن مین میسر ہوا جھولا مجھکو

ہیزم خشک کے مانند سدا جلتا ہون
گھر کا جو کونا ہی گویا ہی وہ چولا مجھکو

غیرت تیشہ فرہاد فدا ہی گویا
کاوش غم نے دیا ہی وہ بسولا مجھکو

۲۵۷

خوش نہین آتی ہی دنیا کی کوئی شی مجھکو
طالع بد نے غم ایسا دیا ہی ہی مجھکو

داغ حسرت کا مرے سینے سے مٹنا ہی محال
بخش بھی دے جو خدا سلطنت کی مجھکو

ساقی دہر نے غم مین ترے جوئی کے مدام
سانپ کا زہر پلایا عوض می مجھکو

فکر اشعار جو پیری مین چلی جاتی ہی
درد کچھ عشق جوانی کا ابھی ہی مجھکو

نہ سمجھ سخت تگاپوے جہان فانی
ابھی کرنا ہی فدا ملک عدم طی مجھکو

۲۵۸

آفت جان ہین ترے ای بت دلبر گیسو
مجھکو رکھتے ہین شب و روز مضطر گیسو

شب ہجران سے مین ڈرتا ہون خدا خیر کرے
نظر آتے ہین مجھے خواب مین اکثر گیسو

تو مقرر ہی پری ای بت وارستہ مزاج
ہی ترے حسن خدا داد کو شہپر گیسو

گو مین بھی نہ مری جان سے یہ چھوٹا جنجال
بعد مردن نظر آتے ہین برابر گیسو

تیرگی شب دیجور سے نسبت کیا ہی
ہی مرے نامہ اعمال کا دفتر گیسو

داغ سودا ہی مرا نافہ مشک اذفر
بس رہے ہین مرے سر مین جو سراسر گیسو

ظلمت گور بھی ہی سایۂ سنبل مجھکو
یاد آتے ہین پس از مرگ جو اکثر گیسو

بے تکلف جنھین سمجھا ہون غلاف کعبہ
کسقدر زیبا ہین کافر ترے زنجیر گیسو

اہل اسلام کے جانون کی خدا خیر کرے
ای پری رو ترے پردہ سے ہین باہر گیسو

قد قیامت ہی ترا زلف بلاے جان ہی
گو نہیج بالی کی جو عقرب ہی تو اژدر گیسو

ابر نیسان کی ہی بارش جو نہاتا ہی تو
خاک پر بیٹھ رہتے ہین دُر وگوہر گیسو

دلبری کے ہمہ اسباب فراہم ہین وہان
خال وخط چشم و نبا گوش معنبر گیسو

سنبل باغ جنان بھی ہی مگر شرمندہ
کتنے اُس رشک پری کے ہین معطر گیسو

لاکھ زنجیر طلائی سے ہی بھاری ہر مو
مکتفی ہی تجھے پیرایۂ زیور گیسو

تیرگی مین جو برابر ہین نہ طولانی ہین
کب ہی میری شب ہجران کے برابر گیسو

ای فدا اُس بت گلرو کے بقول اُستاد
سنبل باغ جہان سے بھی ہین بہتر گیسو

۲۵۹ رنج فراق یار کی حالت تباہ ہو
ای حسرت وصال ترا روسیاہ ہو

خسرو کو فوق عشق مین فرہاد پر نہین
اس کوچے مین ہین ایک گدا ہو کہ شاہ ہو

یارب تری جناب سے طالب ہون مین ترا
مردود ہون جو کچھ ہوس مال وجاہ ہو

قاتل کسے پناہ ملے زیر آسمان
تلوار کے جو قبضہ مین تیرے پناہ ہو

کیا مردے زندہ ہون اگر آجاے روح مسیح
سب گھاس میرے تکیہ کی مردم گیاہ ہو

کچھ حد ہی تیرے جود وعطا ونوال کی
ہو جو اگر تری تو گدا بادشاہ ہو

بخشی ہی جو خدانے تمھین پاکدامنی
چاہو اگر تو آپ کا یوسف گواہ ہو

آزردگان دہر مین اکثر خطا سے پاک
افسردہ خاطرون سے نہ سرزد گناہ ہو

افضال کردگار جو حامی نہو فدا
اس دور بد مین کیسے کسی کا نباہ ہو

۲۶۰
حلقۂ زلف بند ہی مجھکو
تار گیسو کمند ہی مجھکو

بے نیازی نہ کیون ہو خواہش کی
نازِ جانان پسند ہی مجھکو

جوش وحشت فدا جوانی مین
شیب مین اب دوچند ہی مجھکو

۲۶۱
ساقی ادھر عطا کر ایسی شراب ہو
جس سے نجات امت عاصی شتاب ہو

نعت رسولؐ مین غزل لاجواب ہو
جو شعر ہو فدا وہ پیاز انتخاب ہو

روح القدس ہین فکر مین ہم شورہ سخن
ای خامہ ہر روش یہان پابند داب ہو

داغ غم حبیب خدا سے ہی یہ امید
چہرہ بوقت مرگ مرا ماہتاب ہو

لکھی ہی مین نے نعت نبی مین جو یہ غزل
مقبول یا خدا مری ساری کتاب ہو

محروم ہون ہنوز جو غرم مدینہ سے
آب و خور وطن ترا خانہ خراب ہو

خونریز بے محل ہے یہ تب کچھ ہو ہشت کش
مریخ چرخ پر جو تمہارا عتاب ہو

کیون عرش فرش ہو نہ تہ پائے جبرئیل
حضرت کی ہاتھ مین تو تمہاری رکاب ہو

کیا ہند مین یہ بندۂ سنت خراب ہی
مین ہون اور آستان رسالت مآب ہو

جو مانگتا ہی مانگ تو روضہ کے سامنے
کیونکر کوئی دعا نہ یہان مستجاب ہو

درخواست بندگان کا خدا خود ہی منتظر
ہان ہان دعا کے واسطے ایسی جناب ہو

سوز محبت نبوی تب ہی کچھ مزا
بریان جو سینہ ہو تو کلیجا کباب ہو

کافی فدا ہی چشم تماشائی حضور کی
ہرگز زمانہ کو نہ کبھی انقلاب ہو

سجدہ لگر گیا ہی مزار رسول کا
داغ جبین چہچہ نہ کیون آفتاب ہو
ہندوستان مین اب مری مٹی خراب ہی
حکم طلب غلام کا نافذ شتاب ہو
ہر دوست کی مرے ہو تمنا عاقبت بخیر
دشمن ورم و داغ بہ شکل گلاب ہو

دیوان بازپرس مین شاہا زہے نصیب
۱۶۲ دیوانۂ نبی جو فدا کا خطاب ہو

ایسے کہان نصیب ہین جو خوان بھیجئے
ہر مغتنم مرے لیے جو پان بھیجدو
کافی کلام درد سفارش کے ہی لیے
پاس اُنکے میرا نسخۂ دیوان بھیجدو

بھیجین ہر فدا اقلق و اضطراب مین
۱۶۳ آرام و عیش کا اُسے سامان بھیجدو

بہر غریب توشۂ ایمان بھیجدو
العاقبت بخیر کا سامان بھیجدو
اس بیکسی مین مونس تجرید چاہیے
خالی غریب خانہ ہی مہمان بھیجدو

صادق ہی اشتہاے فداے حسین پاک
۱۶۴ خوان کرم سے تازہ کوئی نان بھیجدو

صحت کا ہر مریض کو انجام بھیجدو
ارباب اضطراب کو آرام بھیجدو
بہر رسولؐ ساقی کوثر غلام کو
شربت کا تشنگی مین کوئی جام بھیجدو
مرتا ہون شوق طوف حریم شریف مین
مجھکو مدینہ حضرت پیغام بھیجدو
یا حضرت حبیب خدا اس غلام کو
تھوڑا سا اپنے کوچے سے سلام بھیجدو
پہونچا دو اب شتاب بہ غرض خاک پاک مین
یا صبح بھیجدو مجھے یا شام بھیجدو
شان تعز خویش نمایا عنہ ما
بہر سخی ذلیل و خوار کو اکرام بھیجدو

عمر فدا گذر گئی تعطیل مین تمام
ناکام ہیچکارہ کو کچھ کام بھیجدو

۲۷۵

خدا کی شان اور قدرت کو دیکھو	بتون کی شکل اور صورت کو دیکھو
جوانی ساری ناکامی مین گذری	یہ پیری اور اس حسرت کو دیکھو
عیان ہر ذرہ ذرہ سے تجلی	خدا کے جلوۂ عظمت کو دیکھو
وہی ہی پرورش تا بندگی مین	خدا کی مہر اور شفقت کو دیکھو

کیا دنیا مین دین پاک حاصل
فدا کی ہمت و طاقت کو دیکھو

۲۷۶

یارب دعاے بندۂ عاصی قبول ہو	مطلب دل شکستہ کا میرے حصول ہو
اب سوے آسمان جو مین پھیلاے ہاتھ ہون	تاثیر استجابہ دعا مین شمول ہو
یارب شتاب حاجت محتاج ہو روا	تعویق مین نہ بندہ زیادہ ملول ہو
سب مشکلین شتاب ہون آسان یا کریم	قصہ ترددات کا میرے نہ طول ہو
دنیا مین تیرا ظل حمایت رہے نصیب	عقبیٰ مین جاے زیر لواے رسول ہو
سر سنگ آرزو کا تقاضاے سخت ہی	نقد مراد جلد خدایا وصول ہو
تا مرز کو نصیب ہو شان ندکری	نام فدا بھی درج کتب فحول ہو

ردیف ہاے ہوز

۲۷۷

جی چاہتا ہی لذت گفتار شیفتہ	ہین موج جوے انگبین اشعار شیفتہ
سلک گہر سے چشم مبصر مین کم نہین	جو شعر ہی نتیجۂ افکار شیفتہ
اچھا ہی کم نظر مین مرے کوئی آدمی	پائی ہی مین نے صحبت بسیار شیفتہ

ہر شعر سے بہار تصوف ہی جلوہ گر
گلزار ہی بیاض ترا انوار شیفتہ

جلوہ کچھ اور ہی مری آنکھوں مین اے فدا
دیکھے ہین مین نے دیدۂ بیدار شیفتہ

۲۶۵
کیا نام عشق ہی صنم بیوفا کے ساتھ
اخلاص تجھکو چاہیے نادان خدا کے ساتھ

کیون بے گناہ قتل ہوا مین سر آئنہ
قانون مین سزا ہی مقرر خطا کے ساتھ

تشویش کچ ادائی ایام ہی عبث
رب کریم کی ہی حمایت فدا کے ساتھ

۲۶۶
ہمنفس میرا بیان زخم کاری کچھ نپوچھ
نیم بسمل ہون حساب بیقراری کچھ نپوچھ

قطرہ ہی گویا ہی آب بقا میرے لیے
صدمۂ حسرت مزاد بہاری کچھ نپوچھ

وادی غربت ہی اور پا ہین فگار آبلہ
مرگ ہی یا ہوس از حال سواری کچھ نپوچھ

انتہا انسان و انعام الہی کی نہین
مشکلیں آسان ہین شان کردگاری کچھ نپوچھ

نیز قربان ہی بت معشوقہ خونریز ختن
آج کل جو ہی فدا پر فضل باری کچھ نپوچھ

۲۶۷
رہا دنیا مین ارباب سخن کو یہ برا قصہ
مرے غم کی کہانی اور جنون تیرین کا قصہ

تمام اہل زمانہ ہے جگون تک شرم کے مارے
خدا کے ساتھ عیسون کا جب کھلا قصہ

خدا کے واسطے چپ رہ نہین تاب شنیدن ہی
جگر کرتا ہی پارہ پارہ تیرا اے فدا قصہ

۲۶۸
سو سو بلا جہان مین ہین ہر قدم کے ساتھ
یارب مگر گذارہ ہی تیرے کرم کے ساتھ

کیونکر نہ کیجے خوف و رجا ہے ہو مخلصی
نار جحیم بھی ہی بہار ارم کے ساتھ

کرتا ہون مین رقم جو مضامین پاک پاک
تائید حق پاک ہی میرے قلم کے ساتھ

مجھکو کہان یہ طالع بیدار ہی نصیب
سوؤن مین غمزدہ جو کبھی اُس صنم کے ساتھ

مت پوچھ کچھ ہجوم و فور سرشک کا
دریاے بیکران ہی مری چشم نم کے ساتھ

گھبرا دلا نہ رنج و غم و غصہ سے کبھی
جھگڑا لگا ہوا ہی یہ سب تیرے دم کے ساتھ

کب تک فدا نہ صحت الفاظ ہو نصیب
گذری ہی میری عمر بہار عجم کے ساتھ

۲۷۲
ہی اُس بت کو میری خبر کچھ نہ کچھ
دعا مین ہی میری اثر کچھ نہ کچھ

نہ اسرو ہی بار ور کچھ نہ کچھ
لگے ہین کہین تو ثمر کچھ نہ کچھ

نہ مارا تو کافر کریگا ضرور
کریگا وہ ہندو بسر کچھ نہ کچھ

نہ دل کا لگانا ہی آسان کام
مقرر ہی جان کا ضرر کچھ نہ کچھ

مین اب جان ہون جان بلب ہجر مین
مرے حال پر رحم کر کچھ نہ کچھ

بجاے وفا ہی جفا کا ظہور
مری آہ مین ہی اثر کچھ نہ کچھ

نگر پانؤن بیدون کا پڑتا نہین
تری راہ مین ہی خطر کچھ نہ کچھ

مگر انکے رنگین کمر بند سے
عیان ہی وجود کمر کچھ نہ کچھ

یہ کھجلانا تلوے کا بیجا نہین
فدا پیش ہی اب سفر کچھ نہ کچھ

ردیف یاے تحتانی

۲۷۳
کچھ اے خبون کدورت خاطر کو دھوئیے
جی بھر کے آج خوب بیابان مین روئیے

دہقان جو کل تجھے بر شیرین نصیب ہی
بہر فدا یہان کوئی تخم اچھا بوئیے

رونا وہ روئیے کہ ملے خندۂ ابد
چشم پر آب مجھکو نہ بیجا ڈبوئیے

ہے تجھکو اپنی جوہر ذاتی کی جو تلاش
خرمہرہ انا کو تو کیسہ سے کھوئیے

مضمون ہیچکارہ کو اے طبع دور کر
جو شعر لکھیے فکر مین موتی پروئیے

غافل خدا کے واسطے کچھ جاگ لے یہان
پیوستہ زیر خاک با آرام سوئیے

سرمایۂ ابد ہے تری زندگی کا مول
عمر عزیز کو نہ فدا مفت کھوئیے

۲۷۴

یون آگ میرے غیر کے آگے نہ آئیے
در پردہ جتنا چاہیے مجھکو جلائیے

طاقت زبان کو جو نہ ہی اسکی یاد کی
اے مرگ نزع مین مجھے ہچکی لگائیے

جو شعر ہے فدا وہ شکر پارہ ہے مگر
شیرین کلام پر ترے قربان جائیے

۲۷۵

اس میکدے مین آنا ہے جسکو وہ آئیے
خون جگر بجاے مے ناب کھائیے

غیرون کو میرے آگے نہ بزم مین سلائیے
اتنا نہ مجھکو خاک فنا مین ملائیے

متوقع نہین جو وصل کا بوسہ تو دیجیے
شربت اگر نہین ہے تو پانی پلائیے

رخسار آتشین کا نہ بوسہ دو غیر کو
مجھ سوختہ کو اب نہ زیادہ جلائیے

کیا فائدہ ہے ورد درونی کے کشف سے
اے دل زبان پہ شکوۂ حسرت نہ لائیے

ٹھنڈا موے پہ کچھ دل محرور کو کرو
آکر مرے مزار پہ آنسو بہائیے

شادی کا روز تمکو دکھایا خدا نے آج
مجھ تلخکام کو بھی مٹھائی کھلائیے

اصنام شمع رو سے بجز سوز کیا ملا
کچھ اے فدا خدا کی طرف لو لگائیے

دہن تنگ ہی خوشتر صدف نیسان سے
تیرا ہر دانت گران ہی گہر غلطان سے

جذبۂ عشق زلیخا کا اثر دیکھو
مصر مین لایا ہی یوسف کو چہ کنعان سے

کرے پیدا تو نگہ سرمۂ بینش پہلے
کونسی شی ہی جو مخفی ہو کسی انسان سے

گوہر گوش کا تیرے ہی جو موتی بندہ
خادم دست نگارین ہین بہت مرجان سے

خط و پیغام کی جا قاصد دانا آنکو
ایک دو شعر سنا دینا مرے دیوان سے

فکر آراستگی خانۂ تاریک کرو
خاک حاصل نہین جز نیکی سپید ایوان سے

صدمۂ رنج ملے موج صبا کے بدلے
جائے گل لے گئے ہم گل چمن دوران سے

میزبان جان ہی مری حضرت غم کو موجود
سخت مسک ہی جو آزردہ ہوا مہمان سے

وہی نسبت ہی ترے تیر کو سینے سے مرے
وصل حاصل ہی ترے تیر کو جو پیکان سے

کب ہوئی ہی مجھے سیر گل گلزار نصیب
ہین رہا دور سدا قرب در جانان سے

بطن ماہی سے وہ یونس کو سلامت لانا
کہین یوسف کو بچایا دہن گرگان سے

اے فدا در پئے ہر رنج ہی راحت موجود
تو نہ نادان نہ توقع کرم یزدان سے

نسبت اے شاہ ہی کیا ہمکو ترے دربان سے
جبکہ دروازہ کے جا کر ہین کئی رضوان سے

نہ قضا ہو تو سر آئینہ بچے پیکان سے
کون بچ سکتا ہی قاتل یہ تری مژگان سے

غم مین تیرے جو برابر ہی مری مرگ و حیات
جان کیا خاک بر آمد ہو تن بیجان سے

دوڑتے دوڑتے کیا کیا نہ تھکے پا تلاش
خاک بھی ہات نہ آیا فلک گردان سے

جادہ بر جادہ ہی ہر چاک جنون سے ناصح
دامن دشت ہی محجوب مرے دامان سے

سب تکلف ہین جو وصل سو قسمت مین نہین
فائدہ کیا مجھے آراستگی ایوان سے

کیون نہ اغیار کو دے جام مقاصد پیہم
چرخ نادم ہی بہت ہی مرے غم حرمان سے

کو فقط میرے لیے کوفتگی جان ہوئے
کام بریانی کی جا ہی جگر بریان سے

یون تو دیکھے ہین بہت نسخہ فرہنگ فدا
بیشتر فیض اُٹھایا ہی مگر بُرہان سے

۲۷۸ ہمشنگ تر ہی رخ ترا گلبرگ ورد سے
صدبرگ جو خجل ہی مرے رنگ زرد سے

پامال ہی جہان مری ٹھوکر کی گرد سے
یہ شور ہی فلک کا زبان نورد سے

کاری لگا ہی زخم جو اُس نگاہ کا
دشوار جان بری ہی کلیجے کے درد سے

ہی سیستان دہر مین عشق پیا پہلوان
رستم کا زیرہ آب ہی جسکی نبرد سے

اُس سنگدل کے دل مین اثر ہی نہ کچھ ذرا
لرزہ ہی گو فلک کو مری آہ سرد سے

موجود ہی وصال جسے بولتے ہین مرگ
بچنا مرا محال ہی ہجران کے درد سے

جوہر جو میری ذات مین وابستگی کا ہی
مارا پڑا ہون اُنکی رضائی کی فرد سے

ہر صفحہ ہی بیاض کا میری زمرّدین
نسبت ورق کو ہی ورق لاجورد سے

اُس بت کے بیچ عشق مین کیا کیا ہین تحقیر
آگاہ ہی خدا مرے حالات درد سے

کیا شیخ جی کی شان مشیخت ہی کرگری
اچھا نہین ہی ربط بت کوچہ گرد سے

ای چرخ تیرے کھیل سے ہارا ہی ہر شریر
چوپٹ جہان ہی تری چوسر کی نرد سے

تم ای فدا جو شاکی اہل زمانہ ہو
شاید ملے نہین ہو کسی نیک مرد سے

۲۷۹ گورے کی فوج کیا ترا رنگین دوشالہ ہی
پاجامۂ سیاہ بھی کالا رسالہ ہی

مجھکو نہین ہی صندل دھو دواگرے سے کام
جانان مرا مگر بت مشکین کلالہ ہی

وحشی ہون مین بھی وادی وحشت کا ہی پری
تو وحشت دلبری کا جو اپنے غزالہ ہی

وہ حسن کا کلون سے ہی چہرہ پہ یار کے
گویا بگرد ماہ فلک خط ہالہ ہی

اہی شیخ جو کیا ہی زن نوجوان سے عقد
البلیس کا گلے مین تمھارا حبالہ ہی

غم کھانا ہر بشر کو نہ آسان کام ہی
نادان ثقیل بخت بہت یہ نوالہ ہی

افسردگی دل مرے رونے سے ہی عیان
جو واشہ سرشک ہی مانند ژالہ ہی

کس رشک گل کے رنگ حنا کا ہون شیفتہ
ہر داغ تازہ میرا جو ہم رنگ لالہ ہی

تہذیب نفس سے نہین خالی کوئی کلام
دیوان ہمارا علم ادب کا رسالہ ہی

کسکو ہی جام عیش میسر یہان مدام
موجود سبکو خون جگر کا پیالہ ہی

شاید کبھی تو پرسش حال تباہ ہو
ہر وقت میرے لب پہ فدا آہ و نالہ ہی

۲۸

تخمیس کنشت و کعبہ کیا ہی
تیرا ہی کرشمہ جابجا ہی

پچھوا ہی کبھی کبھی ہی پروا
ہر دم یہان مختلف ہوا ہی

ہی ہیچ جہان کا کارخانہ
ہر شادی و غم مگر فنا ہی

مالک مرا [illegible] وہی میرے
ہر وقت تصور خدا ہی

مجھانا [illegible] اور یہ دوست
کیا شان جناب کبریا ہی

قربان ترے [illegible] کے یار
جو بندہ کو چاہیے ملا ہی

انجام بخیر ہو الٰہی
ہر وقت مری یہی دعا ہی

پیوستہ [illegible] توکل
حاصل مجھے دولت غنا ہی

موجود فدا ہی بے تردد

قسمت مین تری ہی جو کچھ لکھا ہی

۲۹۱
ہوا ہی جو یہان پیدا ہوا ہی — جہان کا کارخانہ سب فنا ہی
زمانہ ہی جو میرے بر سر کین — فلک آمادۂ جور و جفا ہی
نہین اندیشۂ باد مخالف — خدا کشتی کا میری ناخدا ہی
غبار خاطر غمگین ہی اکسیر — وجود دردمندان کیمیا ہی
ہوا ہی انکو سب پردے مین ظاہر — مرا سوز نہان کیا کچھ چھپا ہی
مگر ہی خواب غفلت عمر آدمی کی — یہ دنیا گویا اک مہمان سرا ہی

خداوندا ترے باب کرم کا
فدا بھی اک گدائے بے نوا ہی

۲۹۲
کسے ہی امن آفات جہان سے — بری ہین خضر عمر جاودان سے
یہ چرخ پیر ہی سہم زن عیش — عداوت ہی اسے بخت جوان سے
ستارے نے مرے دی مجھکو وحشت — ملی ہین گردشین سب آسمان سے
کیا ظاہر جو تو نے نام اپنا — یہی حکمت تھی تخلیق زبان سے
مین دیوانہ ہون اس رشک پری کا — غرض کیا مجھکو غیر قلتبان سے
کریما خواہش باب الصنم ہی — نہین ہی کام مجھکو بوستان سے
ترا ہاتھی یہ چڑھنا ہی قیامت — مجھے ہی بدگمانی فیلبان سے
سخن سنجی ہی حق میرے قلم کا — مگر معذور ہون نطق و بیان سے
کرے کیا شکوۂ صیاد بلبل — بھرے ہین خار دل مین باغبان سے
نہین ہی طاقت پرواز تا گل — چمن ہی دور میرے آشیان سے

جو وصل اوس نوجوان کا ہو میسر
فدا بخت جوان لائیگے کہان سے

۲۴۳

داغ دل آئنہ ہی دیدۂ حیران سے مرے — ہی جنون میرا عیان حال پریشان سے مرے
کیا جدا کیجیے ہین عالم وحشت کے رفیق — خار بیچارہ ہین وابستہ جو دامان سے مرے
باغ عالم مین ہو گیا تازہ مرا نخل مراد — ربط ہی باد خزان کو چمنستان سے مرے
غم کی میرے تجھے کچھ حاجت دریافت نہین — وا ہی سب رنج مرا حال پریشان سے مرے
رخ روشن جو ترا جلوہ کاشانہ نہین — نور کو بوش نہین شمع شبستان سے مرے
خواب مین حضرت یوسف نے زلیخا سے کہا — ظلمت چاہ بھی شرمندہ ہی زندان سے مرے
سارق زخم جگر کا مین لکھون کیونکر حال — لیگیا زرد قلم بھی تو قلمدان سے مرے
نیند کے بدلے عجب کیا ہی جو رحم آجائے — کہدو قصہ مرا جا کر کوئی جانان سے مرے
کافل جملہ مہمات ہی شغل اوراد — جتنے مقصد ہین وہ حاصل ہوتے قرآن سے مرے
ہی یہ طفلی مین مرا زور جنون عربدہ جو — لڑکے سب بھاگتے ہین قرب دبستان سے مرے
ایسے اک وادی وحشت مین گذر ہی اپنا — قیس دیوانہ بھی لرزان ہی بیابان سے مرے

مغفرت پاکے فدا کیا کہین چھٹی پائی
ہین بہت کام ابھی حضرت یزدان سے مرے

۲۴۴

وہ کوچۂ اغیار سے جب تک کہ نہ سرکے — ٹکڑے کیے دیوارون سے مین نے وہان سر کے
کس منہ سے بیان کیجیے رتبے ترے گھر کے — آہوے حرم گویا ہین کتے ترے در کے
ہر تل مین ہین سو جلوۂ انوار معانی — پا سکتا ہی کوئی ترے اسرار کمر کے
نادم مرے گریہ سے نہ تنہا ہوے بادل — محتاج ہین دریا بھی مرے دیدۂ تر کے

نسبت ہے تری مانگ کو کیا راہ طلب سے
منھ مڑ گئے اس جادہ میں سو تیغ و تبر کے

مرغان اولی الاجنحہ سے رہتے تھے بالا
طفلی میں جو اوڑتے تھے کبوتر ترے پر کے

مسند میں ترے عرش کے پردے کا ہے گیرا
جبریل کے پر ہیں ترے تکیہ میں کمر کے

پاکان ازل ہیں ترے پابوس کو حاضر
مامور ملایک ہیں ہلانے پہ چنور کے

شاہا ہے ترے قصر معلی کی وہ رفعت
ہیں پست جہان حوصلے جنات و بشر کے

اس فکر سخن میں مجھے حاصل ہے وہ تبحر
حاسد بھی ہیں قائل مری تکمیل ہنر کے

اس روز کے قضیہ سے میں باز آیا ستمگر
پیچھا مرا چھوڑو کہیں تم قتل بھی کر کے

اک عمر جوانی یہی ارمان رہا ہمکو
شاکی نہوئے ہم کبھی مرغان سحر کے

آب دم شمشیر ہو ہر عطر کے بدلے
پھولون میں مرے پھول ہون قاتل کی سپر کے

پایا ہے کوئی کم طمع سیم سے خالی
دنیا کے ہین جو لوگ وہ سب بندہ ہین زر کے

زندہ ترا مردہ ہے یہ جادو ہے تمھارا
ورنہ کبھی کوئی کہین زندہ ہوا مر کے

بے نامہ و پیغام بھی کیونکر ادھر آتا
چھوڑا ہے کبوتر کو جو پر تو نے کتر کے

سب ڈوبے ہین منجدھار مین اس بحر فنا کے
کم ہین جو وہ پہونچے ہین کنارہ پہ اتر کے

کافر کرے وہ چاہ ترے ناف و شکم کی
غوطے جو لگائے کسی دریا کے بھنور کے

پتھر تو ہوا موم وہ سمجھے کہ نہ سمجھے
قائل ہین فدا ہم ترے نالون کے اثر کے

۲۸۵

نہوا غم مین ترے کار کچہری ہم سے
ایسی وحشت مین کٹی آج دوپہری ہم سے

وحشت عشق مین کیا جانیے کیا ذلت ہے
ہین گریزان یہ صحرائی و شہری ہم سے

تجھسے بدمہر سے کب چشم ہم آغوشی ہے
چین سے بیٹھتے ہین ترے گھر کی مسہری ہم سے

سگ دربان کی شکایت تو صنم بیجا ہی
بدگمان ہی ترے کوچے کی گلہری ہم سے

تینوں پن گذرے فدا کلفت و ناکامی مین
بسکہ برگشتہ ہین ادوار سپہری ہم سے

۲۸۶
رہگئے وا کیسے ہم محو نظارا ہوگئے
دیدۂ تر گویا ہین در کا کنارا ہوگئے

ہی مرے بخت سیہ سے کیا چراغ حسن گل
سب جدا مجھسے جہان کے ماہ پارا ہوگئے

چشم بیمار صنم کا تھا جو رونے مین خیال
دانۂ اشک روان آلو بخارا ہوگئے

کشور دل پہ چڑھائی ہی جو انکی جابجا
کیا بتان جنگ جو ہم شان دارا ہوگئے

مین رہا ناکام جو طفلی سے تا پیری فدا
رنج حسرت میری خاطر کو گوارا ہوگئے

۲۸۷
پایا ہی زندگی کا نہ مین نے مزا کبھی
بوسہ کسی کے لب کا نہ مجھکو ملا کبھی

حرمان وصل کا مجھے شکوہ ہی ناروا
دیدار یار بھی نہ میسر ہوا کبھی

ہر چند کوچہ ہائے اطبا کی چھانی خاک
مجھکو ملی نہ میرے مرض کی دوا کبھی

کیا خاک زندگی ہی کہ مرتے ہین جن پہ ہم
جی تو کہان کہا نہ انھون نے موا کبھی

ہر چند مہربان ہین اطبائے روزگار
لیکن مرے مرض نے نہ پائی شفا کبھی

ایام سازگار ہین اغیار یار ہین
دیکھا نہ وقت بد مین کوئی آشنا کبھی

کیا راز درد عشق کو مین نے کیا ہی ضبط
غماز تک نہ پہنچا مرا ماجرا کبھی

ہر چند بال و پر بھی اکھاڑے مرے مگر
صیاد نے کیا نہ قفس سے رہا کبھی

ہی ذات میری نامۂ مہمل حقیقتاً
حاصل ہوا نہ مجھسے مرا مدعا کبھی

ہر چند مین مصلّی خانہ بدوش ہون
دابا نہین بغل مین مگر بوریا کبھی

ہر چند نا امیدی سے پہونچا قریب مرگ
چھوڑا نہ تیرے گھر کا مگر آسرا کبھی

آسودگان خاک سے مل لین جہان مین
رفتار یار سے ہو جو محشر بپا کبھی

کافر نے مجھکو رنج مین رکھا سدا اگر
کچھ بخت بد نے میرے نپائی سزا کبھی

گو دوڑ دھوپ مین یہ مرے ٹوٹے ہین دونون پاؤن
لیکن لگی نہ ہاتھ وہ زلف رسا کبھی

اُس بت کے در پہ ہجر مین آیا ہون جان بلب
یارب کبھی زبان پہ ہے یا خدا کبھی

شورابہ سرشک ملا ہے بجائے آب
جز خون دل ملا نہ مجھے شوربا کبھی

شور جنون سے میرے کرے ذائقہ درست
کھائے جو ہڈیان مری آکر ہما کبھی

کم کم ہوا ہوا تو مین گو چند مرتبہ
چھٹ جاتا ہر بلا سے نہ یون مر گیا کبھی

دنیا مین اندنون ہے محبت غرض کا نام
غیر از غرض نہین ہے کوئی آشنا کبھی

جس دن سے مین نے ہوش سنبھالا ہے خلق مین
غیر رنج روی عیش نہ دیکھا فدا کبھی

۲۰۰

ایک وہ ہین جو یہان سے سو کرامت لیچلے
ایک ہم کمبخت ہین کیا کیا ندامت لیچلے

دے چلے راہ خدا مین جان و مال اپنا جو دوست
آئے تھے مفلس مگر دنیا سے دولت لیچلے

خاتمہ بالخیر جنکا حق تعالی نے کیا
گویا وہ دارین کی دنیا سے نعمت لیچلے

حکمت حق مین نہ کچھ دم مارنے کی جاے ہے
جانے کیون پیدا ہوئے تھے ہم جو حسرت لیچلے

ایک وہ ہین جو یہان عیش و طرب مین زندہ ہین
ایک ہم ہین سر سے اور پا تک کدورت لیچلے

زندگی مین اچھے قاتل سے پڑا تھا واسطہ
بعد مردن خاک مین بھی ہم جراحت لیچلے

کیا حصول مدعا یہ بھی غنیمت ہے بہت
کوے قاتل سے اگر جان بھی سلامت لیچلے

آج کل دنیا مین ہے ذلت کا وہ بازار گرم
اہز رہے فرخندہ طالع وہ جو عزت لیچلے

چشم گریان جسم عریان جان بریان سینہ ریش
ہم کسی کے غم مین دنیا سے یہ صورت لیچلے

آرزوی وصل شوق بوسہ رشک اختلاط
ای فدا دنیا سے ہم کیا کیا نہ کلفت لیچلے

۶۸۹
غم کھاتے کھاتے خاطر افسردہ مر گئی
حسرت مین ساری عمر ہماری گذر گئی

ای انفو تیغ برہنہ کا کام کر گئی
قاتل جدھر نگر تری کا فر نظر گئی

کس منہہ سے شکر فضل الٰہی ادا کرین
بگڑی ہوئی جو بات ہماری سنور گئی

آج انکے آگے خوف سے آنسو مین پیگیا
کیسی گھٹا اٹھی تھی پہ سوکھی اتر گئی

ای عمر رفتہ تیرا نہین ملتا کچھہ سراغ
میری طرح تو آپ سے جانے کدھر گئی

مانند زخم خوردہ زمین پر مین گر گیا
قاتل تری نگاہ وہ تاثیر کر گئی

دوری کی انتہا ہی کچھہ انجام کار آج
مرنے کی انکے پاس ہماری خبر گئی

دنیا سے بچ کے چل کہ فدا یاے خانہ ہی
گدڑی کسی گدا کی یہان گو مین بھر گئی

۶۹۰
حسرت نے جو تنگدل کیا ہی
غم نے مجھے مضمحل کیا ہی

ای محبت تری دوستی نے مجھکو
اللہ سے منفعل کیا ہی

ای ہمت پست پہ تو نفرین
کیسا مجھے پا بگل کیا ہی

صدقے ترے رحم کے کہ تو نے
ہر جرم مرا بحل کیا ہی

۶۹۱ کیا جانے فدا وہ ذوق ہستی
پیدا جسے مردہ دل کیا ہی

گا ہے نہوئی وہان رسائی
ناکارہ ہی میری پا رسائی

پاتے رہین وصل یار سب دوست
دشمن کو خدا نہ دے جدائی

رسم اسکی ہر غیرت سے مقرر / ہر وضع ہر کیسی تیری دائی
واقف ہر تو یا کریم ستار / ہین ذات مین میری جو برائی
کیونکر مری نبض کو ہو آرام / کب پکڑی تھی یار کی کلائی
ہر چارۂ خاطر شکستہ / بوسہ کی تمھارے مومیائی
خوش گو یا ہین خاص و عام دونون / شہرت مرے تب سخن نے پائی

راضی رہ فدا اگر خدا نے
حسرت ترے واسطے بنائی

۲۹۲
کیا محو جان نزار سراپا خراش ہی / سینہ ہی ریش ریش جگر پاش پاش ہی
در رغنا مین اپنے مین ناکام رہگیا / خاک سیاہ مجھکو فراغ معاش ہی
قاتل ہی جائے شرم سر راہ عام مین / افتادہ برہنہ ترے کشتے کی لاش ہی
کندہ کرا دو جوشن زرین پہ اپنے شعر / جوہر مرے سخن کا صنم خوش قماش ہی
مسکن مرا ہی وادی حرمان قدیم سے / ویرانۂ قلق مین مری بود و باش ہی
ایجان ہی جائے شرم وہ ہی آشنا ترا / معروف سارے شہر مین جو بدمعاش ہی
دنیا کی جستجو مین جوانی گذر گئی / پیری مین شیخ جی کو خدا کی تلاش ہی
کیا دیدا ہی پری کہ سنی بھی نہین گئی / ایسی تری قبائے ادا کی تراش ہی

کوئی مرض نہین مرض دل کے ماسوا
اچھا بھلا فدا اگر اہل فراش ہی

۲۹۳
گویا شادی سے دل ہی ہمہ عالم خالی / غم سے پایا کسی انسان کو بہت کم خالی
کسی ساعت کسی لحظہ کسی لمحہ کسی دم / اشک سے میرے نہین دیدۂ پرنم خالی

رہی کچھ نعمت دارین سے ہی مالا مال
یاد سے تیرے نہین جسکا کوئی دم خالی

رحم سے شافع محشر کا جو دل بھر آیا
ہوگیا اہل جہنم سے جہنم خالی

ہی فقط ذات مین میری نہ کوئی نام کی بات
ہی نگینہ سے مقرر مری خاتم خالی

۲۹۴
گوشہ البتہ ہی اک میری بغل کا خالی
ورنہ جانان سے نہین کوئی کہین جا خالی

رہ گئی میری بغل کیسی خدایا خالی
نہین ہی پیمبرون سے تری دنیا خالی

باقی ہی مجھکو ابھی خون جگر کا پینا
جانے کب تک ہی مری عمر کا کاسا خالی

اس نگر مین نہوے ہم کسی بت سے دوچار
گویا اصنام سے ہی شہر ہمارا خالی

آسمان اتنی بھی فرصت نہین دیتا مجھکو
روکے کرون کبھی اپنا جو کلیجا خالی

کیا تردد ہی مجھے اپنی تہی دستی کا
یا الٰہی نہین تیرا تو خزانا خالی

کیون مری طبع مین تقلیل مضامین ہو فدا
نہو آب روان سے کبھی دریا خالی

۲۹۵
بوسہ لب پر خدا دیدے
یا صنم مجھکو سنکھیا دیدے

تلخ ہی زندگانی شیرین
ہون مین بیمار کچھ دوا دیدے

یا خدا تو حکیم شافی ہی
مرے آزار کو شفا دیدے

صاف صورت تری نظر آوے
مرآت دل کو وہ جلا دیدے

مدحت اہل رونگار نکر
کون ایسا ہی جو صلا دیدے

سائین جس سے مرا ہو بیڑا پار
ایسی مجھکو کوئی دعا دیدے

مال کیا چیز ہی رہ حق مین

جان اپنی تو اے فدا دیدے

۲۹۶ سوز جگر کی شیب مین مٹی خراب ہی
ناحق بتون کے غم مین کلیجا کباب ہی

جسکی ہی جو طلب وہ مہیا شتاب ہی
بندون پہ رحم عام ترا بے حساب ہی

سب کچھ دیا ہی سبکو علی قدر حوصلہ
کیا بندگان نواز خدا کی جناب ہی

ہر شعر مین بہار نصیحت ہی جلوہ گر
جو ہی غزل مری وہ گلستان کا باب ہی

گویا ہی جوش گریہ جو فکر رسا مری
دیوان فدا مرا مرے غم کی کتاب ہی

۲۹۷ دل ہین ہین سوزشین نفس زار سرد ہی
سینے مین گھاؤ ہین تو کلیجے مین درد ہی

درد درون ہی صاف مری شکل سے عیان
لب خشک اور چہرۂ پژمردہ زرد ہی

تکیہ ہی تیرا پایۂ کرسی کا زیب و زین
مہتاب عرش بھی ترے مسند کی گرد ہی

نعت نبیؐ مین کان زمرد ہی ہر غزل
جو ہر ہر گویا جو مرے دیوان کی فرد ہی

پیری مین کام دل کا سہانا نہین رہا
ناحق نصیب کم سے فدا اب نبرد ہی

۲۹۸ دنیائے دون سے مجھکو تمنا وفا کی ہی
ہان ایسے بد عقیدہ پہ لعنت خدا کی ہی

دنیا کبھی نہ دوست کسی آشنا کی ہی
خو مجھکو قدیم سے اس بیوفا کی ہی

جعد سیہ کا بار بھی ہی راہزن مرا
اک مار مار مجھپہ نہ زلف دوتا کی ہی

داڑھی منڈ جانے سے کہین کچھ عیب چھپ گئے
دنیا مین دھوم شیخ کے مکر و ریا کی ہی

خوگر ملے جعد عنبرین خاموش ہی فدا
یہ دھوم خلق مین تری فکر رسا کی ہی

۲۹۹
رز نقشے نئے ہین اس گھر کے — اب وہ عالم نہین جو تھا برس کے
خوش نہو او حرام خوار اصلا — ظلم کا مال جمع کر کر کے
ہی سبب سے کام کا تاں تب ا — ڈوبتا ہی سدا اگر ابھر کے
ظلمت گور ہی زفاف کی رات — وصل حاصل ہوا مجھے مر کے

قیس و فرہاد اور **فدا** یا رب
بندۂ خاص ہین ترے در کے

۳۰۰
نشان سفائی مین کیا نسبت آسے چنگیز سے — ہی بلا کو منفعل اس قاتل خونریز سے
داغ ہی کیسے انار سینہ کے سینہ مین ہین — میری آہ آتشین بھی کم نہین گلریز سے
مر گیا ہون مین تری چوٹی کو کافر دیکھکر — کر دے زندہ نکہت گیسوے عنبر بیز سے
اصل کیا شمشیر ابرو ان کی ہی اوسکے روبرو — برق کٹ کٹ جاتی ہی تیری نگاہ تیز سے

میری اس بیتابی دل کو ہر آئینہ **فدا**
کچھ تسلی ہوتی ہی اشعار درد آمیز سے

۳۰۱
ملک الموت کی اب حسرت پابوسی ہی — ہاے کس درجہ مری جان کو مایوسی ہی
ڈھونڈھتا پھرتا ہون نقش قدم کو اونکے — بدگمانی مری کیا عہدہ جاسوسی ہی

مشک اذفر کی سیاہی سے لکھا ہی دیوان
ہر ورق مین جو **فدا** یاں سے خوشبوسی ہی

۳۰۲
با ہمہ درد ہی بیمار مسیحا ترے بس سے — دل مین مرے اک درد ہی چالیس برس سے
دانہ کی کچھ اور نہ پانی کی خبر ہی — آزاد ہی کر دے مجھے صیاد قفس سے
صادق ہی مگر قیس انا لیلی کا محوا — نالہ جو ترا کم نہین کچھ بانگ جرس سے

پکڑا نہ گیا چور مرے زخم جگر کا ۔ جرّاح نے گو کام کیا فتح عسس سے

ای جان فدا دور کا ملنا تو نہ چھوڑو
در گذر اغلام آپ کے بوسہ کی ہوس سے

۳۰۳

طالب ترا غم مین مبتلا ہی ۔ پروردہ ناز صد بلا ہی
در پردہ ہی درد دل کا اظہار ۔ حیلہ مجھے فکر شعر کا ہی

حاصل ہو بحرمت پیمبر
یا رب جو فدا کی التجا ہی

۳۰۴

غم مین ترے بیتاب و سراسیمہ فدا ہی ۔ بے مہر مرے حال پہ اب رحم کی جا ہی
کیونکر تپ کافر ترا بیمار ہو جان بر ۔ کھانے کو غذا کچھ ہی نہ پینے کو دوا ہی

مولد ہی قربانی مرا مسکن ہی علی گڑھ
مدفن جو خدا چاہے مدینہ مین فدا ہی

۳۰۵

مجھے یہ شکوہ حرمان بجا ہی ۔ مری قسمت مین غم کھانا لکھا ہی
تڑپتے گذری ہی سب عمر میری ۔ مرے اس حال کا دانا خدا ہی

خدا سے لو لگا کر ترک دنیا
فدا یہ کارخانہ سب فنا ہی

۳۰۶

ہوش نہین آتی کوئی بات مجھے ۔ اپنے غم سے نہین نجات مجھے
اٹھ گیا پردہ دوئی جب سے ۔ جزو و کل سب ہی ایک ذات مجھے
بوسۂ رخ سے بہرہ یاب کرو ۔ حسن کی اپنے دو زکات مجھے
کر دے دشنام ہی سے شیرین کام ۔ تیری ہر بات ہی نبات مجھے

ہیچ ترا از خدا نظر آئی
سب یہ دنیا کی کائنات مجھے

مجروح مرا دل و جگر ہے | کسکو مرے حال سے خبر ہے
ناحق ہے سپہر کی خرابی | کب آہ مین تیری کچھ اثر ہے
ظاہر ہے مرا غم نہانی | لب خشک ہین اور چشم تر ہے
آرے غم یار کھا مرا خون | ہو جو دریہان بھی ما حضر ہے
قدموں سے جو یار کے جدا ہے | اک بار ہے دوش پر نہ سر ہے
ہے میرے کنار دست محتاج | زر گویا وہ شوخ سیمبر ہے
کر توشۂ راحلہ کا سامان | در پیش بہت بڑا سفر ہے
تنہا مین یہان سے چلدیا ہون | سامان سفر خدا کے گھر ہے
جو تو بھی خبر نہ لے تو کیا ہو | بندہ ترا تجھسے بیخبر ہے
خاوند سے اپنے موڑ کر منھ | سرگشتہ غلام دربدر ہے
مالک کوئی کیا نہین ہے گھر کا | گھر مین ترے جو یہ شور و شر ہے
کیون کاخ بلند پر ہے نازان | نادان ترا زیر خاک گھر ہے
کیون رات مین ہو رہا ہے اندھا | بینا ہو لہ آمد سحر ہے
غافل نہ ہوا ے غریب تنہا | آگے ترے راہ پرخطر ہے
مجھسے بھی سیاہ رو کو یارب | ہر دم تری مہر پر نظر ہے
کس بت پہ فریفتہ ہوا دل | جسکو کہ خدا کا کچھ نہ ڈر ہے
آسان نہین ہے دل لگانا | یہ باب مقام الحذر ہے

یہ شب ہی شب فراق نادان	کاٹے نہ کٹے گی سخت شب ہی
خالق وہ کریم ہی خدایا جب تیری خطا سے درگذر ہی	

غمکار

کب وہ بت شوخ مہربان ہی	ناحق مرا نالہ و فغان ہی
لب خشک ہین چشم خون فشان ہی	ظاہر مری سوزش نہان ہی
ایجان مین یہان ہون زندہ درگور	معلوم نہین کہ تو کہان ہی
رکھا تجھے عمر بھر پریشان	دشمن مرا دور آسمان ہی
کرتا ہی بپا ہزار کہرام	یہ عشق بھی مرگ ناگہان ہی
روزی نہ خدا کرے کسیکو	یہ درد تبان بلاے جان ہی
باقی رمق حیات ہی کچھ	ورنہ ترے غم مین جان کہان ہی
کیونکر ترے درد کو چھپاؤن	زردی مرے رنگ کی عیان ہی
مین گویا ہون عندلیب شیدا	کوچہ ترا مجھکو بوستان ہی
جب سے کسی زلف کا ہی سودا	سو پیچ مین جان ناتوان ہی
معذور ہون مین بیان غم سے	جو ظرف مین ہی مرے چکان ہی
سینے مین جو داغہاے غم ہین	مجھکو بھی سیر گلستان ہی
اک عمر جلا ہون سوز غم مین	دوزخ مری جان کو جہان ہی
مین سوختہ بخت ہون وہ بلبل	گلخن مری جاے آشیان ہی
کافر کی نگاہ ہی جو نیزہ	ہر موی مژہ مگر سنان ہی
مشاطہ ہی اوس پری سے ظالم	صیاد سے سخت باغبان ہی

ہرگز نہ دے ہاتھ سے فدا صبر
یہ غم ترا گویا امتحان ہے

۱۰۹
گویا ہے صور سر انہیں کہانی میری — دن قیامت کے برابر ہے جوانی میری
ارث دادا کی ملی ہے مجھے غم کی دولت — کچھ ہی تو نہیں مایا ہے پرانی میری

انکا چھلا تو مرے پاس فدا ہے لیکن
پاس انکے نہ رہی کوئی نشانی میری

۱۱۰
دنیا ہے محض ہیچ سر اک چیز خام ہے — پکی ہے تیری یاد سدا تیرا نام ہے
کافر کو سنے گھونگرو پہناے رقص مین — بزم طرب مین آفت صد قتل عام ہے

حکام دنیوی کی خوشامد نکر فدا
مالک ہے تیرا کون تو کسکا غلام ہے

۱۱۱
کب مجھکو اپنے رنج دروں سے فراغ ہے — دیکھو جگر مین درد ہے سینے مین داغ ہے
ویرانہ مین تمام جوانی گذر گئی — پیری مین کسکو سیر چمن کا دماغ ہے
فرط غم فراق سے خون ہے مرا جگر — گلشن کدہ مرے لیے ہم رنگ زاغ ہے
آیا ہوا جو دام سے شاہین نکل گیا — اب ہنس بھی نظر مین مری مثل زاغ ہے
بزم سخن ہے میرے سخن سے فروغناک — جو شعر تر ہے گویا وہ روشن چراغ ہے
شیشہ گلاب پاش لحد ہے فراق مین — اے جان تجھے پیالہ ماتم ایاغ ہے
قاتل تری جفا بھی سراپا ہے خوش ادا — رشک تدرو تیری کمان کا کلاغ ہے
کس شعلہ رو کو دیکھا تھا طفلی مین گل کی رات — مجھکو تو اب تمام زمانہ اوجاغ ہے

مارا غم فراق نے ایسا غریب کو

فکر سخن کا اب نہ فدا کو دماغ ہی

۲۱۲

زاہد نماز غیر حضوری حرام ہی
بیفائدہ ترا یہ قعود و قیام ہی

دل جمع ہو تو کچھ نہ جماعت سے کام ہی
مسجد ہی تیری ذات تری جان امام ہی

تجھکو حضور قلب جو حاصل دوام ہی
ہر فعل تیرا گویا قعود اور قیام ہی

دل کا بھی پاک کرنا ریا سے ہی پر ضرور
واعظ تری زبان پہ خدا کا کلام ہی

ہجران مین ہر سحر ہی درے روز مرگ سے
ظلمات گور سے جو پرے وقت شام ہی

کافر فسانۂ غم ہجران ہوا نہ ختم
انجام کار اب مرا قصہ تمام ہی

کیفیت وصال ہی حاصل فراق مین
رنج مہاجرت نہ گلہ کا مقام ہی

ہی مایۂ خسارہ دارین انکی چاہ
اصنام بودنا کو ہمارا اسلام ہی

اقبال حسن نے تجھے محمود کر دیا
مثل ایاز تیرا زمانہ غلام ہی

مومن لکھا گیا ہون خدا کی کتاب مین
جب سے کہ بت پرست فدا میرا نام ہی

۲۱۳

کیا نوجوانی اپنی الم مین گذر گئی
سب عمر تیری ماتم و غم مین گذر گئی

یارون سے وقت رنج و مصیبت نہ کٹ سکا
فرصت زمان عیش کی دم مین گذر گئی

بے مہر کو نہ خوف خدا کا ہوا کبھی
عمر سبھی مشق ستم مین گذر گئی

قیس حزین کے ساتھ نہ ایسی بسر ہوئی
اوقات عشق جیسی کہ ہم مین گذر گئی

پایا نہ لطف خواب جوانی مین ایکدم
سب رات میری دیدۂ نم مین گذر گئی

اک ہم ہین اے فدا کہ کٹی عمر ہجر مین
اک وہ ہین جنکی وصل صنم مین گذر گئی

۳۱۴

کب غمزدون کو بازی طفلان نصیب ہی
چھیڑی مری حوالۂ بید ادیب ہی

دوری زدہ جہان مین ترا یہ غریب ہی
حسرت مرے قریب ہی حرمان نصیب ہی

روز حساب کون کسیکا ہی دادورا
یا بیکسون کا تو ہی کہ تیرا حبیب ہی

دشوار کیا ہی میرے مرض کا معالجہ
تو چارہ گر ہی اور تری رحمت طبیب ہی

کیونکر پسند خاطر اوباش دہر ہو
میرا کلام قابل درس خطیب ہی

لایا ہی شوق دید ترا بہر سوختن
آتش کدہ مرے لیے بزم رقیب ہی

ہر رشک گل کا ہی بدائی جان فریفتہ
باغ جہان مین گویا فدا عندلیب ہی

۳۱۵

اس درد کی خبر نہ کسی آشنا کو ہی
جو درد ہجر جان حزین فدا کو ہی

حسرت کو آشتی ہی مرے کام جان کے ساتھ
حرمان سے ارتباط جو ہی مدعا کو ہی

کیا ہی امید زندگی ایسے مریض کی
جسکے طبیب پاس نہ کوڑی دوا کو ہی

مین اور تمہارے وصل کی درخواست اہی ستم
بندہ کی کیا مجال ہی قدرت خدا کو ہی

مین ہون غنی بہ نفس تونگر ہی تو بجا
مسند پہ تیرے فوق مرے بوریا کو ہی

نزدیک ہی مدد سے تری منزل بعید
گو تاب نیم گام نہ بیدست و پا کو ہی

ہی اے فدا عطش کو مہیا شراب ورد
موجود قوربان جو تری اشتہا کو ہی

۳۱۶

پیری مین سیری بوے جوانی نہین گئی
اس غیرت سمن کی کہانی نہین گئی

حسرت کا بوجھ دل سے موے پر نہ کم ہوا
لاش نزار سے جو گرانی نہین گئی

تازہ ہی داغ دل جو بدستور گور مین
بعد از فنا بھی غم کی نشانی نہین گئی

سیری وکمان عمر سے با وصف کہنگی
ابتک متاع سوختہ جانی نہین گئی

کیا کیا نہ سوز دل سے نکلتے ہین سعر گرم
افسردگی مین شعلہ زبانی نہین گئی

یارب مرے قصور و خطا عفو کیجیے
کچھ بات تیری مجھسے توانی نہین گئی

پیری سے آبرو نہ تبون مین رہی ذرا
عزت گئی ہو میری جوانی نہین گئی

قائم ہو نوجوانی فلک کہن ہنوز
پیری مین میری شوخ بیانی نہین گئی

ہر چند دہر نے مجھے خستہ کیا فدا
لیکن مزاج سے ترے خانی نہین گئی

۳۱۷

اُس بت کے غم سے ہم جو جوانی مین لٹ گئے
پورے نہونے پائے ابھی ہم کہ گھٹ گئے

دل دیکھے میری جان کی کیا خاک خیر ہو
اس غم مین یار لوگ بہتیرے نپٹ گئے

اُس نوجوان کے عشق نے دیوانہ کر دیا
مانند پیر ہم بھی جوانی مین لٹ گئے

معلوم جس سے ہو کہ سراپا حجاب ہین
کیا کیا نہ دیکھتے ہی مرے وہ سمٹ گئے

جو رنج تھا وطن مین رہی ہو فدا ہنوز
غربت مین کیا نصیب ہمارے پلٹ گئے

۳۱۸

عمر سب غم مین ترے گذری ہو بیجا میری
حاصل ایجان نہوئی کوئی تمنا میری

یاد کر کر اب اس ایام کو سر دھنتا ہون
وہ ترا کہنا موئے پھٹ گئی انگیا میری

مار کر دیکھیے شاید مرا پیچھا چھوڑے
دشمن جان ہو تری زلف چلیپا میری

انتہا درجہ یہ پہونچی ہو مری بے چینی
آہ سن لینا کوئی آہ خدایا میری

کیا کسی جلوہ سے ہو خلوت تنہا روشن
رشک صد صبح فدا ہو شب یلدا میری

زندگی مین نہ بر آئی کوئی حسرت میری
تا دم مرگ نہ بدلی کبھی قسمت میری

چارہ گر مرگ پہ موقوف ہے صحت میری
تپ کہنہ ہے مری جان کو کلفت میری

کردی اوس بت نے نجس گویا طہارت میری
کھل گئی عشق مجازی مین حقیقت میری

ہو گئی تلخ نگر حملہ عدو بت میری
چھین لی کس بت مےخوار نے نعمت میری

جیاہ نے تیری صنم مجھکو کیا ہے رسوا
کرکری ہو گئی ہے شان مشیخت میری

حسن لیلی سے نہین کم ہے مرا جوش جنون
مجنون انسان کو بنا دیتی ہے صحبت میری

رو بندہ ہون خرید از خدا ہے میرا
پوچھیے پرورش حق سے قیمت میری

آبرو سے مری آگاہ ہین خاصان خدا
پیش پاکان ازل گویا ہے عزت میری

تو ہے آگاہ مرے صدمۂ جان سے یارب
کسکو معلوم وگرنہ ہے یہ زحمت میری

یہ وہ افسانہ ہے جس سے دل سامع پھٹ جائے
پوچھ کچھ مجھسے نہ حرمان کی حکایت میری

دور کر دو مری زحمت و بیماری کو
یا الٰہی ہے ترے ہاتھ مین صحت میری

چشم کوران جہان مین ہون فدا مین ناچیز
قدر سب جانتے ہین اہل بصیرت میری

۳۰۰

اوس سے رہجائے صد افسوس مرے ہرجائی
خالی از رمز محبت نہین جسکی گالی

جان مری زرگر کافر نے بلا مین ڈالی
کیا بنا گوش مین اوس شوخ کے ڈالی بالی

ای پریرو ترے جوبن کی خدا خیر کرے
نوجوانی سے جو نیت ہے تری متوالی

نقد دل ہار گیا ہون مین تماشے مین ترے
ہولی ایجان تری مجھکو ہوئی دیوالی

جان عشاق کو ہے ماتم تازہ برپا
تو نے پہنی ہے محرم مین جو انگیا کالی

مجھکو سیرے کی گئی ہے ترے دانتونکی چمک
ٹکڑے کرتی ہے جگر کو جوبنون کی لالی

طائر جان ہے کہ انگیا مین ہے چڑیا تیری
جال ہے جسکو کہ تم کہتے ہو ایجان جالی

ایسی قسمت مری کیا ہی جو ترا بوسہ لون — مغتنم ہی ترے منہ سے جو مین سن لون گالی
امتحاناً مری کنپٹی کو ملا کر دیکھو — نہین ہی ساتھ جو تالے کے تمہارے تالی
اپنے جینے سے تو مرنا ہی بصد جان بہتر — کیون نہ مین نے کبھی اس غصہ مین افیون کھالی
کسی حالت مین نہین چاہیے کچھ یاس ہراس — محض بیجا ہی تردد جو خدا ہی والی
کھیل ہو بازی شطرنج جوانی مین کوئی — اتفاقاً ہی ہوا اغیار سے صحبت خالی
پیٹ بھر کے مجھے دشنام مغلظ دے لو — ہی سہالی مرے جان کو ترے منہ کی گالی

مرگ مسکین مجھے روز رہی ہوا دنیا مین فدا
للہ الحمد کہ وہ رو غم حسرت پالی

ایضاً

کیون نہ ہو حجم سخن کف مین قلم موجود ہی — فکر مین مضمون تازہ دمبدم موجود ہی
تجھکو دنیا مین اگر ناز و نعم موجود ہی — میری جان کے بھی لیے رنج و الم موجود ہی
زندگی تلخ ترسے اسقدر آیا ہون تنگ — جیب مین مانند زہر وقت سم موجود ہی
ای صنم روز ازل جو لکھ گیا مٹتا نہین — عیش و راحت تجھکو مجھکو رنج و غم موجود ہی
ایک ہم ہین جنکے سہاد مین جگر ہی پاش پاش — ایک وہ ہین جنکے بر مین وہ صنم موجود ہی
لیگیا دنیا سے کوئی کچھ نہ حسرت کے سوا — مرگیا شداد گلزار ارم موجود ہی
چار دن کی چاندنی تھی تیرا آجانا یہان — پھر وہی مین اور مرا بخت دژم موجود ہی
ہی مگر کار نمایان باعث نام و نشان — مرگیا جمشید لیکن جام جم موجود ہی
اکدن سونا ہی تنہا بیکسانہ زیر خاک — آج دنیا مین تجھے جاہ و حشم موجود ہی
تھا جوانی مین جنون پیری مین خوف مرگ ہی — اک نہ اک میرے لیے پیوستہ غم موجود ہی
کیون ہین یہ اہل زمین روے زمین پر محظوظ — چرخ کا جنکے لیے جور و ستم موجود ہی

ذہن ناقص مین ہی تیرے کیا خیال خام عیش
اے خدا تیرے لیے رنج دائم موجود ہی

۲۲۲

یہ درد نہان بڑی بلا ہی
فانی ہی تمام کارخانہ
غم میرے جگر کو کھا گیا ہی
دنیا بڑی بے ثبات جا ہی

یعنی ہو خدا بخیر انجام
ہر وقت مری یہی دعا ہی

۲۲۳

اس دل سے نقطہ نہ داغ پائے
پاؤن پہ سر نیاز رکھا
لیکن نہ خدا کو تو نے پایا
میرے ہی جلانے کو خدا نے
حیران سے ہی اولیا و اقطاب
یا رب ترے نکتہ ہاے اسرار
آنکھون نے ہزار دکھ دکھائے
کافر ترے ناز بھی اٹھائے
مانا نہ بغیر دل دکھائے
دنیا مین یہ شعلہ رو بنائے
یا رب ترے راز کہنے پائے
جبریل کی فہم مین نہ آئے

ہر چند خدا سے بگشتم
آسودگی باغم نہ جائے

۲۲۴

فکر دنیا و دین جو عجب ہوئی
گویا ہر درد سے شفا بخشی
سخت ماتم کی جا ہی سالگرہ
ہوگی بندہ کی یہ دعا مقبول
عقل میری مجھے ادیب ہوئی
مرگ میرے لیے طبیب ہوئی
زندگی سے اجل قریب ہوئی
مہر تیری جو یا مجیب ہوئی

مین وہ فرقت زدہ ہون کب مجھکو

وصل جانان قدرا نصیب ہوئی

۲۲۵
ذرہ ذرہ سے نمودار ہے صنعت تیری
کونسی شی ہے کہ جسمین نہین قدرت تیری

کفر و دین سے ہے کسیکو نہ تجھے کچھ پروا
عام احسان ہے آئینہ ہے عادت تیری

ہے نگہبان خلائق جو حفاظت تیری
ساتھ بندہ کے ہے ہر وقت حمایت تیری

ہمکو امید قوی ہے کہ یہان اور وہان
کبھی مایوس نچھوڑیگی عنایت تیری

کامیابان دو عالم مین لکھا جاؤنگا
ملگئی کاش کسی وقت جو صحبت تیری

اپنی آتش مین مگر آپ جلیگا دوزخ
گر امی درجہ ہے مالک مرے رحمت تیری

چشم بینا ترے جلوہ سے اگر ہے معمور
رونما صورت کثرت سے ہے وحدت تیری

محض یہ فرد طلبگار ہے منصب کا مگر
کچھ قدامت تو نہین آئی ہے خدمت تیری

۲۲۶
جسکی ترے نگاہ کرم مین نگاہ ہے
پابوس اوسکے حال کی شان رفاہ ہے

اے جان ترے فراق مین حالت تباہ ہے
کیا رات ہے دراز کہ دن بھی سیاہ ہے

سودا ہے جسکے شیخ کا جبہ ہے چاک چاک
کیا آفت جہان وہ بت کج کلاہ ہے

ہر گام گام پر خطر جان ہے عشق مین
بیٹھے جو دشت ہے تو بہت ٹیڑھی راہ ہے

جبسے ہوا جہان مین ... کی بہت کا خواستگار
حزن چشم مجھے نہ تمنا سے جاہ ہے

بارش خدنگ حادثہ و ہر وقت الامان
گویا سپر مرے لیے تیری پناہ ہے

دربار فیض گو ہے دولت ان بادشاہ
حضرت وزیر اور خدا بادشاہ ہے

شادی ہے اسکو جسکے کہ وہ متبعل ہین
میرے عدو کے گھر مین ہمیشہ بیاہ ہے

کوئی کسی طرح کی لیاقت نہین اسے

یارب ترے کرم سے فدا کا نباہ ہی

۲۲۳
فقط قمرہ سے نہ چھاتی مری فگار ہوئی … نگاہ بھی تری کافر جگر کے پار ہوئی
غضب مین ڈالا مجھے تیری مانگ چوٹی نے … بلاے جان نہ فقط زلف تابدار ہوئی
جنون کا جوش سخن سے ہی ولولہ انگیز … ہماری فکر رسا موسم بہار ہوئی
تمام ریختہ کو ریختہ بنا یا ہی … نباے شعر مگر مجھسے پایدار ہوئی

سنگار کر کے جو نکلے وہ عید قربان کو
فداے خستہ کی جان حزین نثار ہوئی

۲۲۴
حق تعالی تجھے دنیا مین سلامت رکھے … عمر صد سالہ بصد عیش کرامت رکھے
تیری اوقات کو مشمول سعادت رکھے … شامل حال عدو نکبت و شامت رکھے
تیرے احباب رہین مورد تحسین زمان … تیرے اعدا پہ فلک طعن ملامت رکھے
تیرے خدام ہمیشہ رہین ارباب نشاط … بزم رنگین کو ترے گرم کلامت رکھے
دنیداران جہان مین تجھے رکھے ممتاز … تیرے اسلام کو ہم جنب امامت رکھے
رکھے ہنگامہ شادی ترے گھر مین خالق … خانہ خصم مین برپا جو قیامت ہو سکھے

ہی فدا کی یہ دعا حکم خدا سے تیری
پاسبان امن کا ڈیوڑھی پہ اقامت رکھے

۲۲۵
تیرے احباب پہ حق حشیم عنایت رکھے … سب عزیزون کو تہ ظل حمایت رکھے
تیرے اعدا کو رہے ذلت دارین نصیب … حاسدون کو ترے پامال ملامت رکھے

ای فدا جملہ اعزا ترے آباد رہین
حق دعا کو ترے مقرون اجابت رکھے

عرش وکرسی سے نمودار ہی عزت تیری — کب بیان بندہ سے ہو سکتی ہی عظمت تیری

کارساز ہمہ عالم ہی عنایت تیری — جملہ مخلوق ہی محتاج اعانت تیری

مین ہون دیوانہ ترا کچھ نہین پرواے کفن — ڈھانپ لیگی دم مُردن مجھے رحمت تیری

آئنہ خانہ ترے جلوہ کا گویا ہی جہان — ہی جو آنکھون مین سمائی ہوئی صورت تیری

کونسی شی ہی نہین ہی جو مہیا مجھکو — سب مرے گھر مین ہی بخشی ہوئی دولت تیری

جان دی درد دیا دین دیا ایمان دیا — ایک سے ایک سوا گویا ہی نعمت تیری

تیرے نزدیک جو بہتر ہی وہی بہتر ہی — خالی از لطف نہین ہی کوئی حکمت تیری

یا آلہی کسی مجرم کو نہو یاس وہراس — بخشدینا ہی گنہگارون کا عادت تیری

گوشۂ گور کیا مجھکو کنار مادر
یہ سبب کار خدا اور یہ شفقت تیری ٢٣١

دنیا مین بیشتر غم واندوہ ورنج ہی — ماتمکدہ مگر یہ سراے سپنج ہی

طالب خدا کے خاص بہت کم ہین آجکل — ہر خرقہ پوش گرسنۂ مال وگنج ہی

گویا ہی وہ حیات ابد سے نصیبہ ور — فکر بلند سے جو یہان نکتہ سنج ہی

کم شیر اور شکر سے نہین ہی معانقہ — ای جان حسن تیرا جو خوان برنج ہی

میرے نصیب بد مین کہان ہی فدا شراب
نایاب میری جان کے لیے جام بنج ہی ٢٣٢

فروغ چشم پر خونم کجائی — قرار جان محزونم کجائی

ز حال من چنین غافل چرائی — نمی پرسی ز من چونم کجائی

بگرداب بلاے تو اسیرم — کجائی در مکنونم کجائی

بسودا ایست دل دوین فتنه از دست
بیا و بین که مجنونم کجائی

مرادر دیست هم رنگ حضوری
نگر از جان تو مقرونم کجائی

بجای شکوه شکرت برگزارم
بیا ای جان که ممنونم کجائی

فدا در هجر تو دم می شمارد
بت صد ناز مشحونم کجائی

۳۲۳

نہ بیکار آہ سحر جائیگی
نگر اپنی تاثیر کر جائیگی

کسی دن مین جا سونگا گور مین
اگر میری حسرت کدھر جائیگی

مین سودائی زلف ہون ایسے جا خاک
مری گور عنبر سے بھر جائیگی

مری بات بگڑی ہوئی عنقریب
خدا کے کرم سے سنور جائیگی

ترا کھوٹا ہے نقد صوم و صلوۃ
نہ دل سے اگر حب زر جائیگی

مگر نا امیدی ہے انجام کار
تمنائے دل میری مر جائیگی

جوانی پہ زیبا نہیں ہے غرور
یہ ندی کسی دن اوتر جائیگی

لگا دیگی گھر مین رقیبون کے آگ
مری آہ کیا بے اثر جائیگی

مری عمر فرقت مین جون تون خدا
گذرتے گذرتے گذر جائیگی

۳۲۴

دور ایام ہمیشہ جو ترا یار رہے
آسمان بھی ترے منصب کا مددگار رہے

ہمہ عالم ترے سودے کا خریدار رہے
گرم دنیا مین ہمیشہ ترا بازار رہے

گل تازہ جو رہے تیرے ہوا خواہ کا دل
سینہ بدخواہ کا پیوستہ پر از خار رہے

تجھسے منھ موڑے جو دنیا مین برائے نخوت
اسکو لقوہ کا ہمیشہ سدا آزار رہے

گلبن رنگ رہے باغ جہان مین سبز | غنچۂ شرم سے زیبا تری دستار رہے
تیری ہر بات جہان مین رہے مانند نبات | بسکہ مقبول خلایق تری گفتار رہے
مطمئن ایسا خدا تجھکو جہان مین کردے | کوئی کھٹکا نہ کسی نیچ کا زنہار رہے
شادمانی رہے تیرے در دولت کی کنیز | کامرانی تری ڈیوڑھی کی پرستار رہے
ترے حاسد ترے گھوڑے کے جلو مین دوڑین | سر سرا اعدا کے ہمیشہ تری پیزار رہے
جا بجا تیری دعا مین رہین مصروف مدام | بیخبر تجھسے نہ کوئی کہین ہشیار رہے

ای فدا میری دعا ہے یہ خدا سے کہ ترا
یاور اقبال رہے بخت بھی بیدار رہے

۲۳۵

تیرے دیوانے ہین آوارہ بیابان مین کبھی | پا بزنجیر نظر بند ہین زندان مین کبھی
عمر بھر دشت جنون مین ہی رہا آوارہ | گذر اپنا نہوا کوچۂ جانان مین کبھی
اسی حسرت مین سدا ہونٹ چبائے اپنے | دانت میرا نہ لگا سیب زنخدان مین کبھی
مجھکو دنیا مین رہی خاک نہیم روزی | قدح مے نہ پیا بزم حریفان مین کبھی
مجھکو جلنے کے لیے حق نے کیا تھا پیدا | خنکی مین نے نہ پائی دل سوزان مین کبھی
دشت مین دیو جنون سے ہی صحبت میری | جاے مجھکو نہ ملی مجلس پریان مین کبھی
اسی سودا مین رہا چاک گریبان اپنا | نقد مقصود نہ آیا مرے دامان مین کبھی
کسی بندہ کو نہ دکھلائے خدا روز سیاہ | دل دشمن نہ پھنسے زلف پریشان مین کبھی
داغ جس دل مین نہین کلبۂ تیرہ ہے مگر | روشنی ہوتی نہین خانۂ ویران مین کبھی
دہن یار مگر حسن سے روشن پایا | روشنی دیکھی نہ تھی چشمۂ حیوان مین کبھی

ای فدا جسکے نہ دل پر کوئی صدمہ ہوگا

لطف پائینگے نہ وہ کچھ میرے دیوان مین کبھی

٢٣٦

یارب کریم مہر کردے	ویرانہ کو میرے شہر کردے
دے سم کو میرے خواص تریاق	تریاق عدو کو زہر کردے
دنیا ترے منہ مین خاک بھردے	پامال تجھے سپہر کردے
حاسد تجھے بغض بے سبب سے	مغلوب خدا کا قہر کردے

آجاسے زمانہ موافق
آباد خدا کو دہر کردے

٢٣٧

خالق تجھے شاد کام رکھے	با عیش وطرب مدام رکھے
رکھے تجھے سرفراز دوران	گردون کو ترے بکام رکھے
اقبال سکندری دے تجھکو	زندہ بصد احتشام رکھے
دولت ہو حرم کی جو پرستار	منصب کو ترا غلام رکھے
مالک تری ذات سے ہمیشہ	صحت کا خود انتظام رکھے
ہر درد کو رکھے دور تجھسے	آرام کو تیرا رام رکھے
جب تک ہے جہان مین دائم	خالق تجھے نیکنام رکھے
برباد کرے ترے عدو کو	آباد تجھے دوام رکھے
پیوستہ ترے وجود کے ساتھ	صد امن کا انضمام رکھے
بخشے ترے مرتبہ کو معراج	برتر ترا ہر مقام رکھے
دلوادے مجھے صلہ دعا کا	حاصل ترا رب مرام رکھے
ہو عیش ابد جلال تجھکو	ہر غم کو مگر حرام رکھے

مطرب رہے روبرو غزلخوان — ساقی ترا می بجام رکھے
قایم رہے تو جہان مین باکام — جبتک کہ فلک قیام رکھے
خالق ترے واسطے ہمیشہ — مقبول مرا کلام رکھے

پیوستہ فدا تری دعا ہے
گویا اثر التیام رکھے

۳۳۸

ای جان ترے فراق مین سونا حرام ہی — ناچار ہون کہ جان کا کھونا حرام ہی
بت نگرا تیرا غیر سے اور برہمن بچے — اب بعد بیاہ کے تجھے کونا حرام ہی
ای شیخ اگر یہی ہی نماز ریا تری — مسجد کا تیرے واسطے کونا حرام ہی
جس کھیت کا گنوار نے تپہ نہین لیا — ایسی زمین مین بیج کا بونا حرام ہی
ہر رنج وغم مین صبر وسکون ہی ضرور تر — بیتاب ومضطرب تجھے ہونا حرام ہی
روے خدا کے غم مین پر خندہ ابد — دنیا کے واسطے تجھے رونا حرام ہی

جس پر کہ فاتحہ ہو فدا ے حسین کی
اس بت کو وہ مٹھائی کا دونا حرام ہی

۳۳۹

پیرو سنت حساب وجہان سے پاک ہی — پیشوا جسکا امیر صاحب لولاک ہی
دولت عقبیٰ ہے جسکو حق نے بخشا ہی نصیب — ثروت دنیا مگر اسکو بزنگ خاک ہی
دیکھ دیوانون کی اپنے ای پری آوارگی — گرد آلودہ ہی دامن ہی گریبان چاک ہی
کیا وہان ہو مجھسے صید ناتوان کی منزلت — بال شاہین جسکا ننگ رشتہ فتراک ہی
نکلےگہ انگیز اسکے سر کا جوڑا ہی بلا — مشک وعنبر جسکے کوچے کا خس وخاشاک ہی
کیا خدا جانے تری آنکھون نے جادو کر دیا — بلکہ دیوانہ ترا تجھسے بہت غمناک ہی

۱۶۰

تیرا بھولا پن ہی تیری کم نصیبی کا سبب
ای فدا دنیا ہی اُسکی جو بڑا چالاک ہی

[illegible]
خالق تجھے کامیاب رکھے
جوان بخت جوان جہان مین قائم
رکھے ترا نام جو خوش اقبال
نیکی جو رہے شمول اوقات

دشمن کو ترے خراب رکھے
صد سال ترا شباب رکھے
ذی جاہ ترا خطاب رکھے
ہر کام کو باصواب رکھے

احباب فدا کو خوش رکھے حق
اعدا کو تہِ عذاب رکھے

۱۴۲
کیا خنجر نگہ سے یہ بسمل ملال ہی
نیت ہی پاک تیرہ بتون کی جناب مین

عالم کا خون تجھے بُت قاتل حلال ہی
نظارہ تجھکو حُسن کے مائل حلال ہی

ناچار توڑ اب تو فدا تابکی ورع
مردار چند فاقہ پہ جاہل حلال ہی

۲۴۲
کیا مصحف مجھکو اک قدحِ مے حلال ہی
کتنا ترے فراق مین بیچارہ ہی تباہ
ٹکڑے لگاکے تن کے جدا کردے عضو عضو
ہان گوش حق نیوش مین تیرے جو زاہدا
ابن زیاد تونے جو کی عاقبت خراب
دیکر صنم کو گوہر دل ہی خواستگار

پیرِ مغان کے فیض سے ہر شی حلال ہی
مجنون کو زہر کھانا بُت حی حلال ہی
قاتل کو میرے رگ رگ پی زہ حلال ہی
تجھکو صدائے چنگ و دف و نی حلال ہی
تب سمجھا یہ کہ مملکت ری حلال ہی
ناپاک گویا تیرے لیئے قی حلال ہی

ای شیخ تجھکو وسعت مشرب کہان نصیب

وہ ہی فدا ہے زند جسے ہی ملال ہی

٣٤٢
کمر نگر نا صورت حسن فراوان چاہیے
تیرے دروازہ کو اے جانان نہ دربان چاہیے
چارہ گر میرے جنون کا جو نہ پہونچے دست میں
اسکے دہن کا مگر مجھکو گریبان چاہیے

چاہتا ہی گر غم دارین سے آزادگی
اے فدا ہر وقت تجھکو ورد قرآن چاہیے

٣٤٣
کیون نبدہ دل کسی بت زنگ پر ہی گاہ ہی
غیر از خداے پاک نہ کوئی کسیکا ہی
گل رخ کا ہی غلام بنفشہ کنیز زلف
سوسن ہزار جان سے نہ بندہ کسی کا ہی

بیجا فدا ہین اختر بد کی شکایتین
رب میرا مشتری مری بے بیکسی کا ہی

٣٤٤
بندہ بانتظار سوال ایستادہ ہی
یارب دم سحر در رحمت گشادہ ہی
پیری مین عرض وصل بتان کم ہوئین ولی
عہد شباب سے مجھے حسرت زیادہ ہی

دیکھے فدا غریب کی جا [illegible] ان مین بھی
تنہا فدا ہی اور فدا کا [illegible]

٣٤٥
نہ دنیا کی [illegible] اک کمائی گئی
ترے غم مین سب پارسائی گئی
مجھے تیرے غم نے لگایا نہ ساتھ
اجل سینکڑون بار آئی گئی

جلائی فدا دور [illegible]
مری جان [illegible] جلائی گئی

٣٤٦
مردود ہو [illegible] جو موڑے
نامرد ہو جو بھوین سکوڑے
دنیا مین [illegible] ہو تیری غیبت
کان اسکے مگر فلک مروڑے

٢٦

یہ ابلق روزگار رہے تجھسے
وحشت سے جو تجھکو سخت بولے
اقبال رہے غلام تیرا
پوچھے کوئی مجھسے درد کا حال
ثابت نہ رہا کوئی قضا سے
ہر فکر سخن کی ڈاک جاری

بگڑے تو فلک لگائے کوڑے
منھ اسکا غضب خدا کا توڑے
دولت ترے آگے ہاتھ جوڑے
ٹوٹے نہین جسکے دل کے پھوڑے
رشتے تو بہت سے مین نے جوڑے
کاغذ کے ہین میرے پاس گھوڑے

مین ہون وہ غنی فدا کہ میری
ہین میری نظر مین زر کے توڑے

سہرا

یا الٰہی ترا بدخواہ جو رنجور رہے
خیریت تیری خداوند کو منظور رہے
متصل تیرے رہے فضل خداوند کریم
محو ہون نامۂ اعمال سے تیرے سیئات
دہر معمار رہے تیرے زر دولت کا
ذات تیری رہے فیاض جہان دنیا
تیرا ہر دوست رہے مورد لطف شایان
ناز دولت کا رہے ذات سے تیری سرگرم
دل ترا شاد رہے لطف الٰہی سے مدام

دوست دل سوز ہمیشہ ترا مسرور رہے
گھر ترا دولت دارین سے معمور رہے
تیرے کاشانۂ دولت سے بلا دور رہے
نیکنامی مین ترا نام جو مشہور رہے
آسمان کاخ حشم کا ترے مزدور رہے
سب زمانہ ترے احسان کا مشکور رہے
ہر مخالف ترا دارین مین مقہور رہے
حوصلے سے ترے اقبال بھی مغرور رہے
سر ترا بادۂ عشرت سے جو مخمور رہے

اے فدا تجھکو خدا بخشے نشاط ابدی
تیری آغوش کو موجود سدا حور رہے

۲۴۹

عجب تنگ صدا ربان کہان حائل نہوے — ہاتھ میرے کسی گردن کی حمائل نہوے

ہمت شرم رہی ایسی سدا دامنگیر — کسی بت سے کبھی اک بوسے کے سائل نہوے

عمر پیوستہ مری گذری غم ادا روان مین — ہم کسی بزم طرب مین کبھی شامل نہوے

نقص رزرازلی مین ہی تصرف دشوار — مصحف بیجا ہر یہ افسوس کہ کامل نہوے

کشتی اپنی رہی گرداب تردد مین اسیر — ہم کسی وقت کبھی وارد ساحل نہوے

تو غنی ہی تجھے اسباب کی کیا پروا ہی — گو تری یاد سے بندے ترے غافل نہوے

تلخکامی مین سدا گذری ہی عمر شیرین — دین ودنیا کے مزے کچھ مجھے حاصل نہوے

قیس وفرہاد نے گو صائے عشق کیا — زحمت رنج سے لیکن متحمل نہوے

کوئی شوخی سے نہ ہاتھ آیا ہمارے لیکن — ہم یہان کس بت خوش چشم کے مائل نہوے

بہر ہر کار خدا کی ہی مہیا امداد — ہم جہان مین کبھی جویاے وسائل نہوے

زر ر افسون سے کسی بت کو جو کرتے تسخیر
ای فدا ہمکو یہ حسرت ہی کہ عامل نہوے

۲۵۰

پیری مین شوق دید بت بے حجاب ہی — دنیا مین شیخ وقت کی مٹی خراب ہی

سینہ کو میرے سوختگی بیحساب ہی — اک نوجوان کے غم مین کلیجا کباب ہی

بے چشم اشکبار کوئی مس نکیجیو — دیوان مرا اگر مرے غم کی کتاب ہی

فرہاد جاہ اور مین مجنون پناہ ہون — شیرین مآب اور وہ لیلی قباب ہی

لالہ اوگا ہوا ہی مرے اشک سرخ سے — کوچہ تمھارا رنگ چمن کا جواب ہی

دنیا مین مرگ بھی نہین مجھکو نصیب کو — جو خوش نصیب ہین اجل انکو شتاب ہی

ڈرتے ہین ای فدا ترے سب مدعی ہا مگر

تو خاور سخن کا مگر آفتاب ہی

۳۵۱ جو آپ کا محو خال و خد ہی — حاصل اوسے نعمت ابد ہی
ہی میری زبان ثبوت تحقیق — جو میرا کلام ہی سند ہی
دنیا مین ہین اہل عقل کمیاب — اکثر جسے دیکھا بے خرد ہی
ہی طبع مری محیط اعظم — جو شعر ہی گویا جزر و مد ہی
دنیا نہ قبولیت کی جا ہی — البتہ یہ جاے جاے رد ہی
ہر شعر ہی یا دلیل قاطع — جو قول ہی میرا استند ہی
صدقے تری شان پاک کے ہم — خالق ہی خدا ہی تو صمد ہی
ہی کاخ فراخ دور ناداں — نزدیک تری مگر لحد ہی

مین نے تو فدا بہت سعی کی
کمبخت ترا نصیب بد ہی

۳۵۲ دعا مانگنا تو مرا کام ہی — پذیرائی یا رب ترا کام ہی
سپرد عدد جو ترا کام ہی — مرا پھر ترے گھر مین کیا کام ہی
کوئی دل لگانیکو سمجھے نہ سہل — یہ تھوڑا نہین ہی بڑا کام ہی
خدا یا مری شرم ہی تیرے ہاتھ — یہ بندہ بڑا سخت ناکام ہی
بھنور سے نکالے جو کشتی مری — ترا نا خدا یا خدا کا کام ہی
عجب کارخانہ ہی تقدیر کا — کہ ناکام ہی کوئی باکام ہی
غضب ہین سنون وہ عدو کے گئے — مرے گھر چلو تم ذرا کام ہی
جو زندہ ہین راہِ خدا مین فنا — انھین دین و دنیا سے کیا کام ہی

فدا فقر کار وکالت نہین
یہ خدمت نئی ہر نیا کام ہی

۵۳

مدد میری وہ فضل یزدان کرے
کہ چیونٹی کی دعوت سلیمان کرے
مگر خاتمہ باصد ایمان کرے
خدا میری مشکل کو آسان کرے
خدا پھر کوئی ایسا سامان کرے
مرے گھر کا اُس بُت کو مہمان کرے
سناوے مجھے پھر وہ بانگ درا
پھر آباد میرا بیابان کرے
وہی ہی محبت کے لائق جو عیب
ہین ظاہر کردن اور وہ پنہان کرے
مرے خار کو گل کرے رب پاک
خرابہ کو میرے گلستان کرے
خدا اُسن سے آہ شب تار کو
چراغ امید اب فروزان کرے
کرے دہر باد خزان کو بہار
پُر از گل غریبون کا دامان کرے

کرے دور خاطر سے تشویش دہر
مرتب فدا اپنا دیوان کرے

۵۴

طول امل جہان مین سراپا فضول ہی
کسکی امید حسب تمنا حصول ہی
اس عمر کی دعا بھی زبان نا قبول ہی
پیری مین شوق حسن پرستی فضول ہی
دنیا کے رنج عام سے خالی نہین کوئی
اس غمکدہ مین ہر کس و ناکس ملول ہی
دشوار رستگاری روز جزا نہین
تجھکو اگر وسیلہ آل رسول ہی
جسکو صداع عشق ہوا ہی چارہ گر اُسے
بیواسطہ علاج ضماد و نطول ہی
جسنے کبھو بوئی تھی شیرین دہان ہی وہ
کانٹے ہین تیرے آگے جو بویا ببول ہی

ہر روز روز عید ہی ہر شب شب برات

فضل خدا جو حال فدا کے شمول ہے

۲۵۵

حسرت کا میرے جسکو نہایت ملال ہے
اس رنج بیحساب مین جینا محال ہے

سچا تمام اُسکا یہان حال وقال ہے
جسکو جہان مین تیرا غم خد و خال ہے

ناحق مرے خیال مین عیش وصال ہے
جسکے لیے نصیب نہ دید جمال ہے

تنہا خیال خال نہ وجہ کلال ہے
زلف صنم بھی جان حزین کو وبال ہے

آزادگی اگر غم دنیا سے ہو نصیب
نان جوین بھی تیرے لیے شیرمال ہے

فرقت مین تیری فرصت کار دگر نہین
رونے کے ساتھ آٹھ پہر اشتغال ہے

اہل جہان ہین مختلف الحال کسقدر
شوریدہ حال ہے کوئی آسودہ حال ہے

کیا ہے عجب جو نخل مرا بھی ہو بارور
یارب ترے کرم سے زمانہ نہال ہے

دنیا مین اے خدا ہو مری عاقبت بخیر
بس رات دن خدا سے مرا یہ سوال ہے

۲۵۶

یارب نہ حد ہے میری خطا و گناہ کی
بس شرم تیرے ہاتھ ہے مجھ روسیاہ کی

دنیا مین ان بتون کی محبت تو سہل ہے
مشکل مگر بہت ہے مصیبت نباہ کی

بہکے ہوئے ہین ہم جو زبان سے سمجھتے نہین
سیدھی سڑک بنی ہے مگر تیری راہ کی

آفات اندنون ہین جہان مین جہان تہان
ہر وقت ہے امید خدا کی پناہ کی

شب پیر عمر گشتہ مہتاب ہے مرا
پرچھائین پڑ گئی ہے کسی رشک ماہ کی

مرنے کے بعد ہے اثر مردمی ہنوز
کثرت ہے میری گور پہ مردم گیاہ کی

تقوی مین میرے حسن پرستی کا عیب ہے
دیوار گویا کج ہے مری خانقاہ کی

قرب و وصال یار سے اتنا رہا بعید
سب سلب ہوگئی ہے جو قوت تھی باہ کی

آثار بد صنم ہین تری ہجابیان | اللہ رکھے شرم تری شرمگاہ کی
ہنجواب غیر آنکو جو دیکھا ہی خواب مین | تعبیر ہیچ ہی بات ہی کیا اشتباہ کی
کب غمزدون کو ساعت شادی نصیب ہی | مجھکو ندی زمانہ نے فرصت بیاہ کی
یوسف گرے کوین مین زلیخا کے جذب سے | تاثیر سخت تر ہی مگر دل کی چاہ کی
کیا لطف بود و باش ہی ایسے دیار مین | پرسش جہان نہین ہی زر داد خواہ کی
بے راہبر کسیکا وہان تک گذر نہین | ظلمات مین سڑک ہی تری بارگاہ کی
چوکے ہین واقفان شد آمد بھی بارہا | ٹیڑھی بہت سڑک ہی ترے گھر کی راہ کی
وحشت ہی کار ہر دو سرا سے دریغ مولا | کیا رنج ہجر نے مری حالت تباہ کی

دعوے کی اے فدا ترے دگری محال ہی
بہکی ہوئی زبان ہی جو تیرے گواہ کی

٢٥٧

بے سبب کیون ہوے خفا مجھسے | کب ہوئی ہی کوئی خطا مجھسے
کیا کرون ہی اگر وہ بت ناراض | رہے راضی مرا خدا مجھسے
درد میرا ہی محض بے تاثیر | آشنا ہی نہ آشنا مجھسے
بسکہ ہی بندہ پروری تیری | شکر تیرا ہو کب ادا مجھسے

عیش دنیا ہو کب نصیب مرے
چرخ برگشتہ ہی فدا مجھسے

٢٥٨

غم ہجر مین شب بسر ہو گئی | مجھے روتے روتے سحر ہو گئی
ہوا گو نہ عیش جوانی نصیب | مری بھی جہان مین گذر ہو گئی
بچایا سدا اس بلا سے مجھے | دعا میری جان کو سپر ہو گئی

ہوئی قصہ خوانون کو وجہ معاش
مرے دل کی حسرت سمر ہو گئی

چمکنے لگا تیرے جوبن کا رنگ
جو انگیا پسینے مین تر ہو گئی

طبیعت پہ ہی جملہ رد اور قبول
ادھر ہو گئی یا ادھر ہو گئی

ہمارے زبان کی ہر گویا خطا
کہ جس سے دعا بے اثر ہو گئی

ہوا ہجر مین ادھر سے فدا
ادھر کی جو مجھکو خبر ہو گئی

٣٥٦

سب مری چاہ سے کافر ہی کدورت تیری
خاک مین مجھکو ملا دیگی محبت تیری

ای پری رو تجھے خالق نے دیا ہی وہ جمال
زندگی حسن پرستون کی ہی صورت تیری

جلگئے ہین سخن گرم سے حساد فدا
گویا ہی برق عدو سوز طبیعت تیری

٣٥٧

اقبال کا مآل ہمیشہ وبال ہی
دنیا کے ہر کمال کو نادان زوال ہی

دنیا مین ہر کسی کا جداگانہ حال ہی
بدبخت ہی کوئی کوئی فرخندہ فال ہی

کوئی ہی سال خورد کوئی خردسال ہی
کوئی ہی بے نمک کوئی شیرین جمال ہی

کم فہم بعض بعض ہین اور بعض نکتہ فہم
کوئی ہی بے زبان کوئی رنگین مقال ہی

مصروف اک زمانہ ہی فسق و فجور مین
خاصان حق کو حق سے سدا اشتغال ہی

عیش جہان کے ساتھ ہی کھٹکا لگا ہوا
مکھی ہی شوربے مین تو حلوے مین بال ہی

ہر آشنا سے اپنے جو نا آشنا ہی
دنیا قدیم سے مگر ایسی چھنال ہی

مرتے ہوئے کو مارنا دیکھا بہت فدا
اس پیر سالخوردہ کی اک یہ بھی چال ہی

۳۶۱

کوئی ہی نیک خلق کوئی بد مزاج ہی
کیا مختلف زمانہ کا رسم اور رواج ہی

کافی ہی فضل حق مرے ہر کام کے لیے
دار و دعا کی میرے مرض کا علاج ہی

بہکا دیا کسی نہ کسی نے انھین ضرور
کل تک جو گفتگو تھی وہ ہرگز نہ آج ہی

تا چار غم کا کھانا خوراک زمانہ ہی
ایام قحط مین جو گران تر اناج ہی

ہر طاق کعبہ میر افدا انکسار قلب
گوشہ غریبخانہ کا مسجد کا تاج ہی

۳۶۲

آنکھ اپنی شب جو چشم فسونگر سے لڑ گئی
نیزہ کی بھال سی مرے سینے مین گڑ گئی

باغ جہان سے گو کہ مری جڑ اکھڑ گئی
لیکن نہ دل سے حسرت ارمان کی جڑ گئی

رخصت کیا جو اُس بت بیمار چشم کو
مثل مریض میری طبیعت بگڑ گئی

بھلاتے ہی مرے ادبستان عشق مین
قمچی لگی ہی ایسی کہ چمڑی ادھڑ گئی

کافر ملاحت جگر افگار اب کہان
چھینی ترے شباب کی پیری مین مٹ گئی

مشاطہ اسکی سدرہ عاشقان ہوئی
گویا مو ریل کوچہ جانان مین اڑ گئی

سیر آیا میرا دل کہ برسنے لگا ہی مینہ
رقت یہ مجھکو آئی کہ ندی امڈ گئی

مردود تجھکو خوف خدا کا نہین رہا
بد نیتی تری تہ دل کو پکڑ گئی

کیا زعم حسن قحبہ کو تا پشت خم رہا
مرنے کے بعد بھی تری دائی اکڑ گئی

خیرا ای پری ہی پردہ ناموس کی محال
آہ فدا کوئی جو ترے کان پڑ گئی

۳۶۳

ناپاکیان ہین دل مین جو بون لور زار کی
کب ہو درست یہ تری نیت نماز کی

کافر کی انکھڑیون کی پلک بھی نہنگ ہین
نیزہ ہی جو نگاہ بت محو ناز کی

ناکام مجھسا کام طلب جو رہا یہان — یہ بھی تو ایک شان ہی اُس بے نیاز کی
پہونچایا خاک سے مجھے چرخ بلند پر — ایسی کمند ہی تری زلف دراز کی
مجھ دل زدے کو گنج معانی عطا کیا — یہ کارساز یان ہین اُسی کارساز کی
پایا سلف سے کسنے ترا گنج معرفت — کنجی کسے ملی ہی ترے قفل راز کی
پورا نہین ہوا ابھی تزکیہ نفس کا — ای شیخ تیرے حلوے مین بو ہی پیاز کی
مرنے کے بعد بفضل خدائے کریم نے — کھڑکی مرے مزار مین جنت سے باز کی
مشکل گذارہ ہی ترا اس کوہسار مین — تجھکو خبر نہین جو نشیب و فراز کی
دیکھی اگر نہین ہی بہار سرور سکر — پیر مغان نے کیون مے گلگون جواز کی

اس دور مین جو خلق ہی آسودہ ای فدا
نیت ہی نیک شاہ رعیت نواز کی

٣٦٤
ہر چند میرے غم کا فسانہ دراز ہی — لیکن ہون مطمئن کہ خدا کارساز ہی
ای باد شرط فضل خدا ہی مدد کا وقت — منجدھار مین رکا ہوا میرا جہاز ہی
باقی ہنوز ہی اثر لقمۂ حرام — ای شیخ تیرے حلوے مین بوء پیاز ہی
انکو غرور حسن مجھے انکسار قلب — ہی ناز جو ادھر سے ادھر سے نیاز ہی

از شام تا سحر ز سحر تا بوقت شام
ہر وقت ای فدا مجھے فکر نماز ہی

٣٦٥
پہلے تو تجھکو فرض ہی صحت نماز کی — تب ہی درست یہ تری نیت نماز کی
آرام جان ہی اپنا قیام و قعود سے — عہد صبا سے ہی مجھے عادت نماز کی
وقت زوال و قرب طلوع و غروب کے — ہی سخت تر مرے لیے فرقت نماز کی

کیا کیا رہا ہمیشہ ہین خدا کو ہمارے ساتھ
ہمکو جو بیشتر ہی محبت نماز کی

آئے کبھی گور مین جو منکر و نکیر
غش دیکھتے ہی ہو گئے صورت نماز کی

شکر خدا کہ دیکھا خدا و رسول کو
کی مین نے خواب مین جو زیارت نماز کی

کمبخت تجھکو دولت دنیا کی حرص ہی
پائی نہین ہی تو نے جو دولت نماز کی

واحسرتا جو وقت تہجد قضا ہوا
کیا کیا نہ جی مین رہگئی حسرت نماز کی

سجدہ مین چین ہی نہ قیام و قعود مین
ہی جان جلد باز کو آفت نماز کی

ہم خواب اہرمن ہی تو خواب شباب مین
تجھکو کہان نصیب ہی صحبت نماز کی

نادان خدا کے واسطے سن لے بگوش ہوش
سمراہ دی یہ کلام نصیحت نماز کی

لے چل خدا کے واسطے کچھ زاد آخرت
تیار رجا بجا ہی جماعت نماز کی

آب و خمر مرا سبب آبرو ہوا
کام آئی باز پرس مین عزت نماز کی

دارین مین ہی جملہ بلیات سے بری
تجھکو اگر گوارا ہی محنت نماز کی

ہی بت پرستیون کا مجھے شغل رات دن
کب اے فدا نصیب ہی فرصت نماز کی

۳۶۶

رقت انگیز ہی پیری مین کہانی میری
ایسی حسرت مین کٹی عمر جوانی میری

کی جو درخواست کبھی کچھ وہ ہوئی نامنظور
کوئی بات اس بت کافر نے نمانی میری

رکھا افسردہ سدا بستگی خاطر نے
اہل عالم پہ کھلی کب ہمہ دانی میری

ایسا اک کافر خود کام نے بدنام کیا
خاک مین ملگئی سب شان کیانی میری

نجد بستی مین ہی گویا مرا ویرانہ مکان
بیستون دشت مین ڈیوڑھی ہی نشانی میری

دردمندون کو وظیفہ ہی مرے غم کا کلام
رہگئی ہی یہی دنیا مین نشانی میری

کربلا کا ہے فسانہ مرا دیوان تمام / ہے مری فکر سخن مرثیہ خوانی میری
جلتی ہے خس کی طرح ذاتِ حسود مردود / مشتعل ایسی ہوا اب شعلہ زبانی میری
شیب مین راست روی ہے جو سراپا مجھ مین / تیر سے کم نہین ہے پشت کمانی میری

تازہ مضمونون کا ملنا مجھے اشکال ہوا
ہوگئی اتبو فدا فکر پرانی میری

۳۶۷

گور اپنی مجھکو مصر کا بازار ہوگئی / ہر حور خلد میری خریدار ہوگئی
کشتی مری بھنور سے نکر پار ہوگئی / رحمت پناہ حال گنہگار ہوگئی
قیس اپنا زیر خاک نہ دیوانہ بنگیا / لیلی بھی میری طالب دیدار ہوگئی
بعد از فنا جبین سے مری نسترن کھلا / آنکھ اپنی گویا نرگس بیمار ہوگئی
اُس زلف مشکفام کے صدقے کہ جس سے آج / خاک مزار نافہ تاتار ہوگئی
کچھ ہے مری کدورت خاطر کی انتہا / ہستی مرے غبار کی انبار ہوگئی
اے بت معبد تو ہمہ اسلام کفر شد / تسبیح شیخ وقت کی زنار ہوگئی
حاصل ہوا جو کوشش تن سے نہ کام دل / چھوٹے سے اپنے جان مری بیزار ہوگئی
ہضم طعام کب ہوا شغل سخن بغیر / گلقند مجھکو لذت اشعار ہوگئی
خاک آسمان نے ڈالی جو وقت نشاط مین / سرخی مری شہابہ کی زنگار ہوگئی
ہر شعر ما کلید کنوز تصوف ست / طبع بلند کاشف اسرار ہوگئی
پامال ہین حسود مری فکر شعر سے / کلک گہر فشان سم رہوار ہوگئی
جھوکا کوئی نسیم جنان کا جو آگیا / گرد مزار اپنا سبح گلزار ہوگئی
مین پہونچکر وہان نہ پھرا پھر مرے لیے / ڈیوڑھی تمہاری قہقہہ دیوار ہوگئی

تنہا مکان مین جو وہ سوتے ہوئے ملے — میرے نصیب دولت بیدار ہوگئی
کیا نیم جلوہ ماغی ظلمات ہوگیا — مجھکو سرائے تیرہ پُر انوار ہوگئی
ناکام رہگیا جو مین عہد شباب مین — مجھکو صباح عید شب تار ہوگئی
کیونکر ہو کوئی مجھسے دقیقہ فروگذاشت — خاطر سخن مین خوب خبردار ہوگئی
کیون تجھسے ناخدا ایکے نہون صدقے یا خدا — منجدھار سے جو ناؤ مری پار ہوگئی
قسما لگا نہ رکھا ہے جان نزار مین — ابرو تری مرے لیئے تلوار ہوگئی
مہندی لگائی تو نے شہیدون کے خون سے — سب خاک تیرے کوچے کی گلنار ہوگئی

ترک تعلقات سے دولت ہوئی کنیز
دنیا اگر خدا کی پرستار ہوگئی

۳۶۸

کیا قدرت خدا کا جہان مین ظہور ہے — غم ہے کسی کو اور کسی کو سرور ہے
خالی نہین ہے عالم و جاہل سے روزگار — کوئی ہے بیوقوف کوئی ذی شعور ہے
محتاج ہے کوئی یہان نان شبینہ سے — آنکھون پہ ہر کسیکا فروزان تنور ہے
کوئی ہے نوجوان کوئی پیر منحنی — کوئی ہے خاکسار کوئی پُر غرور ہے
ہے فاقہ مست کوئی تہیدست ہے کوئی — کوئی ہمیشہ نشہ دولت مین چور ہے
پھرتا ہے دور دھوپ مین کوئی برہنہ پا — سر پر کسی کسی کے کلاہ سمور ہے
کوئی ہے قید مین کوئی آزاد محض ہے — کوئی گناہگار کوئی بے قصور ہے
پاکیزگی کہین ہے کسی جا ہے گندگی — مطبخ کسی طرف ہے کہین حاضر ور ہے
کوئی ہے بامراد کوئی نامراد ہے — کوئی ہے بے حضور کوئی باحضور ہے
ہین بعض بعض امر و منہا یا صلاح و خیر — بد طینتون کی ذات مین شر اور فتور ہے

اک وہ ہین جنکے آگے ہین حلوے چنیے ہوئے
اک وہ ہین جنکے سامنے بجھوے کی پور ہی

بزم نشاط ہی کہین پیراستہ یہان
ہر پا کسی سرا مین فغان نشور ہی

اوتنا ہی دیکھ لو رخ اغیار ہی سیاہ
جتنا کہ آج یار کے چہرہ پہ نور ہی

نزدیک تر ہی ہمت مردان کے روبرو
مکہ مدینہ ہند سے ہرچند دور ہی

ہم فن ہین ای فدا مرے سب مجھسے دور دور
کوئی ہی لکھنو مین کوئی کانپور ہی

۳۶۹

جب سے تیر عشق کا یہ ناتوان نخچیر ہی
زار ہی رنجور ہی بیمار ہی دلگیر ہی

پاک کر آلایش دنیا سے دامان پاک تر
مرگ ای غافل یہان ہردم گریبان گیر ہی

ہر موے تن غم مین تیرے ہی گیاہ کیمیا
خاک میرے جسم افسردہ کی سب اکسیر ہی

غافلو سمجھو جہان کا نام ہی کون و فساد
ہی خرابی سے بہم دنیا کی جو تعمیر ہی

بعد ہر مشکل کے آسانی ہی رب کے فضل سے
آج تو تیر اب ہی کل کو وہ جوے شیر ہی

داغ سوزان حاسدون کو دیتی ہی فکر سخن
میری کلک گوہر افشان گویا آتش گیر ہی

بیڑیان لوہے کی ہین یا کیون نہ دیوانے ترے
وہ جنون انگیز تیری سونے کی زنجیر ہی

دردمندون کا ستاتا ہی مگر ظالم زبون
خاطر افسردہ گویا برہنہ شمشیر ہی

اس شباب چندروزہ پہ نہین زیبا غرور
گل کمان ہی آج قد راست تیرا تیر ہی

سنگدل کو اہل دل کردے اگر سمجھے بغور
میرا ہر مضمون دردآمیز پر تاثیر ہی

حسن کا تیرے جو شہرہ ہی جہان مین آج کل
عشق کی میرے بھی کافر خلق مین تشہیر ہی

حوریان خلد نے کھینچا ہی گھونگھٹ شرم سے
کس پری پیکر کی میری گھر مین تصویر ہی

ہان نشاط عمر باشد تا بسے سال ای فدا

۳۷۰

شیب مین اب چارہ حسرت کی کیا تدبیر ہی

ابر نیسان سخن میرا یم افکار ہی
دُر فشان ہی کیا زبان خامہ بھی گوہر بار ہی

ذات سے میری ہی ملک شاعری کا انتظام
مین ہون سلطان سخن دیوان مرا دربار ہی

راتبدا تا انتہا موج معانی ہی بجوش
میرا دیوان ہی کہ بحر قلزم اسرار ہی

وصل کچھ چاہیے قرب خدا ہی کیا بعید
ہی بہت آسان ترے نزدیک جو دشوار ہی

تندرستی ہی بڑی نعمت نکر کوئی گلہ
ہیچ گویا عیش دنیا پیش اہر بیمار ہی

بخشندہ سے بہر نبی سب عیب میرے ڈھانپئے
یا الٰہی تو بڑا غفار اور ستار ہی

ہی بہت نامہربان فضل خدا سے مہربان
طالع خوابیدہ میرا اندنون بیدار ہی

اسکی چشم شوخ کا مارا ہوا اچھا نہین
ہر موے مژگان کافر خنجر خونخوار ہی

کفر باقی ہی ترے اسلام مین ای شیخ وقت
ورنہ کیونکر دانۂ تسبیح مین زنار ہی

حاسد کج فہم پر نفرین عالم ای فدا
جسکو ناحق فن کامل سے مرے انکار ہی

۳۷۱

آمد فصل بہاری ہی جنون کا جوش ہی
بچہ نیر رم مین آہو بچے کا ہمدوش ہی

توسن طبع روان جولانگہ افکار مین
اضطراب عاشق مضطر سے ہم آغوش ہی

قطرہ بدہوشی مجا زیب جہان کے ہی نصیب
مین ہون سالک ظرف میرا گویا دریا نوش ہی

میرے مضمون معلی کی سماعت کے لیے
گو رہین خاقانی ہندی سراپا گوش ہی

پوچھ کچھ مجھسے نہ میری بدنصیبی کا بیان
بخت خوابیدہ بخواب غفلت خرگوش ہی

کیا تری تمکین و سطوت کا ہی رتبہ ای پری
جو تری محفل مین آیا دم بخود خاموش ہی

بیخودی طاری ہی مجھپر نشہ ہاے عشق مین
عقل کیا حیران ہی گل گویا چراغ ہوش ہی

درمضمون

دوستون کو میرے فہم معانی ہی محال … فکر عالی اندنون ازبسکہ دقت کوش ہی

تجھکو بخشا ہی خدا نے وہ نہال لازوال
دولت دنیا فدا تیرے تہ پاپوش ہی

۳۶۳ کیا بیابان میری وحشت سے فقط آباد ہی … خاک اڑانے سے مرے سب شہر بھی برباد ہی
خام گر ہوتا نہوتی ایسی بے چینی کبھی … میرے پہلو سے مین متفرقہ چار دو بار دہی

اہی فدا دنیا مین ہر دم اک تماشا ہی نیا
سب تجمل عالم فانی کا بے بنیاد ہی

۳۶۷ نبدہ دنیا ہی تو جو مبتلائے آز ہی … مین ہون بے پروا مجھے اپنے خدا پر ناز ہی
کیون کوئی مسدود سمجھے اپنی راہ مدعا … یا الٰہی تیرا دروازہ کرم کا باز ہی

گو نہ تر ہی نگاہ اہل سان دہر مین
لیکن ارباب معانی مین فدا ممتاز ہی

۳۶۸ حسن اسنے جب دیا بت رعنا کے واسطے … پہلے بنایا ہر مرا سودا کے واسطے
فکر رسا کو کیا مرے قدغن کی احتیاج … شانہ عبث ہی زلف چلیپا کے واسطے
آراستگی ہی حسن خداداد کو فضول … غازہ نہین نہ رخ زیبا کے واسطے
دولت فضول سیر جہان بر ضرور ہی … آنکھین خدا نے دی ہین تماشا کے واسطے
ہر ہر صنم مین جلوہ حق کا مشاہدہ … البتہ ظرف دیدہ بینا کے واسطے
موجود کس صنم مین نہین جلوہ خدا … کعبہ کنشت ہی دل دانا کے واسطے
روز نخست عشق بآدم نصیب شد … پیدا ہوا تھا حسن جو حوا کے واسطے
یہ اتفاق وہ سبب اعتبار ہی … کیا رتبہ ہی نصیب ثریا کے واسطے

ایجان خبر لے حال فدائے مریض کی
غفلت ہے کب درست مسیحا کے واسطے

٢٧٦

کچھ ضرورت سقف کعبہ کو نہ تھی میزاب کی | بانگی ہے گویا جنس عالم اسباب کی
بیقراری دیکھ اسکا فرد اسیماب کی | ہو بہو تصویر ہے میرے دل بیتاب کی
جانبری مجھکو تپ ہجر سے دشوار ہے | کب ہے حرص دید حسن مردم پنجاب کی
مصحف سادہ ہے گویا روئے سادہ یار کا | یہ وہ قرآن ہے جسے حاجت نہین اعراب کی
ذرہ ذرہ خاک کا ہے ہمسر فروغ مشتری | گنج مرقد مین ہے میرے روشنی مہتاب کی
منتشر ہے میری ناداری سے سرداری کی بو | ہے مری کملی مقرر رشک دہ کمخواب کی

نکہت عطر حنا ہے تیری گدڑی مین فدا
شان ہے بے دولتی مین بیگم نواب کی

٢٧٧

کیا سوز نصیبہ ہوا ہے دور فلک سے | سب جلگئی جان میری کلیجے کی بھبک سے
سو چلگئے آرے مرے سر پہ ہون زندہ | فرہاد حزین مرگیا تیشہ کی دھمک سے
ایجان ترے بالے سے ہے عالم تہ و بالا | حیران ہے فلک بالے کی بجلی کی چمک سے
ہے تجکو مزہ فہم سخن سے جو نصیبہ | ہر شعر مرا کم نہین ہے نقل گزک سے
ان سانولے گالون کے ہین بوسہ کا بھوکا | منھ کردے سلونا مرا چہرے کے نمک سے

ہے خالص و ناقص کی فدا ہے یہان پہچان
کم سنگ در یار نہین سنگ محک سے

٢٧٨

[illegible] اٹھائے نہ مجھے پھول کے بو بھی تیری | یار مجبور ہوس پشت ہے ہوئی تیری
آگ سے مین جلگئی سب آن اچھوتے پن کی | غیر مردود نے انگیا جو چھو لی تیری

کیا تمرد ہی جو حارج ہی عدو روزی کا / چھین سکتا ہی کوئی باوے روٹی تیری
وجہ کیا عاشق جانباز سے رکنا ایسا / نام چھوٹا ہی نہین عمر تو چھوٹی تیری

ای فدا سانپ مگر اسکی زبان کو ڈس جای
تیری غیبت مین کہے بات جو کھوٹی تیری

۳۷۹
کب مجھے فکر سخن مین نام کچھ منظور ہی / یہ وہ رستا ہی جگر مین میرے جو ناسور ہی
خلق مین یہ کمترین اک عاشق رنجور ہی / ورنہ مجنون قیس ہی اور کوہکن مزدور ہی
کچھ نہ کچھ میرا تعلق بھی ہی اس سرکار مین / جسکا ہر ادنی ملازم قیصر و فغفور ہی
کسکی قسمت ہی جو دنیا مین اُسے جنت ملے / خلد ہی دولت سرای یار اور وہ حور ہی

وہ جوان تو بیرا ای کمبخت ہی جای سکوت
قربت جانان فدا تجھسے نہایت دور ہی

۳۸۰
کسی بت کو جو دیکھا تھا مین نے فدا مرے ہوش رہے نہ حواس رہے
کہین کفر مین جاے نہ جان حزین یہ خدا کی طرف کی ہراس رہے
آیا ساقی کوثر فیض رسان مرا دنیا مین دیکھ یہ جوش عطش
کوئی ایسی پلادے شراب خنک کہ نہ حشر کے دن بھی پیاس رہے
کسی ایسے زمانہ غم مین مگر ہوے پیدا تھے شیخ فداے حسین
کہ وہ زندہ جہان مین جتنے رہے یہ غریب ہمیشہ اُداس رہے

۳۸۱
تازہ ہی مری روح ترے صدمہ غم سے / شاداب جگر بھی ہی مگر دیدۂ نم سے
تو بھوکا اُٹھاتا ہی سولاتا نہین بھوکا / ہر سیر ہی آفاق ترے خوان کرم سے
کردین ابھی تحریر سے سوراخ جگر مین / ڈرتے رہین حاسد مرے نیزو کے قلم سے

کیا طفلی و برنائی و پیری فلک افسوس
فرصت نہ کبھی مجھکو ملی درد و الم سے

کچھ کافر و مومن کی نہ تخصیص ہی یارب
خرسند ہی عالم ترے الطاف اعم سے

بیرحمی قاتل سے جو نالان ہی زمانہ
آفاق پر آشوب ہی غوغاے ستم سے

ہمنے تو فدا کچھ کبھی آرام نپایا
جس روز سے دنیا مین ہم آئے ہین عدم سے

۳۰۲
شب مری بزم بتان مین کیا رسائی ہوگئی
دم کے دم مین کفر ساری پارسائی ہوگئی

دور ہنے مجھکو دنیا مین یہ رکھا گرسنہ
جستجو میرے واسطے میٹھی ملائی ہوگئی

بیکسی نے عہد طفلی مین کیا ہی پرورش
حسرت آغوش مادر مجھکو دائی ہوگئی

جز گیا ہی کچھ تو دل مرا ٹوٹا ہوا
مجھکو فکر شعر گویا مومیائی ہوگئی

اے فدا از بسکہ نازکتر ہی کیا وقت اخیر
فضل یزدان سے مگر مشکل کشائی ہوگئی

۳۰۳
سہتے سہتے ظلم بیجا گو کہ ہم مرجائینگے
کیا ترے طرز جفا و جور سے ڈر جائینگے

اندمال ریش عاشق چارہ گر دشوار ہی
کب تری تدبیر سے زخم جگر بھر جائینگے

چند روزہ ہی یہ میلہ اک نہ اک دن غافلو
سب جوان و پیر دنیا سے سفر کر جائینگے

خشک کر دیگی تمازت آفتاب حشر کی
جو یہان سے زاہدا با دامن تر جائینگے

ہند مکروہات دنیا سے رہائی ہی محال
اک نہ اک دن ہم اسی غم مین فدا مر جائینگے

۳۰۴
بت کافر بدین برائے خدا کوئی بوسہ دہن کا دلا دے مجھے
اسی غم مین سوا سا پڑا ہون مگر ذرا جنبش لب سے جلا دے مجھے

ارے پیر طریقت ڈال دیا مجھے تو نے یہ کیسے بکھیڑے مین
ملے کوچہ جو انکا قریب کہین کوئی سیدھی سی راہ بتادے مجھے
وہ لٹاتے ہین روز جو نان و نمک پی نذر حسین فدا حسین
کبھی حسن ملیح کا اپنے نمک کہو انسے مگر چکھادے مجھے

۳۸۴

ظلمت مجمل ہی زلف کے بالون کے سامنے
گل ہی چراغ شب ترے کانون کے سامنے
شب کا اداس رنگ ہی بالون کے سامنے
پھیکی ہی چاندنی ترے گالون کے سامنے
نادم ہی برق آہ شرربار سے مری
آواز رعد پست ہی نالون کے سامنے
کیا فصل گل مین گرم ہی بکری شراب کی
ٹٹی ہی گاہکون کی کلالون کے سامنے
ہمسایگان بدکو خدا سمجھے اے فدا
بے سود مردمی ہی رذالون کے سامنے

۳۸۵

مری جان حزین کس نے فنا کی
اٹھی سی چھو گئی کسکی ادا کی
اٹھے ہین مرے آواز قدم سے
تری رفتار نے محشر بپا کی
نپوچھو کچھ ترے صدمے کی ہی بات
حکایت میرے درد جانگزا کی
فلک کا کسقدر ہی نجل شیوہ
کوئی پوری نہ میری التجا کی
جنہے فکر سخن سمجھے ہین احباب
کہانی ہی مرے رنج و عنا کی
نہان ہی کچھ تو غم خاطر مین میرے
عیان چہرے سے ہی جو درد ناکی
الٰہی قاضی الحاجات ہی تو
خبر ہی تجکو میرے مدعا کی
خدا کی ذات ہی وہ بندہ پرور
ہوئی مقبول جو مین نے دعا کی

ثمر غم لیگیا تیز زمین ساتھ

نپوچھو کوئی کچھ حسرت فدا کی

۲۸۶

غصه وغم سے جهان مین سر بسر مجبور رهی
گیا زمین هی سخت تر چرخ برین بهی دور رهی

پوچھ کچھ مجھسے نه میری فاقه مستی کا مزا
جو بھپهولا هی جگر مین دانه انگور رهی

کوئی مرتا هی کوئی هوتا هی پیدا رات دن
روز پیدایش سے دنیا کا یهی دستور رهی

کم هو استعداد فهم و فکر عالی اندنون
جو کلام پوچ هی وه بیشتر مشهور رهی

صدمه جور فلک سے مجھ فدا سے خسته کا
شیشه خاطر شکسته ساغر دل چور رهی

۲۸۷

شیب مین زندگی وبال هوئی
سب نشاط جهان ملال هوئی

ذات میری همین طبع رسا
جوهر معدن کمال هوئی

میرے آگے نه چپ هین اهل سخن
طوطیون کی زبان بهی لال هوئی

تنگدستی مین ساگ هی قلیا
نان جو مجھکو شیرمال هوئی

بیخودی سے حذر هو عین حرام
میرے مذهب مین مے حلال هوئی

انکے جانے سے مجھکو غش آیا
جان مضطر مری نڈهال هوئی

میری تربت کا سائبان فدا
رحمت رب ذوالجلال هوئی

۲۸۸

عقل جنون زده مری ناصح کهان گئی
مانند عمر رفته مگر بے نشان گئی

هجر بتان مین محض نه تاب و توان گئی
انجام کار رنج فراوان مین جان گئی

یمن سخن سے نام مرا پهونچا دور دور
شهرت هماری هند سے تا زندران گئی

هوتا بهار عقل کو اک طفل شوخ نے
مکتب مین چوری آج مری بوستان گئی

مال حرام بود بجاے حرام رفت
باقی پس از فنا ہی جہان مین کام عشق
وہ ہون ستم رسیدہ زمین زمانے مین تھی
فضل کریم سے جو ہوئی عاقبت بخیر
مجھ پہ وقت مرگ جو فضل خدا ہوا
دنیا کہ جسکے زعم مین بھولا ہوا تھا تو

دیکھا ہی نسیم دولت قارون کہان گئی
دنیا سے میرے دردکی کب داستان گئی
جسوقت آہ میری سوے آسمان گئی
قالب سے روح میری بہت شادمان گئی
جان میری سوے ملک عدم کامران گئی
نائض دم اجل وہ رفیقہ کہان گئی

پایا نہ کچھ نتیجہ ایام زندگی
دنیا مین میری عمر خدا [illegible] گئی

خدا کا کرم اپر مدد گار رہی
یہ اندوہ غربت ہی اور بیکسی
مجھے اپنے سودا سے فرصت نہین
مری خستگی کا نہ کچھ حال پوچھ
مگر ہی مرا رشتہ جان زار
کف پا مین ہین سیکڑون آبلے

گل تازہ تر سر مرا خار ہی
نہ مونس ہی کوئی نہ غمخوار ہی
کسے خواہش سیر بازار ہی
جگر ریش ہی سینہ افگار ہی
صنم تیرے بر مین جو زنار ہی
یہ غربت ہی اور دشت پر خار ہی

غرض دین سے ہی نہ دنیا سے کام
خدا تجھسے تیرا طلبگار ہی

صحت ہو جس سے ایسی موثر دوا ملے
اعدا کو میرے سیلی مشت قضا ملے
حلواے وصل ہو ترا کھانے کے واسطے

میرے مرض کو جلد الٰہی شفا ملے
یارب بدون کو جلد بدی کی سزا ملے
سونے کو میرے کو تسک دولت مرا ملے

تھوڑی سہی تو حسرت دل کچھ نکال لون
تخلیہ مین جو صحبت جانان ذرا ملے

تھوڑے بغیر چھوڑون نہ ساغر کو نا بند
تنہا کہین جو وہ بت رنگین قبا ملے

انتشار کا ہجوم ہے دنیا مین آج کل
اخیار کے وجود کا کیونکر پتا ملے

تجھسے زیادہ خوف خدا اُس ستم کو ہی
قسمت تو دیکھئے بت بھی مجھے پارسا ملے

ناکامیوں مین گو کہ جوانی گذر گئی
پیری مین میری آپ کو کوئی التجا ملے

فکر سخن ہے فضل خدا میری اندنوں
بہر قلم مجھے پر بال ہما ملے

جوش جنون مین قید غم یار چاہیے
زنجیر کے لیے کوئی زلف دوتا ملے

ہنگامہ شور رہا میری جان سے ہے
نخچیر ان سے وہ لگا کے جو عطر حنا ملے

مجھکو کسی نے داد دل سینہ کی نہ دی
اس عمر مین بہت شہ کشور کشا ملے

اُس بت سے ملتے ہی کسی ... نہ دی
خاصان حق تعالیٰ سے ہم بارہا ملے

مین ہون وہ کم نصیب جہان خراب مین
کھانے کو مرے نہ کبھی سنکھیا ملے

محتاج یا کریم کسی کا نہ کیجیے
روزی بصد فراغ مجھے دائما ملے

یارب بلا دے خضر علیہ السلام سے
کچھ کچھ کبھی تو جی کا مرے مدعا ملے

کب تک کرون نہ طالع خوابیدہ کا گلہ
کب خواب رشک یقظہ مین خیر الوریٰ ملے

ناکام و نامراد خدا یا نچھوڑیے
مانگون جو ایسے وقت مین تجھسے دعا ملے

جینے کا تب مزا ہی فدائے حسین ہاے
وہ بت ملے شتاب کہین یا خدا ملے

تو دشمنوں کے ساتھ جو ایسا بخیل ہے
دشمن ترے مزاج مین کتنا دخیل ہے

ان سفلوں کچھ بھی قدر و کانت نہین رہی
کثرت سے اب یہ پیشہ نہایت ذلیل ہے

جھولی ہی جسکے ہاتھ مین سمجھو گدا اسے
جسکی بغل مین بستہ ہی جانو وکیل ہی

ہین بے تمیز محض مگر باتمیز ہین
جنکی قبا ہی بر مین سواری مین فیل ہی

ہی برخلاف حق جو زمانے کا فیصلہ
دربار حق تعالی مین میری اپیل ہی

پیری مین دم اکھڑنا علامت ہی موت کی
کھانسی نہین منادی کوس رحیل ہی

ہر خشک تر ہی میرے وفور سرشک سے
دریا اگر ہی دشت تو معمورہ جھیل ہی

تیزی مرے کلام کی ہی نافع عوام
ہضم طعام خاصۂ زنجبیل ہی

ہی چارہ گر حکیم مرا شافی کریم
اندیشہ کچھ نہین جو طبیعت علیل ہی

ہرگز نہین ہی مجھکو تردد معاش کا
پروردگار رزق کا میرے کفیل ہی

وہ پاس سونے کو ترے آمادہ ہین فدا
کمبخت تیرے موقع عجلت مین ڈھیل ہی

۳۹۲

ہر شعر تر ستایش رب جلیل ہی
گویا کلام پاک مرا سلسبیل ہی

توحید حق تمام ہی میرا مواد نطق
العاقبت بخیر کی گویا دلیل ہی

گو ہون گناہگار یہ خوف سزا نہین
میرے مقدمے کا خدا خود وکیل ہی

غربت ہی بیکسی ہی مصیبت مری نہ پوچھ
یہ مفلسی ہی اور طبیعت علیل ہی

ہین ایسے ایک فخر دو عالم کا ہون غلام
طالب خدا ہی جسکا اخی جبرئیل ہی

کیا شان بے نیاز ہے عالم ہی جلوہ گر
کوئی یہان عزیز ہی کوئی ذلیل ہی

تا دیدہ وصال صنم ہون مین اسقدر
کیا علم ہی مربع ہی یا مستطیل ہی

پیدا ہوا ہون جب سے مین اسکو نہین ملا
موجود ہر جگہ مجھے خوان خلیل ہی

ہرگز بہار باغ جہان کو نہین قیام
بیلا تھا جس چمن مین وہان اب کریل ہی

نادان جو تجھکو چشمۂ شیرین کا ہی گمان
دنیا تمام زہر ہلاہل کی جھیل ہی

کب تک نہوگی داد مری داد خواہ کی
سب سے بڑی کچہری مین ڈی اپیل ہی

مجھ ناتوان کی قدر دہان کیا کہ غیر کا
سرخ اور سپید رنگ ہرا ڈول ڈیل ہی

انجام نیک و بد کی خدا کو ہی اطلاع
پیوستہ ذکر حق کی مجھے قال و قیل ہی

شان خدا ہی دیو و پری کا ہی ارتباط
بدشکل ہی رقیب وہ جتنا جمیل ہی

ہر احتیاج مین ہی ترے ساتھ التجا
ہر کام کا مرے تو ہی یا رب کفیل ہی

دستور روزگار دگرگون ہی آج کل
بلبل ہی دشت مین چمنستان مین چیل ہی

ہیچ ہی حرامزادے کی رسّی دراز ہی
بد کے مواخذہ مین اُدھر سے بھی ڈھیل ہی

ہی پیش اُس کچہری مین میرا مقدمہ
حاکم جہان خدا ہی پیمبر وکیل ہی

کیا فکر شعر ہو کہ فدا اندنون مری
روزی قلیل اور طبیعت علیل ہی

۲۹۳

مجھسا کوئی ماتم زدہ ناکام نہین ہی
رونے کے سوا مجھکو کوئی کام نہین ہی

میخانہ مین ہر رند ہی علامۂ دوران
وہ کون ہی جو مولوی جام نہین ہی

کب جور فلک ہی نہ مری پشت پر اسوار
کب ساتھ مرے گردش ایام نہین ہی

یہ دشت مگر آنکھون پہ تیرہ ہی مجھکو
غربت مین مری صبح بجز شام نہین ہی

ماتم کا نہین شور یہ ہی صدمۂ ہجران
ہنگامہ ہی غم کا مرے کہرام نہین ہی

ہی سادگی میری سبب جمع مرے پاس
چڑیان تو ہین موجود مگر دام نہین ہی

ہرگز نہ فدا ایسا ہو نومیدی سے نالان
کس بندہ پہ حق کا کرم عام نہین ہی

٢٩٤

سب عمر اپنی وار یہ جو تو نے وار کی — کچھ بھی تجھے خبر نہیں دریا کے پار کی

نتھ کے لیے تلاش وہاں ہے سنار کی — یاں طوق کے لیے ہے ضرورت لوہار کی

قاتل نے کیا نگاہ کی مجھ پر پیار کی — برچھی سی گویا میرے کلیجے کے پار کی

صدقے جو دین پاک کے جان نثار کی — دنیا پہ ہنسے شہوت دنیا نثار کی

بیدست و پا کو نعمت دارین کی عطا — کیا ہی عجب کہ شان ہے پروردگار کی

بعد از فنا کھلا مرا راز مہوسی — اکسیر ہو گئی ہے جو مٹی مزار کی

کنج مزار اب چہ نخشب سے کم نہیں — تھی جسمیں میری چاہ جو اُس مہ عذار کی

قند سپید کا نہ مزا شور ہے فقط — بو ہے مرے مزے میں اب تک اچار کی

کوئی یہاں سے خبر غم و ماتم نہ لیگیا — یہ سبز رین ہے مرے داغ کے غبار کی

دیوان مرا جو اب بہار چمن ہے آج — ہر بحر شعر میں ہے ترے آبشار کی

کیا طاقت قلم ہے فدا کچھ جو لکھ سکے
طول ایسی داستان ہے مرے انتظار کی

٢٩٥

دود جگر سے روشنی ہے تیرہ ماہ کی — ہے آسمان پہ جب سے گذر میری آہ کی

کیا غم سہام حادثہ روزگار کا — موجود ہے سپر جو خدا کی پناہ کی

عاشق ہیں انکا اور وہ مشتاق غیر ہیں — دشوار میرے انکے ہے صورت نباہ کی

جس پر پڑی نظر تری نذر فنا ہوا — پیکان ہے اجل تری تیر نگاہ کی

کیا عاقبت بخیر ہوئی بت پرست کی — دُھن لگ گئی زبان کو مگر لا الٰہ کی

پوشاک کیا نہا کے بدلتے ہیں وہ غدا
پھرتی سی کر رہے ہیں مقرر سیاہ کی

۲۹۵
عبث رنج کا کچھ گلا تھا مجھے — یہ غم بہر مضمون ملا تھا مجھے
یہ روز ازل لکھدیا تھا الم — خدا نے جو پیدا کیا تھا مجھے
فدا عیش دنیا کی لی تھی قسم
قضا نے یہ جب غم دیا تھا مجھے

۲۹۶
خیال اجل دائما چاہیے — ہر انسان کو خوف خدا چاہیے
ملا ہی مجھے حوصلہ وہ فراخ — مگر مجھکو عالم جدا چاہیے
فدا مجھکو ہر وقت ہر کام مین
رضامندی کبریا چاہیے

۲۹۷
کہان تک بھلا صبر آئے مجھے — وہ کافر جو اتنا جلائے مجھے
نہ سرزد سخن مین ہو کوئی قصور — خدا ہر خطا سے بچائے مجھے
وہ سفاک گو بوسۂ لب نہ دے — کسیدن لہو تو چٹائے مجھے
کہان ہو نصیب ایسے کمبخت کے — گھر اپنے جو وہ بت بلائے مجھے
وہان مین ایسا ز خود رفتہ ہون ای فدا — اجل بھی جو ڈھونڈھے نہ پائے مجھے

خدایا ترا باب فضل وا ہی — غنی تیرے کرم سے ہر گدا ہی
تصدق تیری شان مکرمت کے — یہ بندہ ہاتھ پھیلائے کھڑا ہی
مرے اس گڑگڑانے پر نظر کر — نہ پورا ہو جو کچھ میری دعا ہی
یہ آدھی رات ہی اور وقت خلوت — نزول رحمت بے انتہا ہی
ترے در سے مین اب جاؤن کدھر کو — مین بندہ تیرا تو میرا خدا ہی
الٰہی ہو بخیر انجام میرا — تری درگاہ مین یہ التجا ہی

خدایا یا خدائے پاک بر لا
فدائے خستہ کا جو مدعا ہی

نظم

سہارا ترا یا خدا ہی مجھے — کرم کا ترے آسرا ہی مجھے
خدا تو نے سب کچھ دیا ہی مجھے — مہیا نہ دنیا مین کیا ہی مجھے
جو منظور ہی تجھکو موجود ہی — فلک کا عبث کچھ گلا ہی مجھے
مین سمجھون اگر فرش مخمل اسے — میسر اگر بوریا ہی مجھے
قدمبوس ہو میرے آکر اجل — غم عشق پیدا ہوا ہی مجھے
کیا عملت دو جہان سے بری — ترا درد یون ہی دوا ہی مجھے

کبھی مجھکو فکر معیشت نہین
توکل بہ تکیہ خدا ہی مجھے

ایضاً

کیا مرتبہ فقر نے دیا ہی — دنیا سے مگر غنی کیا ہی
البتہ ملا نثار اکثر — کس نے مرے زخم کو سیا ہی
اس صدمہ ہجر سے جہان مین — مر مر کے یہ ناتوان جیا ہی
دل کا مرے داغ گھر مین میرے — شعلہ ہی چراغ ہی دیا ہی
یہ بھی کا نیا دیج گیا ہی — بیری ترا ہی سکھی پیا ہی
ہی گرد ترے نعل کی اکسیر — ہر باب کتاب کیمیا ہی

فوراً وہ ہوا فدا سر انجام
جس کام بہ نام حق لیا ہی

ایضاً

نہ پوچھو مجھ سے کچھ درد دروں کو کچھ افاقا ہی — مین گو زندہ ہون لیکن مرگ سے ہر دم علاقا ہی

خدا کالا کرے منہ قحط سالی کا نہ یون کر
ہجوم تنگدستی سے سدا فاقہ پہ فاقا ہے

خدا مالک ہے میرا اور نبی خاوند ہین گویا
علیؑ مولا فدا اور سب امام پاک آقا ہے

۴۰۳ میٹھا یا ملائی ہے یا دودہی
بہت ہیچ ہے ہستی کائنات
خدا مجھکو محسود رکھے مدام
نہ حاسد ہو ہے یہ لا کلام

جو قسمت مین لکھا ہے موجود ہے
نمود جہان محض بے بود ہے
جو حاسد ہے دنیا مین مردود ہے
در رحمت حق سے مسدود ہے

جلا دلکو فکر سخن مین فدا
جو آتش زبانی سے مقصود ہے

۴۰۴ نہ جو ہجر مین پایا مزا جی جانتا ہے
کس نے آواز اٹھائی مزا جی بیٹھ گیا
گویا سرچشمۂ حیوان مین ڈبویا مجھکو
کوئی بندہ ترے گرسنۂ وصل بتان

صدمۂ غم جو اٹھایا مزا جی جانتا ہے
کس نے کانٹا گڑکا یا مزا جی جانتا ہے
تو نے زانو جو دبایا مزا جی جانتا ہے
خون دل مین نے جو کھایا مزا جی جانتا ہے

کر گیا درد فدا گویا جگر مین تاثیر
تو نے کیا شعر سنایا مزا جی جانتا ہے

۴۰۵ مجھکو معلوم ہے جیسی کہ غریبی میری
عشق مین مجھکو ملی ہے جو فراوان خواری

مجھکو معلوم ہے وہ بندہ نوازی تیری
نہین ممکن ہے ترے طعمۂ غم سے سیری

ایک نہ اک دن تو مجھے بھیک ملے گی پوری
ہے گدایانہ فدا کی ترے در پر پھیری

حیران طبیب دیکھکر آزار ہو گئے
ہم کسکی چشم مست کے بیمار ہو گئے

زندان غیب مین جو گرفتار ہو گئے
ہم کار خانقین سے بیکار ہو گئے

سردار میرے سامنے نادار ہو گئے
نادار تھے جو لوگ وہ سردار ہو گئے

یوسف کو زر سے مول لیا تھا عزیز نے
ہم نقد جان سے تیرے خریدار ہو گئے

دولت خدا کو دیتے ہوئے لگتی ہے نہ دیر
اکثر یہان فقیر جہاندار ہو گئے

رنجور اسقدر مرض عشق نے کیا
ہم اپنی زندگانی سے بیزار ہو گئے

تسخیر دوستو ہے جہان ہین فروتنی
اعدا بھی میرے پانون کی پیزار ہو گئے

واقف سبھی میری نہین کم نسیم سے
اشعار تر مرے گل گلزار ہو گئے

سچ ہے فدا کہ درد تعشق ہے لاعلاج
عیسی بھی ایسے چارہ سے ناچار ہو گئے

کیا کیا فلک کا صدمہ نہ ہر صبح و شام ہے
آٹھون پہر فدا مجھے رونے سے کام ہے

یا دافع الہموم مدد کا مقام ہے
کیا کیا تردداث مین تیرا غلام ہے

کھانے سے کام مجھکو نہ سونے سے کام ہے
قسمت مین میری غم سے تڑپنا مدام ہے

خون جگر حلال ازل سے ہوا مجھے
مجھکو مے نشاط مقرر حرام ہے

کافر سمند ناز سے پامال کر نہ یون
دو چار سال بعد یہ ترکی تمام ہے

ایدل یہ زخم عشق وہ ناسور ہے جسے
گاہے نہ اندمال ہے نہ التیام ہے

دنیا و دین کا کوئی اثاثہ نہین فدا
مسکین ہون مین خدا کا مرے گھر مین نام ہے

گو کاٹنا پہاڑ کا آسان کام ہے
مشکل مگر جہان مین حصول مرام ہے

ای مہرخ کچھ شناس زلیخا کا مصر مین — شوہر عزیز اور یہ کنعان غلام ہی
سب کام انکے دیکھو گے خبر فکر نا تمام — جسکو سخنوری مین سلیقہ تمام ہی
نادان نہ شوق شعر کو بازیچہ کچھ سمجھ — فکر سخن بھی فقر و فنا کا مقام ہی
خامان فکر شعر مین پھر کس شمار مین — اس فن مین جو زیادہ ہی پختہ وہ خام ہی
فکر سخن مین [illegible] چہل سالہ ہی مری — اتبک بری سقم سے نہ میرا کلام ہی
حاسد سنے کہ وہ بولے نہ اب میرے روبرو — تیغ زبان میری برون از نیام ہی
سچ ہی مثل کہ [illegible] گوش با سرین — اب ایسی شاعری کا زمانہ مین نام ہی
اندھیر ہی بڑا کہ کمال سخن مین ہی — اس فن کی پہلے صبح تھی اب وقت شام ہی

گو پختہ کاران فن ہین جو اس دور مین فدا
خامون کی خامکاردن مین یون دھوم دھام ہی

[illegible] مشکل سے جو موجود آج ہی — نیرنگ دہر کا یہ سدا سے رواج ہی
ایسی فراق یار مین ہی تلخ زندگی — جانے وصال اجل کی مجھے احتیاج ہی
آ ہم [illegible] کر بلائیت بیمار چشم کو — بسیار سہل میرے مرض کا علاج ہی
[illegible] کرے مری جان نزار کی — اے جان کچھ ایسا دلکو مرے اختلاج ہی

در پیش ہی فدا سفر بحر بیکران
اور ساتھ میرے ایک نہ ٹھٹھی اناج ہی

دنیا سے جو ایسی لو لگی ہی — کتیا ترے رشتے مین سگی ہی
جب سے تری زلف کا ہی سودا — جنجال مین جان مری پھنسی ہی
بند انکے قبا کے کیون ہوئے وا — قسمت کسی غیر کی کھلی ہی

اللہ ری غفلت جوانی — آنکھون مین جو نیند سی بھری ہی
ایجان خدا کی شان کو دیکھ — تو سر ترا دیو تو پری ہی
نادان نہین تیرے بس کی یہ بات — اشعار نہین سخنوری ہی
جادو ہی تمام نظم میری — گویا مری فکر ساحری ہی
ہو بن ترا سب جنون ہو میرا — شوخی تری میری بیکلی ہی

قسمت تری ای فدای محزون
اچھی ہی بُری ہی یا بھلی ہی

عدو میری غلبت سے بدنام ہی — مگر کار بد کا بد انجام ہی
گلہ کیا کہ نیرنگ ایام ہی — یہ بندہ جو دنیا مین ناکام ہی
مگر ذرہ ذرہ سے تا آفتاب — ترا جلوہ وہان جلوہ گر تام ہی
الٰہی مری عاقبت ہو بخیر — وظیفہ یہی اپنا مادام ہی
سیہ روے سیہ اور یہ موے سپید — سحر مین مری ظلمت شام ہی
بری ہی جو دندان اغیار سے — الٰہی تیرا سیب ذقن خام ہی
حقیقت مین دانہ ہی خال سیاہ — تری زلف پیچان اگر دام ہی
وہان کم نصیبون کی ہی تو تو باتیں — جہان خواب و خور کا نہ آرام ہی
بنی نوع انسان مین پیدا کیا — خدا کا بشر پر وہ انعام ہی
وہان جا کر آپ ایسے بھولے مجھے — نہ خط ہی نہ قاصد نہ پیغام ہی

نہاد فدا مین بحسب حق
نہ کچھ کفر ہی اور نہ اسلام ہی

پہونچتا تجھے یہ فضل خدا ہی فدا رہے
دشمن ترا ہمیشہ تہ صدمہ بلا رہے

دولت رہے ہمیشہ ترے خاندان کی
سر پر ترے عزیزون کے ظل ہما رہے

زندہ رہین ہمیشہ ترے مہربان لوگ
محسن پہ تیرے پرورش کبریا رہے

سب دوستون کو تیرے خدا رکھے شادمان
اعدا کو آسمان کی سدا بد دعا رہے

ہر واسطہ جو تجکو ستائے کوئی کہین
ہر وقت اوسکی جان کو کھٹکا لگا رہے

رکھے جو تجھسے بغض کوئی اسکے واسطے
تیار تازیانہ چرخ دوتا رہے

جو مہربان حال ہین ارباب روزگار
موجود انکو حفظ الٰہی سدا رہے

حکام جنکی ہی نظر پرورش مدام
اقبال انکا حلقہ بگوش وفا رہے

خوان فلک سے تجھکو شکر کامیان ملین
گویا دہن مین قند مکرر گھلا رہے

تجھکو کلام بد سے کرے یاد جو کہین
اُسکو مدام سیلی مشت قضا رہے

کاٹے کہین اسے سگ دیوانہ یا خدا
ایذا رسان ہمیشہ ترا با ولا رہے

درخواست ہی یہ میری خداے کریم سے
باب فتوح ہر دو جہان تجھکو وا رہے

ایام سازگار تجھے رہین تری رکاب
گردون کا ہمعنان ترا بادپا رہے

آئینہ وار تیرا رہے کوکب بلند
بخت سعید مروحہ جنبان ترا رہے

میرا ہی یہ سوال خدا سے فدا حسین
نزدیک حق قبول تری ہر دعا رہے

۱۲۸۲ھ

عین انصاف سر آئینہ ہی عادت تیری
بسکہ بر حال غریبان ہی رعایت تیری

زندگانی ہی مگر راحت صحبت تیری
کم نہین مرگ مفاجات سے فرقت تیری

قدردانی مرے بارہ مین ہی بیحد وحساب
زاید از حصر نوشتن ہی عنایت تیری

حکمرانی مین تری پایا نہایت آرام
یا الٰہی رہے صد سال حکومت تیری

آ چکا غم غریبون کو ہی پیغام اجل
رخصت جان ہوا خواہ ہی رخصت تیری

ہونے والی ہی ترقی ترے منصب کو شتاب
سر بسر خیر خلایق مین ہی نیت تیری

جلوہ گر شان مروت ہی ترے چہرہ سے
مردمی پر تری شاہد ہی شباہت تیری

حوصلہ تیرا ہی شایان ستایش لاریب
قابل مدحت مداح ہی ہمت تیری

ملنے والا ہی مگر درجہ والا تجھکو
ایسی خواہان ترقی ہی لیاقت تیری

مجھکو امید ہی اشفاق نمایان سے ترے
کم نہوگی کبھی دوری مین عطوفت تیری

گویا اخلاق حمیدہ نے کیا ہی تسخیر
ہی زمانے کو جو اس درجہ محبت تیری

کار تقریر ادا تو نے غزل مین جو کیا
ای فدا قابل تحسین ہی بلاغت تیری

۸۱۴ دلکو فدا ہجوم قلق مین سنبھالیے
ایام عمر غم کو بسر آئینہ ٹالیے

آہ حزین سے مصرعہ برجستہ کم نہو
مضمون شعر زخم جگر سے نکالیے

معشوق بیوفا ہین بہت آزما لیا
پالے کسی صنم کے خدایا نہ ڈالیے

زردہ پلاؤ کھانے کا یہ منہ نہین مرا
ای میزبان مرے لیے کچھ دال اُبالیے

اس دولت سخن کو لٹادے فدا حسین
دنیا مین کچھ تو نام بزرگان اُچھالیے

۸۱۵ شکوہ اُس بت کا عبث ہی کہ جلایا ہی مجھے
گویا جلنے کے لیے حق نے بنایا ہی مجھے

حشر کے دن تری بیداد کا بدلا لونگا
ای فلک تو نے جو بیوجہ ستایا ہی مجھے

گویا برسون کا ہی جھگڑا مری بپتا کی کہتا
خاک مین کس بت کافر نے ملایا ہی مجھے

رشک صد طالع فرخ ہی مری بیداری — خواب سے کس بت مہوش نے جگایا ہی مجھے

تیری ناکامی کا کیا کیا نہین دلبر صدمہ
جب سے کچھ حال فدا تو نے سنایا ہی مجھے

سینہ بہار زخم سے ہمرنگ باغ ہی — دل میرا ریش ریش جگر داغ داغ ہی
تشویش ہاے غم سے نہ دل کو فراغ ہی — خاطر مری بجا نہ سکون دماغ ہی
آوارگی نصیب ہی حیران ہی روبرو — جسکی مجھے تلاش ہی وہ بے سراغ ہی
ماتمکدے سے کم نہین بزم جہان مجھے — لبریز خون دل سے جو میرا ایاغ ہی
رنگ سیاہ جسکا بعد شوب ہو نہ دور — بخت سیاہ میرا وہ کالا کلاغ ہی
دیپک سے کم نہین ہی جو سوز درون مرا — جو آہ آتشین ہی وہ روشن چراغ ہی
جوہر مرے قلم مین ہی صوت ہزار کا — صورت مین گو سیاہی ہمشکل زاغ ہی
کیونکر خنک ہو دل تپ دوری یار میں — صحن ہرا کا حوض بھی مجھکو اجاغ ہی

وہ منصب کمال خدا نے عطا کیا
میرا فدا سپہر برین پر دماغ ہی

انعام رب کی شکرگزاری محال ہی — لال اس مباحثہ مین زبان مقال ہی
حاسد کو میرے جلد سزاے بدی ملے — موذی مدام نیش دل پر ملال ہی
گلگشت کا ہی رنگ مری دوڑ دھوپ مین — ہر خار میرے دشت جنون کا نہال ہی
گر دنقاب پاک ہی کیا حسن یوسفی — خوان خلیل بھی ترے منہ کا اکال ہی

تیرا کلام بھی ہی جو کچھ کچھ بیان غیب
کیا تو فدا بھی حافظ خندہ فال ہی

۱۱۸
منھ مین مرے قند گھل گیا ہی
کیا تیری زبان مین مزا ہی

گریہ مرا عطر انتما ہی
ہر دانہ اشک موتیا ہی

کف مین ترے سرخی حنا ہی
یا کشتہ کا تیرے خون بہا ہی

ہی نیش ستم مرے لیے نوش
حلوا مرے منھ کو سنکھیا ہی

دریا ہی جو میرا دیدۂ تر
صحرا مرے دل کا انزوا ہی

ہی درد جو سوز دل کا درمان
غم بھی مرے کوفت کی دوا ہی

پندار مین میرے ہی وہ انسان
انسان جو درد آشنا ہی

تہمت ہی گمان ناوطین کا
خنجر درد مرے جسد مین کیا ہی

ہی کاسب قریب خوان حلوا
کیا غیر تمھارے منھ لگا ہی

سب اپنے غرض کے آشنا ہین
کوئی نہ کسیکا آشنا ہی

پیری مین امید زیست ناداں
دھوکا تجھے کسنے یہ دیا ہی

جڑیا کو ہما کیا ہی جسنے
تیرا بھی فدا وہی خدا ہی

۱۱۹
فدا جام شربت مجھے مول دے
ذرا اپنا قند سخن گھول دے

کوئی نقل دیوان کی دلوا تا
مجھے اپنا گنج گہر تول دے

کلام اپنا مجھکو سنا دے فدا
لب بستہ بہر خدا کھول دے

۱۲۰
لطف تمام عالم آباد گرد ہی
سر مے سے کس صنم کے مرے دلمین درد ہی

آثار درد سب مری صورت سے ہین عیان
چہرہ اداس خشک ہین لب رنگ زرد ہی

ہو جسنے دشت نجد کو اک آن مین کیا
رخش جنون مرا وہ بیابان نورد ہی

ناکام مین جو دور جوانی مین رہگیا
پیوستہ مجھکو طالع بد سے نبرد ہی

جسکو سہین ہر حادثۂ دہر سے ہراس
وہ مستقل مزاج ہر اک نیسنہ مرد ہی

افسردہ خاطری تجھے ایسی نصیب ہی
ہر وقت میرے لب پہ فدا آہ سرد ہی

۱۲۲۴

اک وہ ہین جنکے دوست پری وش قریب ہی
تجھ کم نصیب کو غم دوری نصیب ہی

مین ہون مریض نرگس بیمار یار کا
میرے معالجہ مین نہ کار طبیب ہی

کیا سینہ زخم زخم سے ہی روش چمن
شرمندہ میرے نالون سے ہر عندلیب ہی

بے لطف انکا آنا مرے گھر مین ہوگیا
موجود انسے دو قدم آگے رقیب ہی

حال فدا ہی قابل صد رحم ای فلک
بیکس ہی بے نوا ہی گدا ہی غریب ہی

۱۲۲۵

طبیعت جو محو جدا ہوگئی
جدا الفت ماسوا ہوگئی

نظر تیری دو چار کیا ہوگئی
مری جان تن سے جدا ہوگئی

نہ کھانے کی سدھ نہ سونے کا ہوش
جدائی جانان بلا ہوگئی

رہ عشق مین میری جان نزار
فنا ہوگئی ہر فنا ہوگئی

نگر رفتہ رفتہ غم عشق مین
سراسیمگی آشنا ہوگئی

نہ رکھنے دیا ہاتھ تک وصل مین
مجھے تیری شوخی حیا ہوگئی

کیا تیرے جوبن نے کیا خون ننگ
حیا شوخیون سے فنا ہوگئی

ملا ہی جو بخت زبون نارسا
مری آہ بھی نارسا ہوگئی

جو پیری میں وہ نوجوان آگیا
مگر راست پشت دوتا ہوگئی

ہوا ہوں جو آزا غم میں مجھے
تب کہنہ اپنی شفا ہوگئی

ہوئی چاندنی تیرگی گور کی
یکایک جو مہر سندا ہوگئی

مدا اب مجھے کوئی گھر کا نہین
جو نیت تری پارسا ہوگئی

۲۲۳

حیرت سے کیا زبان مری لال ہوگئی
جان کبھی قدوم یار سے پامال ہوگئی

سب سرزمین جو آنسوون سے تال ہوگئی
بستی ہماری لبدہ بھوپال ہوگئی

آشوب دل سوا نفت خال ہوگئی
زلف اس صنم کی جان کو جنجال ہوگئی

فکر سخن تمام مرا حال ہوگئی
مجھکو مری زبان قلم فال ہوگئی

کافر زمانہ ہے ترے ہندوے خال کا
میری مخل دین تری غلغال ہوگئی

ہر کوہ کوہ پر ہے قدم میر آج کل
وحشت مجھے سواری افیال ہوگئی

دولت ملی بدولت ایمان کیا مجھے
خوش نیتی بھی مورث اقبال ہوگئی

گویا ہے تمھین کا قدم نیک بختی
گھر مین ترے جو کثرت اموال ہوگئی

تب مجھکو سنگ سیالی ہے جیا ئین احتیاج
بازار مین جو دوستو سرتال ہوگئی

گویا تونگری ہے مجھے میری مفلسی
کملی مری جو میرے لیے شال ہوگئی

کیا بے تکلفی ہے جو پوچھا ہے روے رشت
چادر تمھاری غیر کا رومال ہوگئی

ای چرخ قحط غلہ سے برپا ہے زلزلہ
خشکی زمین کی خلق کو جھونجال ہوگئی

سر میں ہوائے ہیجدہ سالہ ہنوز ہے
عمر اپنی گو قریب چہل سال ہوگئی

ہر قطرہ مداد جو نافہ ہے مشک کا
میری دوات حاصل نیپال ہوگئی

بتقدیر تُنے منزلت حسن کو کیا — دیوڑھی تمھاری کانون کی چوپال ہوگئی
ہر دم خراش دل سے صدائے خروش ہو — آہ حزین نالۂ مری گھڑیال ہوگئی
قید قفس سے چشم رہائی نہین رہی — صد یاس اک شکستگی بال ہوگئی
سوراخہائے سینہ کی کچھ انتہا نہین — چھاتی ہماری یانچ غربال ہوگئی
کیا داغہائے دل کا تصرف ز بعد مرگ — مہندی مری مزار کی کچنال ہوگئی
گویا کہ نفس ناطقہ کا میرے خون بہا — بینش نگاہ یا زبان لال ہوگئی
پیری کا ضعف زور جوانی سے بڑھ گیا — عمر شباب شیب سے پامال ہوگئی
پڑتی ہے روز روز رنج آدمی کے ہاتھ — بیان [illegible] ہوگئی

صحبت ز نفیگی کی نہ تمنا ہو نا فسا
دل دادگی کی دان فدا دال ہوگئی

۲۲۴

نہ پاس اپنے جب تک سولائے مجھے — ترے گھر [illegible] مجھے
کہو آنے جبو کا ہے مہمان ترا — جو کچھ خشک [illegible] جلائے مجھے
یہ گرمی کا وقت اور یہ لب تشنگی — مگر جام شربت پلائے مجھے
مگر اپنے فضل و کرم سے مدام — خدا ہر بلا سے بچائے مجھے
نہ دانے زمین سخت بعد از فنا — نہ دوزخ کی آتش جلائے مجھے
نہ دکھلائین ایام جور فلک — نہ دور زمانہ ستائے مجھے
خدا میرے رتبہ کو رکھے بلند — نہ چشم فلک سے گرائے مجھے
مشرف کرے اپنے دیدار سے — مزا مرگ کا جب چکھائے مجھے
جوانی کے دن جو رہین روبرو — مرادون کی راتین دکھائے مجھے

ستائے اُسے قہرمان قضا
جو دنیا مین کوئی ستائے مجھے
زمین اپنے آغوش مین یا خدا
مگر مثل مادر دبائے مجھے
مگر کاہش غم نے عنقا کیا
اجل بھی جو ڈھونڈے نپائے مجھے

فدا یا مین فی الفور منہ چوم لون
وہ بت جو ذرا منہ لگائے مجھے

۴۲۵

دنیا مین مجھکو فکر معیشت حرام ہے
رزاق ذوالجلال مرے رب کا نام ہے
ہر وقت میرے لب پہ خدا کا کلام ہے
وا میرے واسطے در دار السلام ہے
شاہا وہ مرتبہ ہے ترے حسن پاک کا
ادنی ترین ترا مہ کنعان غلام ہے
ہر کس بحال خویش ہے خورسند خلق مین
کیا واسع العطایا ترا فضل عام ہے
پختہ ہے تجھسے خام کا ہو ہر معاملہ
یارب ترے کرم کا یہ سب انتظام ہے
کردے حوالے جلد کسی شہسوار کے
یارب ہیون نفس مرا بدلجام ہے

ہے فکر فارسی مین تخلص مرا غریق
اُردو کلام مین جو فدا میرا نام ہے

۴۲۶

ہنگامۂ نشور مقرر قیام ہے
کافر حساب حشر جو تیرا خرام ہے
ایجان ترے لبون کا جو بوسہ نہین ملا
ہر وقت مجھکو ہونٹ چبانے سے کام ہے
جب سے ہے یار غیر تری خوابگاہ مین
اے بد وفا مرے لیے سونا حرام ہے
جلوہ ہے تیرے رنگ طلائی کا راہ مین
یا اک پری محافہ یہ سونے کا کام ہے
تم بیٹھے ریل مین کہ مین اٹھا جہان سے
چلنا تمھارا میری اجل کا پیام ہے
غمہاے نو بنو سے نہین دیر تین نجات
تشویش تازہ مجھکو سدا صبح و شام ہے

گر بیچ ڈالو مجھکو نہین عذر کا مقام
بندہ تمہارے حسن کا ایجان غلام ہی

بیجا ہی زعم حسن سریع الزوال پر
بد مہر بعد ازین تری ترکی تمام ہی

قصہ ہوا نہ ختم مرے درد و رنج کا
دیوان دومی بھی فدا اختتام ہی

بیت ۴۲۷

تن پروردن کو کیا مرے دیوانے کا م ہی
مین سوختہ ہون سوختہ میرا کلام ہی

شیرین ادای یار سے مین تلخکام ہون
اس بت کا رنگ سبز مجھے زہر تمام ہی

فکر بلند پست ہی فکر کفاف مین
پوشاک بر مین ہی نہ مہیا طعام ہی

ارباب فکر زندہ ہین گو کوچ کر گئے
باقی جہان فانی مین یاد ان کا نام ہی

بدنیتی کو سمجھے ہین روزی حرام خوار
ایمان بے ایمانون مین روپے کا نام ہی

ای شیخ تو ہی شیخ مین ہون نوجوان جوان
تجھکو ہو مجھکو دختر رز کب حرام ہی

ہر شعر بے بہا ہی زر سرخ ای فدا
گویا بیاض یہ تری سونے کا کام ہی

بیت ۴

صد گونہ جس سے رشک ہزار چمن کو ہی
باغ جہان مین رتبہ وہ میرے سخن کو ہی

ہون وہ غنی کہ دولت دنیا ہی خاک پا
مفلس ہون مین دکھ یہ اس کوڑی کفن کو ہی

بدنیتون کا خلق مین انجام دیکھلو
روٹی نہ پیٹ کو ہی نہ کپڑا بدن کو ہی

دنیا مین روز روز ہین نیرنگ نو بنو
کیا انتقال حال زمان کہن کو ہی

عیش جہان جہان مین ہی نایاب مثل عنقا
البتہ کچھ قیام ملال و محن کو ہی

کیا حسن عشق خلق سے خالی ہین کوئی
تنگی جو میرے دل کو ہی انکے دہن کو ہی

اسکو فدا خصم ہی خدا کے سوا ایمان

تعمد یہ دہر مین جو مری جان و تن کو ہی

۱۲۲۹ غیرت شمیم خط سے نسیم ختن کو ہی
صد انفعال چشم سے تیرے ہرن کو ہی
خونخوارگی دہر سے ہی جا کے صد عجب
ان روز ون فربہی جو کسی کے بدن کو ہی
کیا تنگ و تیرہ جا ہی جہان مطلقاً جہان
کچھ انشراح دل کو نہ آرام تن کو ہی
ہرچند ہی لباس جہان مین فروغ حسن
جوبن سے تیرے ناز مگر پیرہن کو ہی
حال مقیم تیرا بدستور ہی ہنوز
کچھ بھی کمی فدا ترے رنج و محن کو ہی

۱۲۳۰ قوی مین قوت جسم مین طاقت جان مین حلاوت نہین ہی
فہم مین دقت فکر مین سرعت طبع مین جودت نہین رہی
گذر گئے ایام جوانی ہوگیا رخصت جوش و خروش
پیری نے مجبور کیا کچھ طاقت و ہمت نہین رہی
محض تبان دہر کی نادان تجھکو شکایت بیجا ہی
بسکہ فدا اس دورہ بد مین کسیکو الفت نہین ہی

۱۲۳۱ سوز غم فراق مین کیا مجھکو تاب ہی
سینہ بھنا ہوا ہی کلیجا کباب ہی
دیوان مرا تصوف حق کی کتاب ہی
ہر صفحہ روزنامچہ شیخ و شاب ہی
لطف حیات ہجر بتان مین فنا ہوا
دلکو مرے قرار نہ آنکھون کو خواب ہی
مت چھوڑ گرسنہ مجھے اے جان ہر دو سو
موجود خوان نعمت وقت شباب ہی
مجھکو مگر وہ حوصلہ صبر ہی نصیب
شورائہ سرشک بجاے شراب ہی
گھر مین ترے وہ کیون بت بیباک آگیا
نیت نمازیون کی خدایا خراب ہی

یارب دعاے بندۂ عاصی قبول ہو
وا وقت نیم شب تری رحمت کا باب ہی

روز شمار ہوگیا آخر شمار مین
باقی مرے گناہون کا ابتک حساب ہی

اُس بت کے اس تغافل بیجا کو دیکھیے
بندی کی ہر رسید نہ خط کا جواب ہی

دنیا و دین مین کچھ تجھے کھٹکا نہین فدا
پیوستہ باز فضل الٰہی کا باب ہی

۲۳۴
کیا جوش سیل گریہ سے چشم پر آب ہی
راوی ہی یا بیاس ہی یہ یا چناب ہی

مجھسے نزار غم کا ستانا نچاہیے
کافر دعاے دل زدگان مستجاب ہی

کیا زور و شور حسن بتان کا ہی اندنون
حتی کہ شیخ وقت کا تقوی خراب ہی

تا پاک جو گیا ہی دہان پاک ہوگیا
کتنی جناب پیر مغان مستطاب ہی

دو ون ہمتی ہی منت مخلوق اے فدا
کانی ہی عباد خدا کی جناب ہی

۳۳۴
کیونکر کہون کہ کار عدالت خراب ہی
اُس بت کے غم مین میری حالت خراب ہی

ہر بات کا ادھر سے ندارد جواب ہی
ان روزون گویا رسم رسالت خراب ہی

ہر خاش بے سبب ہی ہر انسان سے اُسے
خیر پلید کی جو اصالت خراب ہی

انسان بذاتہ نہین ہی بد ہر آئنہ
بید انشون کی جو بے جہالت خراب ہی

جسکو فدا کہ دولت دنیا کا ہی غرور
تحقیق اُسکی شان ایالت خراب ہی

۳۴۵
اوقات تلخ میری بھی غم مین گذر گئی
عمر عدو جو وصل صنم مین گذر گئی

روے نشاط مین نے نہ دیکھا جہان مین
سب عمر میری رنج و الم مین گذر گئی

دنیا مین گویا ساعت شادی ہی صاعقہ — کیسی شتاب تر کوئی دم مین گذر گئی

ہمجنسیت کا رشتہ جو باہم تھا استوار — اوقات قیس علیش نے ہم مین گذر گئی

بیداد گر کبھی نہوا آشنائے داد — گردون کی عمر جور و ستم مین گذر گئی

اک مین ہون رنج بُعد مسافت مین مبتلا — اک وہ ہین جنکی قرب حرم مین گذر گئی

سودا اور درد و رنج کا ہم پیشہ مین رہا — عمر اپنی کار اہل قلم مین گذر گئی

پیدا کیا ہی خاصہ تریاق ای پری — تاثیر تیرے لب کی جو سم مین گذر گئی

عمر اپنی فقر و فاقہ مین سب کٹ گئی فدا
تیموریون کی جاہ و حشم مین گذر گئی
۴۳۵

کب یہ قصہ قابل گوش بُت جانانہ ہی — میرا دیوان حسرت دل کا مرے افسانہ ہی

رونق دنیا نہین کم دیدہائے غول سے — جسکو تو آباد سمجھا ہی بڑا ویرانہ ہی

تنگی خاطر مری گویا صدف سے کم نہین
ای فدا ہر بات میری گوہر یکدانہ ہی
۴۳۶

عمر اپنی ساری راہ طلب مین گذر گئی — اک وہ ہین جنکی بزم طرب مین گذر گئی

ہی خال آنکے آئنہ رخ پہ دوستو — ہندو بچے کی خوب حلب مین گذر گئی

میرا دیار ہند مین قصہ ہوا تمام — مجنون کی عمر ملک عرب مین گذر گئی

تشخیص تام میرے مرض کی نکر سکے — گو عمر شیخ مشق مطب مین گذر گئی

پایا نہین سلام و دعا کا بھی کچھ تمیز
عمر فدا حصول ادب مین گذر گئی

اے چرخ نفیہ سیرے جی مین — کیا کیا نہ ترے گلے بھرے ہین
پیری مین شباب کے بدستور — ابتک وہی حوصلے بھرے ہین
دنیا مین ہنر بر طبع کم ہین — اکثر یہان نُر دلے بھرے ہین

کیا دین فدا کہ جسکے دل مین
دنیا کے معاملے بھرے ہین

۴۴۴
ناکامیون سے عیش جوانی خلل مین ہے — لکھی مری ہوئی مرے خوان عسل مین ہے
گل شور بلبلون کا تھا بستان مین آج — آواز بوم و جغد کی تیرے محل مین ہے
لطف مذاق جان حزین ہے برشتگی — آجانے کے بعد سونگھے خوشبو بصل مین ہے
یارب تری مدد پہ نظر ہے غریب کی — یا بوے ماندگی زدہ میرا وصل مین ہے
موقع جنون ہے تیرے ظہور فروغ کا — یعنی دخول نیر اعظم حمل مین ہے
خطرہ نہین ہے مجھکو شیاطین دہر کا — تائید غیب میرے حصار عمل مین ہے
سوراخ ہاے دل کا ہے دشوار انسداد — کوئی نہ اُس پری کے دریچہ محل مین ہے
ناحق بشر کا خون کہین جائز نہین مگر — خونریز کا جواز بتون کی ملل مین ہے
گر زبے طبیب کو زبان کا مگر علاج — سرمہ پسا ہوا ابھی مہیا کھرل مین ہے
باقی ہے اب وصال کا درجہ پس از فراق — تعویق چند سے اور جو میری اجل مین ہے

زیبا نہین ہے شکوہ پیری فدا تجھے
طفلی سے تیری جان اسی تا کسل مین ہے

۴۴۵
وہ خوان قند حسن جو اُسکی بغل مین ہے — ڈوبا ہوا رقیب سراپا عسل مین ہے
جس شی کی یافت مین تجھے معلوم دیر ہے — لطف کریم پاک سے موجود بل مین ہے

کچھ ایسا رنگ گلشن گیتی بدل گیا
سرخی گرُھل مین ہی نہ سپیدی کنول مین ہی

پھر وصال یار رگرتا ہون ای پریان
تاثیر خندے اور جو میری اجل مین ہی

دیوار ریختہ ہی فدا تیرا ریختہ
سد سکندری کی متانت غزل مین ہی

۴۴۴
ای جان ترے قریب سر نام و ننگ سے
دھو بیٹھے ہم تو بات مقرر امنگ سے

تیر نگاه سے جو مرے دل کا حال ہی
ایسے نہ گھاو ہوتے ہین گہرے خدنگ سے

ای چرخ مین امید سے مایوس ہوگیا
کیونکر بچے کوئی ترے ایسے رنگ سے

باد اتفاق سے ہی موافق جو آج کل
ایجان ذرا پتنگ اڑا ای پتنگ سے

تنہا عسس نہ تشنہ خون نزار ہی
ہی محتسب بھی بد مرے رندانہ ڈھنگ سے

راہ دراز وادی وصل حبیب ہی
طی ہونا ہی محال مرے پاے لنگ سے

خونخوار عشق مین ہی دہان شب فراق
دریا مین ہی مقابلہ میرا نہنگ سے

ای چرخ غیر قوم کو افسر کیا مرا
کمبخت کام منس کا ڈالا کلنگ سے

ایجان ترے فراق مین آرام شب کہان
کم چارپائی مجھکو نہین ہی پلنگ سے

مضطر تردداتِ مین ہونا نچاہیے
گھبراتے مرد ہین کہین میدان جنگ سے

یہ ہی مقام کوفت غم عشق ای فدا
کیا نور جلوہ گر ہی ترے زرد رنگ سے

۴۴۷
آفت بہت ہی سانولا پن گورے رنگ سے
نسل کمیت شوخ ترین ہی سرنگ سے

گنگا کا اور مدار کا کیا اتفاق ہی
وہ بت جو پھنس گیا ہی خدایا ملنگ سے

سید رد کو نہین سخن درد کا اثر
نامرد مخنث کب ہو جوانمردی بنگ سے

ای چرخ عقد یار کیا ہی عدو کے ساتھ
آنکو ملایا ہنس کا جوڑا کلنگ سے

دنیا مین آبرو ہی بڑی چیز ای فدا
آبا و رکھے حق تجھے ناموس و ننگ سے

۴۴۸
کچھ رنج کی میرے انتہا ہی
خون جگر ہی مری غذا ہی
آزاد ہی کفر و دین سے گویا
جو زلف صنم کا مبتلا ہی
ہی داخل بندگی وہ بندہ
جو محو اطاعت خدا ہی
اس بت کو تو کر لیا ہی بس مین
کیونکر کہون غیر جو بتا ہی

جو تیرے مذاق مین ہی میٹھا
تحقیق فدا وہ سنکھیا ہی

۴۴۹
مشکل ہی زیست اب ترے غم کے فراق سے
ہر چند حسن اور ہوا ہی براق سے
حسّاد دیکھو میرے کلام و زبان کو
خالی نہ حرف ہی کوئی رنگ وفاق سے
کیا دعوت عدو مین ہی افراط انس پاک
باہر ہی گویا قند مکرر طباق سے
چھپتی ہوئی نصیب کچہری سے دیر مین
گھر میرے آگئے تھے جو وہ اتفاق سے

گنجایش ای فدا انہین اخلاص کی ذرا
سینہ بھرا ہوا ہی جہان کا نفاق سے

شعر
کوندی جو تجلی عرش معلی سے نور کی
موسی کو کچھ خبر نہ رہی کوہ طور کی
ایسے کہان نصیب ہین مجھ کم نصیب کے
ہو جائے جو نصیب زیارت حضور کی
جمع ہین پری تمیزون کا اس بت کی بزم مین
مٹی نگر خراب ہی اہل شعور کی
ایسے صنم کے سامنے کیا اصل التقا
شوخی ہی جو پری کی تو صورت ہی حور کی

ہرگز خودی کسی کی خدا کو نہین پسند
کوئی نہ منھ سے بات نکالو غرور کی

گل سینہ چاک خندۂ بیجا سے ہوگیا
موجود ہی جہان مین سزا ہر قصور کی

قسمت مین لکھا ہی جو فدا اٹھو رہیگا گھٹنا
بیجا ہی حرص قلیہ و نان تنور کی

اُس نحیرت چمن کی سواری گذر گئی
یادر ہے میرے باد بہاری گذر گئی

کیسی نگاہ شوخ تری کاٹ کر گئی
کافر جگر سے کٹاری گذر گئی

ناکامیون مین عمر جوانی ہوئی تمام
بدخوابیون مین رات ہماری گذر گئی

تم عیش وصل مین رہے ہم رنج ہجر مین
میری بھی کٹ گئی جو تمہاری گذر گئی

کمبخت ایسا بید کے سایہ مین سوگیا
لیلی کی قیس بن سے سواری گذر گئی

دشوار کاٹنا نہین روز فراق کا
فرقت کی رات ایسی جو بھاری گذر گئی

لب خندۂ سرور سے گاہے نہ وا ہوے
عمر فدا اگر یہ و زاری گذر گئی

۴۵۲

بندہ جو قرب حضرت حق سے بعید ہی
ناواقف معانی حبل الورید ہی

کیا لطف مرگ حالت غم سے پدید ہی
روز وصال میرے لیے روز عید ہی

کچھ سازگار میرا جو بخت سعید ہی
ناساز تر طبیعت غیر پلید ہی

دکھلا دو منھ ذرا مجھے گھونگھٹ کو کھولکر
مدت سے میری جان کو تمنائے دید ہی

ہم سے جو بت پرست ہین بسمل عجب نہین
ہر شیخ و شاب تیری ادا کا شہید ہی

باطل ہی زعم مدعی بے وقوف کا
فن سخن کسی کا نہ کچھ زر خرید ہی

بیشک کنار غیر مین سویا ہی وہ صنم
پہلو مین میرے رات سے درد شدید ہی

ضایع ہی گویا محنت و مال اُسکی راہ مین
خط کا مرے جواب نہ زر کی رسید ہی

کم فہم تیرے غم مین سخن فہم ہو گئے
کیا آنکھ تیری دارو ے ذہن بلید ہی

تا حق نگاہ شوق نے بدنام کر دیا
اب تک نہ ادنی کچھ مری گفت اور شنید ہی

ہم مخر خواجہ تاشی مین دونون شریک ہین
حاصل مجھے بھی مرتبۂ بایزید ہی

چھُٹ کا گیا ہی یون کباب جگر یہ خوب
عید الضحی مرے لیے میٹھی بھی عید ہی

قاتل کے پنجہ کو ہی یہ لوہے سے ارتباط
ناخن کا میل جوہر خبث الحدید ہی

مجھسے رموز معرفت عشق سیکھ لو
چیلہ ہی کوہکن مرا مجنون مرید ہی

بالعکس شان حسن ہی کافر جبین ترا
وعدہ کسی کے ساتھ کسی سے وعید ہی

ناکام رکھا ضد نے شیب اور شباب کی
کملی مری کہن تری چادر جدید ہی

صد آفرین فدا تری فکر رسا کو آج
تیری غزل بھی تحفۂ بزم سعید ہی

بلبل تباہ غنچۂ گل تار تار ہی
جوش جنون ہی آمد فصل بہار ہی

بے مہر غیر کا سبب انتظار ہی
آنکھون مین جاگنے کا جو تیرے خمار ہی

نہانہ جان غم مین ترے بیقرار ہی
دل ہی جو ریشناک تو سینہ فگار ہی

لکھا ہی گرد وسمہ زنانہ کا ماجرا
ہر شعر میرا تجربۂ روزگار ہی

لٹ ہین جو تیری زلف کے عنبر کی لپٹ ہی
ہر خال تیرا نافۂ مشک تتار ہی

کیا خاک ہو زمین پہ ترقی مجھے نصیب
جی مین فلک کے میری طرف سے غبار ہی

دیوان تمام درج لآلی سے کم نہین
جو شعر ہی مرا وہ دُرشاہوار ہی

کیونکر ملے مجھے ترا بوسہ رکاب کا
مین ہون پیادہ پا تو توسن پہ سوار ہی

کیا غم ہے دل جو کار وکالت سے اٹھ گیا
رزاق ہے خدا ترا پروردگار ہے

۴۵۴ صدمہ قلق کا دلکو مرے بار بار ہے
زلف سیہ کی سر پہ مرے مار مار ہے

اُس گلبدن کے غم مین نہین جسم و جانکا ہوش
ناصح قباے صبر مری تار تار ہے

کچھ جسم و جان مین غم سے نہین تاب اور توان
آنکھ اپنی فرط گریہ سے جو زار زار ہے

ہمدم جو رو برو وہ بت رشک گل نہین
مجھکو بہار موسم گل خار خار ہے

اپنا خس سے کم نہین ہجران مین رنگ گل
ہر غنچہ غنچہ میرے لیے نار نار ہے

زحمت ہے گویا بجر جہان خراب مین
آرام کچھ ہر آئنہ اُس پار یار ہے

جراح کے بھی دیکھتے ہی ہوش اُڑ گئے
سینے کا میرے زخم بڑا غار غار ہے

کیونکر سپاس حضرت حق مین ادا کرون
نخل امید میرا ابھی پُر بار بار ہے

مضمون خدا جو تیرے ورق پر نثار ہے
جان فکر کی قلم پہ ترے وار وار ہے

۴۵۵ سب ترے فضل و کرم سے ہے فضیلت میری
ورنہ کیا اصل ہے اور کیا ہے حقیقت میری

شوخی چشم غزالان کی طرح ہر جانب
منتشر وادی وحشت مین ہے وحشت میری

کر دیا غم نے ترے درہم و برہم مجھکو
دل ٹھکانے ہے نہ یکسو ہے طبیعت میری

مین نے کب روز جوانی سے تمتع پایا
وقت پیری کی نہ پوچھو کوئی حسرت میری

غربت و مفلسی و بیکسی و محتاجی
یہی اس عالم فانی مین ہے دولت میری

دے رہائی قفس تنگ سے مجھکو صیاد
اشکارا ہے مگر تجھپہ مصیبت میری

دوست و دشمن مجھے یکسان ہین جہان مین گویا
نہ کسی سے ہے محبت نہ عداوت میری

اپنے جنجال مین کیا زلف سخن سلجھاؤن — سو تر دمین ہی باخوذ طبیعت میری
وجہ یہ شغل سخن اور مین ہون مستسقی — نہ بھری پر نہ بھری فکر سے نیت میری
ہاتھ لگتے چلے آتے ہین مضامین بلند — پست کب فکر سخن مین ہوئی ہمت میری

مجھسے واقف ہین مگر حضرت نساخ فدا
پہونچی ہی ہند سے بنگالہ مین شہرت میری

۴۵۶

کھڑا ہو جانا ہے رقص تیرا گویا آفت ہی — قیامت ہی قیامت ہی قیامت ہی قیامت ہی
سپکے لیکے دل کو تیرا انگیا مین چھپا لینا — شرارت ہی شرارت ہی شرارت ہی شرارت ہی
نہ پوچھو حال کوئی فرقت جانان کا مجھسے — مصیبت ہی مصیبت ہی مصیبت ہی مصیبت ہی
کیا تھا مین نے انکا پھر گلا اکدن مگر اتبک — ندامت ہی ندامت ہی ندامت ہی ندامت ہی
زبان زاغ کھاتی ہی قسم سنے جو عین اسکی — سلامت ہی سلامت ہی سلامت ہی سلامت ہی
سخن سنجی کو میری تجھ سے نسبت نہین گویا — کرامت ہی کرامت ہی کرامت ہی کرامت ہی

فدا جس سے گزارہ ہمارا دنیا مین وہ حق کی
حمایت ہی حمایت ہی حمایت ہی حمایت ہی

۴۵۷

یارب ترا شکر بر زبان ہی — انجام بیاض گلفشان ہی
ہر حرف شمیم ضیمران ہی — ہر لفظ برنگ ارغوان ہی
جو بحر ہی نہر گلستان ہی — جو نظم ہی باب بوستان ہی
کب محنت فکر رایگان ہی — دیوان مرا گنج شایگان ہی
یارب ترا فضل ہی فراوان — شفقت تری بحر بیکران ہی
باقی رہے نام میرا یارب — جب تک کہ زمین و آسمان ہی

۱۲۹۱

ہو دور ترے کرم سے نزدیک — ناکام غریب کامران ہو
ہونگی تری مشکلین سب آسان — اللہ کریم مہربان ہو
گویا گو کلام خیر گویا — انجام بخیر کا نشان ہو
گلشن ہو مرا کلام رنگین — دیوان ہو کہ روضۃ الجنان ہو
ہر شعر ہو ابروے دلاویز — جو مصرعہ ہو تیغ قشقہ تبان ہو

دیوان ترا ہو فدا جہان مین
سوغات براے دوستان ہو

تقریظ دیوان ہذا ریختۂ قلم جواہر رقم منشی محمد عبد العزیز صاحب معین برادر مصنف سلمہ المتعال فی الحال مقیم و ملازم معمورۂ ریاست دار الاقبال بھوپال

بیا اے خامۂ رنگین بیانم — ز حمد ایزدی کن تر زبانم
اگر داری سر در راہ توحید — جدا از ہر دو عالم حرف رانم

ازنکار سحر کار کلید گنجینہ سخن نمکین را ملاحتے فراوان شور انگیز جان بہ اداے ثنا وستایش ایزد توانا توانائے بخش ناتوانان دانائے آموز ناآگاہان فرازندۂ سپہر برین ست کہ روے خاک را بہ پیکرہاے خاک نگار بستہ کارگاہ جہان آراست وطبع روان جوئبار شیرین نواے را حلاوتے تازہ در کام وزبان بگذارش سپاس ونیایش داور بے ہمتا داراے آفرینش نکوئی آرا فرہنگ آفرین ست کہ سطح افلاک را بجرم روشنان فروغی دادہ بارگاہ برینیان پیراست روز و شب پیدائی و پنہانی انجم بخشیم نگرندگان نمونہ از کہنہ صنعت کاریش و ماہ و سال

گردش هفت اختر و چرخ اخضر پیش دانایان شمه از شان کردگاریش صبح را بخنده دلکشا و شام را به تیرگی اندوه فزا بنافهٔ آهو شمیم داده و جنبش در کنار نسیم نهاده جگر غنچه بخون انباشته و صبا را به سینه چاکی گل گماشته بلبل را شیدائی آموزست و گل را رنگ افروز شمع را گداز سپار و پروانه را سوز گمار آفریننده و نهاد چار آخشیج باهم ستیزنده و خاک و باد و آب و آتش را بهم آمیزنده ابیات

گنهش بقدم شمرده نتوان	راهش بعقلم سپرده نتوان
این ره که حریف او قدم نیست	در نیرو تارک قلم نیست

تراوش خامهٔ نخستین بنام ایزد و احمد بکلام فرخ حمد و نعت که آرایش آغاز کلام و حسن اختتام از دست نکوست مصرعه همه نورها پرتو نور اوست بیت

گشودن کلکم چو ذوق نعت دارد	لبش می بوسد از گردون عطارد

سرائیدن نغمهٔ نعت احمدی که نور اولین ظهور آفرین و خشنود جان آفرین باعث نمود تکوین را چنین سازد و آهنگی دلکش از الفاظ و معانی جانفزا از چه چاک ستودهٔ خدای پاک را سراید و ستایندهٔ این ستایش شگرف و مقالات بزرگ را چنین سخنی گرامی ترا ز کجا که پاسخ ترانهٔ لولاک او انماید سروری که ستودنش از قدسیان نیاید از ما خاکیان جز صلوة چه کشاید درود خداوند آفریدگار عباد و آفریدگان هیچ نهاد بیرون از اندازهٔ حساب بران جناب مستطاب و آل و اصحاب او باد

هر دم از ما صد درود و صد سلام	بر رسول و آل و اصحابش تمام

نیازی بیش از گفتن و شنفتن صاحبان سخنوری را و منتهای زاید از حد بیان ارباب معانی پروری را از نگارندهٔ این سطور که از بیدستگاهی

هرگاهے برین راه دشوارگذر نرفته‌ام و هیچ از رطب و یابس کلام نگفته و بیهوده
سخن گستری نه بیهوده و سرمایهٔ عمر عزیز را رایگان تلف نموده که در گوش من نوید
فرخی جاوید جا کرد و نگارخانه نمونهٔ ارتنگ و مجموعهٔ سراپا نیرنگ فراهم آمده مهر
سکوت از نفس ناطقه شکستن و بگفتار شیرین در ستایش این سفینهٔ گوهر پیرا
گنجینهٔ سخن زن تا این آگهی از خموشیم بخروش آورد خواستم که در توصیف این
جریده باب نواسنجی کشایم البته نخست بساط پوزش و نیاز بپاے دانایان
این فن ممهد نمایم و بدستگاهی که بخشندهٔ اوست راه سخن سپرم تا از ناروائی
کالا در بازار جوهریان به گناه کاسد قماشی انگشت نما نشوم منت بر جان و دل
که ساقی فیض رسان بادهٔ شناسائی بجامم ریخت و پیوند ناشناسائی یک لخت
گسیخت سکر دانش و نشهٔ آگهی مرا از خویشتن ربود که سخن را بلاف و گزاف
میالاے و از پندار خویشی بیرون آئی و پراگنده مگوے و هرزه مپوے و
سرمایه که بهمین منادمت صاحبان کوچک و بزرگ برادران خود که از گرانمایگی
علم و هنر علم یکتائی بمیدان نکته وری افراشته اند و در بارهٔ تالیف تصانیف
از اصناف سخن دقیقه فرو نگذاشته فراهم آورده خود بینی را عار و خودفروشی
را زیان انگاشته بنظر اولی الابصار در آرد بهره از زش برگیر بصوابدید چنین
راهنمائیهاے ناچار لختی باندیشه دور دست فرو رفتم تا آهنگ خامه مستعد بیان
شد که به تسوید سخن مختصر نثرے از سجع و رجز عاری و نگارش سطرے چند
مرا از تکلف وقت شعاری عیار خویش سخنوران وانمایم و به تقریظ دیوان
نگارین عنوان که از خامه برآورده کنیم نقش بست طراز بندم بو که شمهٔ رنگینیش

آبروے سخنم بدیدہ دیدہ وران فرزانگی پدید آید و منزلت پذیراے چشم بینا
پذیرد تا خواستہ و ناخواستہ این ہمہ نگار بیرنگ و بو چون غنچہ ہاے تصویر بستم
کاشکے دستیارے غیبی ہنگام روش خامہ نارسا خرام نبودی بدین ناشناسی
از کجا پردہ از روے شاہد زیباے معانی جدا نمودی و بفرومایگی کردار و ژولیدگے
گفتار در خورش این گزارش نبودی صدر آرایان سخن را مژدہ و مربع نشینان
چار بالش معانی را نوید کہ درین خجستہ آغاز فرخندہ فرجام روز بہا برادر عزیزم
منشی فدا حسین غریق تخلص در فکر فارسی و بہ اردو زبان متخلص
بہ فدا اسلمہ اللہ تعالے کہ از مرور دہور بکار عہدہ وکالت دادگاہ دیوانی ضلع
علی گڈھ نامور و بہ پیشکاری حکام والا مقام بوقعت و وقار موفور در معاصرین
خویش کامرانست درین عمر چہل و پنج سالگی کہ خدایش بہ ہزار سالگی رساناد
و با آنکہ بیشتر گوشہ خاطر بہ اشتغال تہذیب معاد و کمتر بہ تکسیب معاش مے گمارد
ریزش خامہ گہر بارش را نازم و سپاس ایزد جہان آفرین بر گزارم کہ از آغاز
فطرت و بدو سن بہ شوق سخن دو تا دیوان بزبان اردو سراپا جادو بنجواہش
بزرگیہاے ہمت روز افزون و اقتضاے فراست و طبع موزون خویش فراہم
آورد دیوان اولین کہ دیباچہ اش چکیدہ خامہ براعت شمامہ فرزانہ روزگار
ہمایون کردار داناے آموزگار نام آور ہنر پرور بحر عمان فضل و کمال خرد مند
حقیقت سگال ہندی نژاد اصفہانی کلام سخنور بلیغ و متین منشی محمد نظام الدین
فردوس نشین متخلص بہ نظامی برادر گرامی من ہیچمدان آرائش آغاز
دیوانست و در مطبع افتخار المطابع ہند جناب فیض مآب منشی نولکشور صاحب دام فیوضہم

واقع بلدهٔ لکهنو که از غایت بلند نامی و خوش سرانجامی در ممالک نزدیک
و دور مشهور در سنه یکهزار و دویست و هشتاد و هشت هجری نقش انطباع
پذیرفته مذاق افزاے مشتاقان این فن بزرگ ست و از تالیفات برادر
مهین مولف دیباچه نخستین دیوان قند انتظامی ثانی یا نظامی خامس
که مخزن پنج گنج سخن توان گفت یکی مثنوی سر دوستانه دومین دیوان فارسی
سومین نسخه عناقید نورس در نثر زبان عجمی چارمین کتابی بنام تحفة المدرس
معلم قواعد پارسی که در چار جلد پیش از پیشگاه حضور پر نور نواب گورنر بهادر
فرمان ده ممالک پنجاب بنقود شایان صله یافته پنجمین دیوان اردو یادگار روزگار
هنوز جز دیوان فارسی به طبع نیامده بود که در سنه یکهزار و دو صد و هشتاد و هشت
لبیک بداعی اجل گفت رحمت حق بر روانش باد گویا مرتبه تحقیق فارسی
از حلقش رخ نهفت جمله کلام ایشان نزد پسر بزرگ ایشان منشی فیض الحسن
صاحب که فی الحال بجاه و حشمت دلخواه وکیل عدالت ضلع مین پوری است ودیعت
نهاده ندانم که با وصف وصیت پدر و فراوانی مال و زر چرا همت بطبع آن خمسه
مذکوره بالا نه گماشته که هر کسے را از طالبان این فن بهره وافی میرسید مگر توان دانست
مصرعه هر کسے مصلحت خویش نکو میداند ٭ ازین سگالش نهان و نگارش
آشکارا پیداست که این همه گرمی هنگامه خامه و تگاپوے قلم ماجرا رقم به گلگونه
آراے حسن رعناے سخن برترین پایه و غازه بندی چهره الفاظ گوهرین و
خال نقاط عنبرین فروزان مایه بتوسط تقریظ دومی دیوان فراپه ادیب
لبیب من عبد العزیز هیچ نشناس ست که بزبان ریخته آبروے دری زبانان

هر رو آورده و بگفتار آرد و سبقت به نجمی زبانان برده برین تیره روزگار کم اعتبار
سیه تر از شب دیجور گوهر فروزنده گران از سخن را ارزش جز این نیست که
برخی به هنجار شناسائی زبان به آفرین کشایند و بندی بروش پسندیده داوگستری
بکلمه حسنت ستایند بعض از تنک حوصلگی خموشند و بعضی از تنگ ظرفی خروشند
دیوانی ست که هر شعرش رونقش بهارست و هر غزلش پاسخ گلزار پرده گیان
معانی را حجله دلخواه و پرده کشایان سخن را آرامش گاه خم و پیچ نو طرز گفتار عطر
آثارش با کلاله لاله رویان خم بخم و سلسله الفاظ مسلسلش با زلف مرغوله
مویان هم بهم هر مصرعه اش از شوخی خانه بر انداز صبر و آرام و هر فرد از سادگی
با ساده رویان همکلام اشعارش با معان دانشش انور و طرز دلپسندش
بهزار ادا جگر سوز هر مصرعه برجسته نهایت برجسته و هر نکته سربسته از ذهن نافهمان
وارسته قوافی را با قیافه اش نازها و ردیفش را با حریفان رازها نظمش اگر
شور افگن جانهاست نثرش روانی ها در روانها بهر طرزی که سخن گفته
گویا شگوفه زار گلشنی شگفته راستی مصرعه اش کورنش از سرو خواسته و رفتار
خامه اش پابوس از تدرو و هر سطرش از زلف خوبان دلرباتر و هر نقطه اشعارش
از خال محبوبان خوشنما لطف کلامش رنگ بهار ریخته و شوخی گفتارش
شور ملاحت انگیخته دودی که از چراغ فکرش بر آمده با گیسوی مشکین همسری
میکند و هر سپیده که از خاور اندیشه اش دمیده بر عذار ماه طلعتان طعن
میزند گویائیش از حسن تحقیق رخ برافروخته چشم حرف گیران دوخته رسائی را
با ذهن سلیمش نازها و ادراک را با طبع بلندش نیاز دیوانش نیرنگهای سخن

رنگا رنگ رانگارستان یا نگارستانی گویائی طرز مرصع را بہارستان مضامین نو وکہن پیشینیان فروگذاشتہ و بہ اداے ستایہ از شور شہاے دگر برساختہ اگر آئینہ طلسم حیرتش خوانم رواست و اگر صحیفہ فسونگری دانم بجا سرچہ کہ باوصف بی بضاعتی خود درین بارہ سخن گفتہ ام گوہر راست بیانی را برشتہ گفتار درسفتہ جہان جہان سپاس خداے گیتی آرا راکہ خواہش خاطر رواز تردد برتافت در نگارش مدعا بعنایت کردگار حسب دلخواہ نیک سرانجام یافت

الٰہی تا مے و میخانہ باقی ست | بدوران ساقی و پیمانہ باقی ست
ازین نقش رنگین باشد نشانہا | نشانہا تا زمین و آسمانہا
مصنف دائما دل شاد با دا | بہ گیتی تا ابد آباد بادا

تقریظ مترشح قلم بلاغت رقم حکیم حافظ محمد عبد الرحمن صاحب جھنجانوی متخلص بہ حیرت تلمیذ مولوی امام بخش صاحب صہبائی مرحوم عہدہ دار اہتمام مطبع متعلقہ پیشگاہ سوسیٹی واقعہ سواد چھاؤنی علی گدھ سلمہ اللہ تعالیٰ

سرسخن از جلوہ افروزی ستایش داور دادگر سخن آفرین فرین دیوان نطق از روشنی شمع نیایش فرمانفرماے اقلیم بیان روشن زہے شہنشاہ آفریدگار عالم ست کہ ہمہ آفریدہ ہا را از آفرینش انسان زینت وافر بخشید و گروہ گزیدہ شکوہ انسان را از پیدایش سخن سنجان والا گوہر و معانی طرازان پاک جوہر ممتاز گردانید سخن گرایان پاک سرشت را از خزانہ خلق الانسان علمہ البیان فرمند و جاہ اتمام فرمود و از نطاق ان من البیان لسحرا اگر فکر آسمان پیما را

مستحکم نمود زهے ایزد بے همتاست که در سخن اثر و در اثر درد و در درد گدازش
و سوزش نهاد و در طلسم کارے و جادو شعارے واندرونی تپش پرده کشاد
براے ستائیدن او مشت خاک را چه یارا که زبان گفت در کام جنبانیم
آوازے از حلقوم بیان برآریم آنچه گوییم و نویسیم همه آموخته و بخشیده اوست
وانچه نغمه نیایش بزمزمه ستایش سرائیم همه زاده و آفریده اوست وخشور پاک
راز فراز بیانی و روشن کلامے سرفرازی داده موجب آفرینش کائنات
و مخزن سخن شیرین و معدن فصاحت و بلاغت جان آفرین فرمود و زملاے
پاکش قصیده طه و یسین نازل نمود مطلع قصیده ایجاد و تکوین بنام ذات پا
اوست و مقطع ترجیع بند اختراع و ابداع همه موجودات بر دست گوهر بے بهار
نعت او در قعر بحر سخن نهاده و شمع بلاغت و ملاحت در دست نطق پاکش داده
هر قدر که در محیط سخن پا غوص زنند همان قدر لآلی آبدار صفت و ثنا بدست آید
و چندانکه در دریاے کلام و بحر بیان مشق غوطه زنی بهم رسانند همان اندازه
جواهر زواهر وصف بے پایانش در دامن بیان فراز رسد سجود ارادت بر خدا ست
و درود طاعت بر محمد مصطفی ست درین آوان میمنت توامان در بازار سخن رونق
روز افزون ست بیان ترقی و بلندی کمالش از حیز گفت و حیطه گزارش
بیرون سخن سنجیده آب حیاتے ست که هر که جامی ازو نوشد جامه جاوید زندگی
پوشد و نوشدارو ے ست کسی که ازو یک قاشق بخورد شمع نام آورے در
ایوان این کارگاه وسوسه برافروزد راوقیست گلرنگ اندوه فرسا هر که
ساتکین ازو در کشد لذت سرور مسرت افزا یادگارے دائمی در چشد باغست

بیخزان که ریاض فردوس از رشک او در پردهٔ خفا نهان و گلشنیست همیشه بهار
که صرصر مخمولی و پژمانی از شادابی او فرسنگها گریزان المنة لله که این زمان
چه همایون و مبارک ست و چه اکرام امید نو اتاو تبارک ست که تازه بهارستان
سخن رشک افزای هزاران گلشن یعنی اندیدن دیوان دوم متو لوی
فدا حسین فدا ابره اندوز دولت فرحت و انبساط شدم و از موج مضامینش
لآلی آبدار در دامن نظر دوربین فراهم کردم از صدف حروفش رنگینی گوهر
فصاحت و متانت پیدا و از قعر عمیق عبارتش دُر تابان بلاغت و رزانت هویدا
فصاحت کنیز آستان بوس معانی اوست و بلاغت جاروب کش درگاه عرش
پایگاه نکته دانی او بهشت برین داستانی ست از رنگ آمیزی اشعارش و باغ
فردوس یادگاری ست از چمن بندی فکر آسمان سیر بلندش و قارش این نگارین
نامه را اگر زاهد شب زنده دار یزدان پرست صبح خیز بدست گیرد گل معرفت
غنچه حقیقت در دامن آرزو چیند و اگر ملامت گو فراز بیان بر منبر وعظ پیش
نظر نهد دریای اندازگونین و محیط نصیحت خافقین را موج زن یابد و اگر
عاشقان سوخته درون و بیدلان نکبت مشحون در دو جان سازند صورت
محبوب را از آئینهٔ تحریرش آشکار بینند شادابی مضامینش همچو سبزهٔ باغ
بهشت اعمی را نور بصر بخشد و برجستگی عبارت و حسن لطافتش مانند بزنهار
فرازین سیاه ورد نان سقیم القلب را از رشید هدایت و شعشعهٔ رشاد تا سوی شارستان
سعادت آرد از رشک هر شعر دلاویز حسن خیزش بیت ابروی خوبان لباس
سیاه پوشید و خال گلرخان از غایت محجوبی نقطه جان افزوش در جوبستان

نوشتست دیوان رشک چمن — که جوشش بهارست در چار سوے
ازین نسخه در فکر سالش شدم — بگفتا دواے غم و درد جوے ۱۲۹۹ھ

ایضاً

عجب نسخهٔ جانفزا ہے فدا کا — تمنا جسکی لکھے نہ طاقت قلم کی
وہ دلچسپ مضمون ہے جس سے فدائے — نظر کو نہ فرصت ملے ایک دم کی
پئے فکر تاریخ دیوان تازہ — ہوا دل کی قوت دوا درد و غم کی ۱۲۹۹

قطعات تاریخ از نتیجهٔ طبع پر زور مسٹر جارج پیش صاحب بہادر متخلص بہ شور رئیس میرٹھ

دیوان دوم لکھا فدا نے — دل اسپہ جہان کا فدا ہے
تاریخ کی فکر شور کو تھی — پوچھا ہاتف سے سال کیا ہے
بولا سر بام سے اٹھا کر — گیا باغ سخن نیا کھلا ہے ۱۲۹۹

دیگر

بفضل و کرم ہمارے رب قدیر — مرتب ہوا نسخهٔ دلپذیر
صفت خامهٔ شور کیا لکھ سکے — ہر اک شعر ہے رشک دیوان میر
طلب کی جو ہاتف سے تاریخ طبع — تو بولا کلام اک چھپا بے نظیر ۱۲۹۹ھ

قطعات تاریخ از مولوی محمد عبد الحی صاحب بدایونی متخلص بہ صفا وکیل عدالت منصفی بلاری ضلع مراد آباد

تائید ابیار سے فکر فدا سے آج — تازہ ہے بوستان جہان مین بہار نظم
دیوان دوم وہ لکھا ہے باآب و تاب — گویا ہے جسکے عقد ثریا نثار نظم

ہر مصرعہ مصرعہ پارۂ الماس ہی مگر	اوزان شعر سے ہی گران تر وقار نظم
تولا سخن کو جسنے بہ میزان داد مین	سنجیدگی کو پایا ز بس موزن بار نظم
تھی فکر سال مجھکو کہ ناگاہ ای صفا	آئی ندائے غیب بہ حق لالہ زار نظم
	۱۲۹۴ھ

دیگر

خاور مطلع سے دیوان فدا کے خوش بیان	مثل خورشید درخشان جب ہوا جلوہ نما
مجھکو بھی تھی فکر سال طبع ناگہ غیب سے	ہی یہ اچھا دفتر اشعار ہاتف نے کہا
	۱۲۹۶ھ

قطعہ تاریخ ریختہ قلم بلاغت رقم مولوی محمد علاء الدین صاحب متخلص بہ بسمل منشی روبکار دربار حضرت ولی عہد ریاست دار الاقبال بھوپال

فدا حسین فصاحت شعار خوش گفتار	زروی فکر چو بکشاد باب صبح سخن
شد از بوی گل افشانی بیاض او	دماغ شام سخن کامیاب صبح سخن
برآمد از پی تاریخ ہجرتش بسمل	ز شرق دل من آفتاب صبح سخن
	۱۲۹۴ھ

قطعۂ تاریخ از نتائج طبع سلیم منشی محی الدین حسین خان صاحب متخلص بہ تسنیم ساکن شہر مدراس سلمہ اللہ العظیم

حبذا مولوی فدائے حسین	عالم شعر و اکمل این فن
در سخن پروری نظیرے عہد	در زبان آوری وحید زمن
تازہ کردہ ہست نام عرفی را	منتے زو بود بجان سخن
شاعری را باو ہمان ربطی	انچہ نسبت بود بجان و تن
شمۂ از صفات او گفتن	آب دریا بہ مشت پیمودن

نبود از اکتساب این معنی	داد حق راچہ میتوان گفتن
در ثناے کلام در بارش	نیست آسان در سخن سفتن
کردہ تصنیف تازہ دیوانی	گلشن فیض گفتمش احسن
سال طبعش نوشتم ای تسنیم	۱۲۹۰ چشم بد دور ہے لطیف سخن

ایضاً بزبان ریختہ

ہوئے اک درست [illegible]	[illegible] وکرم شعرا انکا
صاحب فہم ولایق و فایق	ابر الطاف دہر و بحر سخا
خوش بیانی مین نکتہ دانی مین	بعدیل و بے ہمتا
اندنون مین لکھا ہی دو دیوان	جسکا چرچا ہی کو بکو پھیلا
نئے مضمون بھرے ہین رنگارنگ	عطر بیزی مین موج باد صبا
سنبل باغ خلد ہین مسطر	تختۂ گل ہر اک ورق اسکا
ہی سلاست فصاحت اسپہ نثار	اور فصاحت بلاغت اسپہ فدا
سال تاریخ طبع اے تسنیم	ربیع شعر لاجواب لکھا ۱۲۹۰ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی محمد باقر حسین صاحب ہلال شاگرد رشید منشی محی الدین حسین خانصاحب تسنیم ساکن مدراس سلمہ اللہ المتعال

فصاحت کا مخزن کہون گر روا ہی	کہ نقد معانی کا ہی یہ خزانا
صدا غیب سے کان مین میرے آئی	کہ نورس نگار سخن اسکو کہنا ۱۲۹۰ھ

قطعہ تاریخ دیوان ثانی فدا از فکر خود مصنف دیوان

بیاض گلفشان ہی سال ترتیب	فدا دیوان ثانی کا مرے نام
بیاض عاشقی سے بھی ہی پیدا	برابر گن لو پورا سال اتمام
ملاؤ لفظ اول سے جو عشاق ۱۲۹۸ھ	سن فصلی کا ہوتا ہی سرانجام
پئے دریافت سال طبع دیگر ۱۲۸۸ف	بیاض عشقیہ ہی نام فرجام ۱۲۹۸ھ

قطعہ تاریخ ریختہ قلم منشی گیندن لال صاحب متخلص بہ گوہر پیشکار محکمہ کلکٹری ضلع بدایون

دیوان فدا نہین یہ گلدستا ہی	نام اسنے بیاض گلفشان ۱۲۹۸ھ پایا ہی
تاریخ ہی طبع کی گل باغ مراد	نام اسکا بیاض عشقیہ ۱۲۹۸ھ ہی
تذکار قیمتی سچے ہی سال ۱۲۹۸ ۱۸۸۱ع	گوہر یہ خزانۂ در یکتا ہی

قطعہ تاریخ طبع طبعزاد منشی عبد المجید صاحب مجید تخلص اہلمد عدالت فوجداری ضلع علی گڈھ

فدا کا وہ دیوان چھپا اندنون	کہ جسکی زمانے مین تعریف ہی
تو لکھ سمت از روے حق اے مجید	بہت خوب نادر یہ تصنیف ہی سمت ۱۹۳۸

قطعۂ ثانی نسبت سال ترتیب

مجید از پئے یادگار جہان	لکھو تم کوئی سال ترتیب کا
سزہ سے آئی ندا ئے سروش	فدا نے بہت خوب دیوان لکھا ۱۲۹۴ھ

قطعۂ تاریخ طبع دیوان بیاض گلفشان طبعزاد منشی احسان الحق صاحب احسن ساکن کول

طبع شد امروز دیوان فدا	از عنایات خداوند کریم
بے سر اندیشہ احسن از فلک	گفت ہاتف سال نسخہ بے نظیر
	۱۳۰۹ھ

خاتمۃ الطبع

بعد ہزاران ہزار شکر درگاہ میں سخن آفرین کے نکتہ سنجان سخن و نقادان معانی نو وکہن کو واضح ہو کہ ان دنون مین گلدستہ باغ سخن زیب بزم شعراے والاشان سفینہ بحر سخن ہمراہی کشتی روان دریاے فصاحت آبائی یعنی دیوان بلاغت انتما معروف بہ دیوان ثانی فدا کہ جسکی جلد اول ۱۸۸۸ء مین اس مطبع نامی مین چھپی ہے سبحان اللہ کیا دیوان ہے کہ جسکی ہر غزل کوزہ قند ہے جو شعر ہے شکرین آئند ہے کلام پسندیدہ ہے وزن سنجیدہ ہے معانی شستہ الفاظ پاک مضامین مسلسل اشعار دردناک کیون نہو کہ یہ کلام جلوہ خیال بلند روشن طبع ارجمند سرآمد شعراے نامدار یادگار سخنوران دیار و امصار زبان آور نامی شاعر گرامی عندلیب گلستان سخن تازگی بخش مضامین کہن سخن سراے بے مثل و بیمثا منشی محمد عبد الغنی صاحب عرف منشی فدا حسین صاحب تخلص فدا ولد شیخ محمد کریم اللہ رئیس مرادآباد ضلع بلندشہر حال وکیل عدالت دیوانی ضلع علیگڈھ ہے کہ جنکی شیرین کلامی حلاوت بخش کام و زبان اہل مذاق ہے جسنے ایکبار کلام سنا دوسری بار ہمہ تن گوش ہوکر سننے کا مشتاق ہے بالفعل دیوان مسطور حسب تحریک حضرت مصنف بماہ نومبر ۱۸۹۱ء مطابق ماہ ذیحجہ ۱۳۰۹ ہجری مقام لکھنو مطبع نامی منشی نولکشور مین باحسن وجوہ چھپکر تیار ہوا پوری دونون جلدون کو لباس طبع پہنایا تمنا ہے کہ خدا اسے عالم مقبول و پسندیدہ اہل عالم فرماوے

کلیات میر تقی - اوستاد مستند مسلم الثبوت کا کلام بعد نظر ثانی مکرر چھپا -

کلیات ظفر - کلام الملک ملک الکلام چار جلد ہین -

ا - جلد اول و دوم یکجائی -

۲ - جلد سوم و چہارم یکجائی -

کلیات مومن خان - جدید الطبع -

کلیات وہبی - سخنور نامی منشی شیو پرساد نبیرۂ اودھ اخبار -

بہارستان سخن - اسمین تین استادون کا کلام ہی ہمطرح و ہمقافیہ غزلین - ا شیخ امام بخش ناسخ - ۲ - خواجہ حیدر علی آتش - ۳ - مہدی حسین خان آباد - بڑے معرکہ کا مجموعہ ہی ہر ایک اُستاد نے زور طبع دکھایا ہی باہمدیگر ترجیح بلا مرجح کتنا زیبا ہی -

دیوان گویا - از طبعزاد رسالہ دار نقیر محمد خان گویا شاگرد خواجہ وزیر تخلص وزیر استاد نازک خیالی -

دیوان رند مسمی بہ گلدستہ عشق کلام نواب سید محمد خان رند شاگرد خواجہ حیدر علی آتش

دیوان فدا جلد اول - از موج خیزی طبع وقاد مولوی فدا حسین وکیل عدالت دیوانی

دیوان غافل - کلام سخنور ہمپایہ آتش و ناسخ منور خان غافل -

دیوان ذوق - از نتیجۂ فکر سخن گو عالی خیال سید ابراہیم علی ذوق -

دیوان بہار عرب - در محامد خاتم الرسالت مؤلفہ حاجی محمد نذیر مصطفیٰ آبادی -

دیوان لطف - پاکیزہ دیوان غزلیات مع معراج نامہ محامد سرور کائنات مصنفہ حافظ محمد لطف علیخان بریلوی -

ایضاً - نعت سروری غزلیات تمام ردیفونکی محامد خاتم المرسلین مین از بہار خیالی طبع بلند مفتی غلام سرور لاہوری -

دیوان ہنجار سالک - عمدہ کلام از مرزا قربان علی بیگ سالک -

دیوان نیاز - از روشنی صافی طبع نازک پسند شاہ نیاز احمد بریلوی نیاز -

دیوان شہیدی - مصنفہ کرامت علیخان شہیدی تخلص -

دیوان امیر مسمی بہ مرآۃ الغیب از میر احمد امیر تخلص -

دیوان غالب دہلوی - کئی مرتبہ یہ دیوان مختلف مقامات میں چھپا اور بڑی خواہش سے بکا اور ہنوز خواہش خریداران اسیطرح ہی کیوں نہو بڑے عالی پایہ مرزا اسد اللہ خان دہلوی کا کلام ہی جسکا مثل ونظیر ہندوستان مین نہین ہی یہ مطبوعہ مطبع نظامی سے نقل ہو کر طبع ہوا -

دیوان نشاط الاحباب - مصنفہ بابو ہرگوبند سہاے -

دیوان جرار - مصنفہ مرزا حسین بیگ تخلص جرار -

دیوان امیر - خسرو بلبغا و سید امیر الدین تخلص امیر -

دیوان تعلق - مسمی بہ مظہر عشق کلام استاد کامل آفتاب الدولہ خواجہ اسد تخلص تعلق -

دیوان واسطی - نادر کلام مولوی سید فضل رسول خان تعلقدار سندیلہ -

دیوان عاشق - کلام لطیف از پنڈت کنہیا لال تخلص عاشق -

دیوان خواجہ میر درد - شاعر صاحب باطن

دیوان بحر اسرار حقیقت - در نعت سید مجتبیٰ مصنفہ قاضی علی احمد تخلص صل علے

دیوان ہشیار - مصنفہ کیول رام -

دیوان صبا - مسمی بہ غنچہ آرزو - از میر وزیر علی صبا -

دیوان ضامن - از سید ضامن علی شاہ -

دیوان مخزن شوق - غزلیات جمع حضرت ذوق دہلوی مصنفہ منشی ہرچند سہرچند تخلص ہرچند ایک کالم مین کلام ذوق دوسرے کالم مین کلام ہرچند -

ایضاً - شائستہ یاسخ بجواب غزلیات ناسخ از منشی ہرچند راے -

دیوان ولی - یہ دیوان قدیم زبان ریختہ موجد شعر گوئی زبان ریختہ شاہ ولی اللہ گجراتی کا کلام ہی اول زبان ریختہ میں اسی شاعر عالی نے شعر کہا ہی بڑی تلاش سے دستیاب ہوا -

چمنستان جوش - دیوان نواب محمد حسن خان از فرزندان نواب حافظ رحمت خان -

مجمع الاشعار - غزلہاے اردو وفارسی اساتذہ -